از: مولانا ... محمود رضوی

فتنۂ قادیانیت سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے

بہترین کتاب

مناظرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا

مفتی راشد محمود رضوی حفظہ اللہ

نام کتاب......ردِ قادیانیت کورس

مؤلف......مفتی راشد محمود رضوی حفظہ اللہ

تعداد......500

اشاعت اوّل۔۔۔۔ستمبر 2013ء

اشاعت ثانی۔۔۔۔اگست 2017ء

صفحات......152

قیمت......

فہرست

﴿انتساب﴾

خلیفۃ الرسول بلافصل، محافظِ ختم نبوت، افضل البشر بعد الانبیاء،

حضرت سیدنا **ابوبکر صدیق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و

غازی ختم نبوت، جاں نثار مصطفیٰ، ختم نبوت کے عظیم جرنیل

حضرت سیدنا **فیروز دیلمی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و

امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان تمام محافظانِ ختم نبوت کے نام

جنہوں نے تحفظِ تاجِ ختم نبوت میں خدمات سرانجام دیں۔

الفقیر الی مولہ الغنی

راشد محمود رضوی عفی عنہ ربہ القوی

حمد

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا، تجھے حمد ہے خدایا

تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا
تمہیں دافع بلایا تمہیں شافع خطایا، کوئی تم سا کون آیا

وہ کنواری پاک مریم، وہ نَفَخْتُ فِیْہِ کا دم
ہے عجب نشانِ اعظم مگر آمنہ کا جایا، وہی سب سے افضل آیا

یہی بولے سدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے

سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا، تجھے یک نے یک بنایا

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ یہ ملا ہے تجھ کو منصب
جو گدا بنا چکے اب اٹھو وقتِ بخشش آیا، کرو قسمتِ عطایا

وَاِلَی الْاِلٰہِ فَارْغَبْ کرو عرض سب کے مطلب
کہ تمہیں کو تکتے ہیں سب کرو ان پہ اپنا سایا، بنو شافعِ خطایا

ارے اے خدا کے بندو! کوئی میرے دل کو ڈھونڈو
مرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا، نہ کوئی گیا نہ آیا

ہمیں اے رضا تیرے دل کا پتا چلا بمشکل
درِ روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا، یہ نہ پوچھ کیسا پایا

نعتِ رسول ﷺ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی

بجھ گئیں سب کے آگے سب ہی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی

ملکِ کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی
چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش نظر کتاب پانچ روزہ ردقادیانیت کورس کے مواد کی کتابی صورت ہے۔ جو 2012 میں محافظان ختم نبوت کے زیرِ اہتمام مرکزی جامع مسجد کنزالایمان جوہر ٹاؤن لاہور میں ہوا تھا۔ بعض دوستوں نے مشورہ دیا کہ اس مواد کو کتابی شکل میں شائع کیا جائے تاکہ عامہ مسلمین کا فائدہ ہو۔

لہذا پانچ روزہ ردقادیانیت کورس کے اسباق کو کچھ ترامیم و اضافے کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔

اس کتاب میں میں مندرجہ ذیل عنوانات پر گفتگو کی گئی ہے؛

1۔ عقیدہ ختم نبوت کتاب و سنت اور اجماع امت کی روشنی میں
2۔ مرزائیوں کے اجرائے نبوت پر قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے استدلالات کے جوابات
3۔ مرزا قادیانی کے جھوٹ
4۔ مرزا کی جھوٹی پیش گوئیاں
5۔ مرزا کے کفریات
6۔ مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام
7۔ مرزا قادیانی کے لیے دعوئی نبوت کی راہ ہموار کرنے والے کون لوگ تھے
8۔ مرزائیوں کے بارے میں شرعی احکامات

دورانِ تقریر بعض مقامات پر آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ کا مرادی معنیٰ بیان کیا گیا ہے۔

روحانی خزائن مرزا قادیانی کی کتب کے مجموعہ کا نام ہے جو جماعت احمدیہ ربوہ کی

طرف سے تیئس جلدوں میں شائع کیا گیا ہے۔

لہذا حوالہ دیتے وقت روحانی خزائن کی جلد اور صفحہ بتانے پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔

حوالہ جات میں کافی حد تک احتیاط کی گئی ہے اور تقریباً انہیں کتابوں پر اکتفا کیا جو فقیر کے ذاتی کتب خانہ میں موجود ہیں۔

اس کتاب کی تیاری میں عزیزم حافظ محمد فرقان الحق متعلم (درجہ سادسہ) جامع فخر العلوم داروغہ والا اور عزیزم محمد عمر ہاشمی نے کافی حد تک معاونت کی ہے اللہ تعالی جزائے خیر عطا فرمائے۔

فقیر نے یہ سعی محض اللہ جل جلالہ اور اسکے رسول ﷺ کی رضا اور خوشنودی کے لیے کی ہے۔ اللہ تعالی عزوجل قبول فرمائے۔

اس کتاب کی تصحیح میں پوری کوشش کے باوجود بھی اگر کوئی نظریاتی یا کتابت کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو فقیر اس سے پیشگی برات کا اظہار کرتا ہے۔ مطلع ہونے پر ان شاء اللہ تعالی اس کا ازالہ کر دیا جائے گا۔

فقیر راشد محمود رضوی عفی عنہ ربہ القوی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ.

اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط وَکَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا☆

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ.

دین اسلام اللہ تعالیٰ کا وہ پسندیدہ دین ہے جس کو تمام ادیان پر غالب کرنے کا اللہ رب العزت نے وعدہ فرمایا ہے۔ باطل وطاغوتی قوتوں نے ہر دور میں دین کو مٹانے اور شجر اسلام کی جڑیں کاٹنے کے لیے ہر ہتھیار استعمال کیا اور اسلام کے اجماعی اور اتفاقی عقائد کو مشکوک بنانے کی ناکام کوششیں کیں۔ لیکن ارشاد خداوندی ہے؛

وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ

اور اللہ اپنے نور کو پورا کرے گا اگر چہ کافر بُرا مانیں

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

انہی طواغیت میں سے ایک طاغوت مرزا قادیانی ہے۔ جس نے عقیدہ ختم نبوت میں نقب لگانے کی ناکام کوشش کی۔ اور حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کیا۔ یہ بات یاد رکھیں؛

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا ایک ایسا بنیادی، اہم اور ایسا نازک اور حساس عقیدہ ہے۔ کہ کوئی بھی شخص اس عقیدے میں کسی قسم کی کوئی تاویل و تخصیص یا کوئی پچر لگا کے اگر

اس کے معنی ومفہوم کو بدلنے کی کوشش کرے گا تو شریعتِ اسلامیہ اس پر کفر وارتداد کا حکم لگاتی ہے۔ عقیدہ ختم نبوت میں تاویل وتخصیص کرنیوالا کافر و مرتد ہے۔ اُس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

بحمدہٖ تعالیٰ عقیدہ ختم نبوت اللہ کریم جل شانہٗ کی کتاب قرآن مجید فرقان حمید کی تقریباً ایک سو (100) آیات طیبات سے ثابت ہے۔ چاہے وہ اشارۃ ''النص سے ثبوت ہو یا عبارۃ النص سے ہو، دلالۃ النص سے ہو یا اقتضاء ''النص سے ہو اسی طرح تقریباً اڑھائی سو (250) احادیث مبارکہ سے یہ عقیدہ واضح اور روز روشن کیطرح عیاں ہوتا ہے۔ اور پوری امت کے علماء، محدثین، مفسرین، آئمہ مجتہدین، فقہاء اور اولیاء اللہ سب کا اس بات پر اتفاق واجماع ہے کہ رسول اکرم ﷺ ختم النبین ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔ اس حوالے سے ہم نے اس پانچ روزہ ردِ قادیانیت کورس میں جو محافظانِ ختم نبوت کے زیرِ اہتمام ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تبارک وتعالیٰ اس کورس میں ہم عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے دلائل اور اجرائے نبوت کے حوالے سے قادیانی جو دلائل پیش کرتے ہیں وہ دلائل سنیں گے اس کے بعد انشاء اللہ براہین اور دلائل کی روشنی میں اُن کے باطل استدلالات کے جوابات بھی سنیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ عقیدۂ ختم نبوت کے علاوہ مرزا قادیانی کے کردار، اس کی جھوٹی پیش گوئیوں، اس کے کذبات، اور اس کے کفریات مرزائیوں کی کتابوں سے ہم ثابت کریں گے کہ جس سے یہ بات واضح ہوگی کہ ایسا شخص نبی تو بڑی دور کی بات ہے صحیح العقیدہ مسلمان بھی نہیں ہوسکتا۔

ایک اور مسئلہ جو مرزائیوں کے ساتھ اہل اسلام کا مختلف ہے وہ ہے حیات

عیسیٰ علیہ السلام یعنی عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب دنیا میں نازل ہوں گے۔ ان شاء اللہ ان مسائل پر دلائل اور براہین کی روشنی میں گفتگو ہو گی تو سرِ دست آج انشاء اللہ ہم قرآنی آیات طیبات کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت پر دلائل سنیں گے۔

آیت نمبر 1 : سورۃ بقرہ آیت نمبر ۴،۵

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ☆ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ☆

ارشاد فرمایا؛

وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں جو نازل کیا گیا ہے اے محبوب (ﷺ) آپ کی طرف اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر اور یہی لوگ فلاح اور کامیابی پانے والے ہیں۔

اللہ کریم جل شانہ نے اس آیہ مبارکہ میں وحی کی دو قسمیں بیان کی ہیں؛

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

کہ اے محبوب (ﷺ) جو آپ پر نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا۔

اللہ کریم جل شانہ نے مومن کی فلاح و کامیابی اور اخروی نجات کے لیے دو وحیوں پر ایمان کا بیان کیا۔

کہ جو ان دو وحیوں پر ایمان رکھتا ہے ان دو وحیوں کو تسلیم کرتا ہے وہ مومن ہے ایمان والا ہے وہ کامیاب ہے وہ فلاح پانے والا ہے۔ اگر ان دو وحیوں کے علاوہ کوئی تیسری وحی ہونا ہوتی تو اللہ کریم جل شانہ قرآن میں وہ بھی بیان کر دیتا؛

بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَمَا یُنْزَلُ مِنْ بَعْدِکَ

کہ محبوب جو آپ پر نازل کیا گیا آپ سے پہلے نبیوں پر نازل کیا گیا

وَمَا یُنْزَلُ مِنْ بَعْدِکَ

اور جو آپ کے بعد نازل کیا جائے گا۔ جو آپ کے بعد وحی کی جائے گی اس پر بھی ایمان رکھنا ضروری ہے۔ جب اس وحی کا تذکرہ نہ کیا گیا اس کی بات نہ کی گئی تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگی کہ ایمان کے صحیح ہونے کے لیے دو وحیوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ ایک وہ وحی جو جناب آدم (علیہ السلام) سے لیکر جناب عیسیٰ (علیہ السلام) تک انبیاء پر آئی اور ایک وہ وحی جو آخر الزماں نبی احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر آئی۔ اب کوئی مسلمان ان دو وحیوں پر ایمان رکھے تو وہ مومن ہے۔

اب تیسری اگر وحی ہوتی تو اللہ کریم ضرور بیان کرتا چونکہ تیسری وحی کا ذکر نہیں کیا گیا پتہ چلا محمد مصطفیٰ ﷺ پر وحی نازل ہونے کے بعد وحی کا دروازہ بند ہو گیا نبوت کا دروازہ بند ہو گیا اب نہ وحی آسکتی ہے نہ نیا نبی کوئی بن سکتا ہے نبوت بھی بند! اور وحی کا دروازہ بھی بند ہے۔ وحیں صرف دو ہیں۔

یہ آیہ مبارکہ سرکار دو عالم ﷺ پر وحی ختم ہونے کی دلیل ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو تقریباً (۳۰) مقامات پر بیان فرمایا۔ اور اللہ کریم نے دو وحیوں کا ذکر کیا تیسری وحی کا ذکر نہیں کیا۔

اگر حضور ﷺ کے بعد تیسری وحی آنی ہوتی۔ جس طرح نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی آمد سے پہلے انبیاء سابقین اور اصحابِ سابقہ کے سامنے سرکار دو عالم ﷺ کی آمد کا ذکر کیا گیا کہ اے نبیوں تمہارے بعد ایک نبی آنے والے ہیں جن کا نام احمد ہوگا۔

ان کی یہ یہ شانیں ہوں گی ان کا یہ مرتبہ ہوگا یہ مقام ہوگا تو اللہ نے سابقہ امتوں پر نبی کریم ﷺ کی آمد کا تذکرہ کیا کیونکہ حضور ﷺ کی آمد ہونی تھی اس لیے تذکرہ کر دیا۔ اگر حضور ﷺ کے بعد وحی آنی ہوتی اللہ کریم تذکرہ ضرور کرتا۔ تذکرہ نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آقا کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد کوئی وحی نہیں آسکتی۔

آیت نمبر 2 :سورۃ المائدہ آیت نمبر ۳

اللہ کریم جل شانہ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ
وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط

فرمایا کہ؛

آج کے دن ہم نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔ اور تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند فرمایا۔

یہ دوسری آیہ مقدسہ جس سے سرکار دو عالم ﷺ کے آخری نبی ہونے کیطرف ہماری رہنمائی ہوتی ہے۔

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر حافظ عماد الدین ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۶۵ پر بیان کی

هذه اكبر نعم الله عزوجل على هذه الامة حيث اكمل تعالى لهم دينهم فلا يحتاجون الى دين غيره ولا الى نبي غير نبيهم صلوات الله وسلامه عليه ولهذا جعله الله تعالى خاتم الانبيآء وبحثه الى الانس والجن

یہ اس امت پر اللہ عزوجل کی سب سے بڑی نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ان

کے دین کو مکمل کر دیا۔ پس وہ اپنے دین کے علاوہ کسی دوسرے دین کے محتاج نہیں اور نہ وہ اپنے نبی کے علاوہ کسی نبی کے محتاج ہیں۔ صلوات اللہ وسلامہ علیہ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خاتم الانبیاء بنادیا اور آپ ﷺ کو تمام انسانوں اور جنوں کی طرف مبعوث فرمایا۔

مرزا غلام احمد قادیانی روحانی خزائن جلد نمبر ۹ کے صفحہ نمبر ۳۴۵ اور ۳۴۶ پر لکھتا ہے؛

یعنی آج میں نے قرآن کے اتارنے اور تکمیل نفوس سے تمہارا دین تمہارے لیے کامل کر دیا۔ اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی۔ اور تمہارے لیے دینِ اسلام پسند کر لیا۔

اور پھر صفحہ نمبر ۳۵۲ پر لکھتا ہے؛

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں صحابہ کو مخاطب کیا کہ میں نے تمہارے دین کو کامل کیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کی اور آیت کو اس طور سے نہ فرمایا کہ اے نبی آج میں نے قرآن کو کامل کر دیا۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ تا ظاہر ہو کہ صرف قرآن کی تکمیل نہیں ہوئی بلکہ ان کی بھی تکمیل ہو گئی کہ جن کو قرآن پہنچایا گیا۔ اور رسالت کی علت غائی کمال تک پہنچ گئی۔

نوٹ : غلام احمد قادیانی کا نام غلام احمد اسلیے لیا گیا ہے کیونکہ یہ اس کا علَم ہے اور نام بولتے وقت علَم کا اعتبار ہوتا ہے معنی وصفی کا یا اس نام کے معنی کا اعتبار نہیں ہوتا۔ غلام احمد کا معنی ہے احمد کا غلام، یہ احمد کا غلام تو نہیں تھا لیکن چونکہ یہ اس کا علَم ہے تو بطور علَم اس کا نام ذکر کیا گیا ہے۔

رسالت کا جو مقصد تھا رسالت کی جو علت تھی وہ کمال تک پہنچ گئی اب حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا رسول نہیں آسکتا۔ مرزا کی اس تصریح سے بھی یہ ثابت ہوا کہ یہ آیہ

مبارکہ نبی اکرم ﷺ کے "خاتم النبیین "یعنی آخری نبی ہونے کا واضح بیان ہے۔

اسی طرح روحانی خزائن کی جلد نمبر ۷ اصفحہ نمبر ۲۷ اپر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ اور آیت وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ میں صریح نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم کر چکا ہے اور صریح لفظوں میں فرما چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ "خاتم الانبیاء "ہیں"۔

مرزا غلام احمد قادیانی واضح طور پر نبوت کا دعوٰی کرنے سے پہلے اور ظلی بروزی نبی کی بات چھیڑنے سے پہلے یہ اپنی کتابوں میں خود تصریح کر چکا ہے کہ حضور اکرم ﷺ پر نبوت بند ہے۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آسکتا یہ آیات طیبات حضور ﷺ کی ختم نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔

آیت نمبر 3 : سورۃ آل عمران آیت نمبر ۸۱

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ "مُّصَدِّقٌ" لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ۔

اور جب اللہ نے پکا وعدہ لیا نبیوں سے کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کر دو پھر تمہارے پاس رسول آجائے جو رسول تمہاری تصدیق کرنے والا ہے۔ (جو تمہارے پاس ہے)

تم ضرور بہ ضرور اس نبی پر ایمان بھی لانا اور اس نبی کی مدد بھی کرنا۔

اس آیۂ مقدسہ کا ترجمہ مرزا غلام احمد قادیانی روحانی خزائن کی جلد نمبر ۲۲ صفحہ نمبر ۱۳۳ اپر کرتا ہے۔

"اور یاد کر جب خدا نے تمام رسولوں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور

حکمت دوں اور پھر تمہارے پاس آخری زمانہ میں میرا رسول آئے گا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرے گا۔ تمہیں اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنا ہوگی۔ اور کہا کیا تم نے اقرار کرلیا اور اس عہد پر استوار ہوگے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اقرار کرلیا۔ تب خدا نے فرمایا کہ اب اپنے اقرار کے گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ اس بات کا گواہ ہوں"۔

دوسرا حوالہ : روحانی خزائن جلد نمبر ۲۲ صفحہ نمبر ۴۴ پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے؛

" کیونکہ قرآن شریف میں یہ نہیں لکھا کہ آنحضرت ﷺ صرف قریش کے لیے آئے ہیں بلکہ لکھا ہے وہ تمام دنیا کے لیے بھیجے گئے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا☆ یعنی لوگوں کو کہہ دیں کہ میں تمام دنیا کے لیے بھیجا گیا ہوں نہ صرف ایک قوم کے لیے، اور پھر دوسری جگہ فرمایا؛ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ☆ یعنی ہم نے تمہیں کسی خاص قوم پر رحمت کرنے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس لیے بھیجا ہے کہ تمام جہان پر رحمت کی جائے"۔

مرزا غلام احمد کی ان تصریحات سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ کو اللہ کریم جل شانہ نے آخری نبی بنا کر بھیجا ہے۔

آیت نمبر 4 سورۃ انبیاء کی آیت نمبر ۱۰۷

رب العزت نے ارشاد فرمایا؛

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ☆

اور نہیں بھیجا آپ (ﷺ) کو مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر

تو ایسا جھوٹا کذاب وہ ہرگز نبی نہیں ہوسکتا۔

قادیانیوں کے متعلق شرعی احکام

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ مولانا امام احمد رضا خاں محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کی ذات گرامی قدر سے کسی نے سوال کیا

فتاوی رضویہ جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 261 پر آپ سے سوال کیا گیا:

زید نے قادیانی مذہب اختیار کرلیا اور اس کی عورت بدستور اپنے اصلی مذہب حنفی پر رہی گو زید نے مذہب قادیانی گوارا کرنے میں اپنی عورت کو مجبور نہیں کیا لہذا ایسی حالت میں کہ جب مابین زن وشوہر اختلاف مذہب ہوگیا از روئے حکم شرع شریف کے بحالت طرز معاشرت درمیان زن و شوہر جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا یعنی اب عورت کو اس مرد کے ساتھ رہنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

صورت مستفسرہ میں عورت فوراً نکاح سے نکل گئی۔ ان میں باہم کوئی علاقہ نہ رہا۔ مرد محض بیگانہ ہوگیا۔ اب اس سے قربت زنائے خالص ہوگی۔

فتاوی رضویہ جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 384 پر آپ سے سوال کیا گیا:

ایک مرزائی قادیانی کا سوال ہے کہ ابن ماجہ کی حدیث ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ہر صدی کے بعد مجدد ضرور آئے گا۔

مرزا صاحب مجدد وقت ہے۔ عالی جاہ!

اس قوم نے لوگوں کو بہت خراب کیا ہے، ثبوت کے لیے کوئی رسالہ وغیرہ ارسال فرمائیں تا کہ لوگ گمراہی سے بچیں۔

الجواب

مجدد کا کم از کم مسلمان ہونا ضروری ہے اور قادیانی کافر و مرتد تھا ایسا کہ تمام علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا کہ:

من شك فی كفره وعذابه فقد كفر

جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر

مجدد کا کم از کم مسلمان تو ہونا تو ضروری ہے مرزا تو مرتد ہے اس کا مجدد ہونا کسی صورت درست نہیں ہے۔

فتاوی رضویہ جلد نمبر 21 صفحہ نمبر 279 پر آپ سے سوال کیا گیا:

مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد، مہدی، مسیح موعود اور پیغمبر صاحب وحی والہام ماننے والے مسلم ہیں یا خارج از اسلام اور مرتد؟

الجواب

لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ﷺ

کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا جو قائل ہو وہ تو مطلق کافر و مرتد ہے۔ اگرچہ کسی ولی یا صحابی کے لیے مانے۔

لیکن قادیانی تو ایسا مرتد ہے جس کی نسبت تمام علمائے حرمین شریف نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ:

من شك فی كفره وعذابه فقد كفر

جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر

اُسے معاذ اللہ مسیح موعود یا مہدی یا مجدد یا ایک ادنیٰ درجہ کا مسلمان جاننا درکنار جو اس کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہو کر اس کے کافر ہونے میں ادنیٰ شک کرے وہ خود کافر و مرتد ہے۔ واللہ اعلم

۲) قادیانی عقیدہ والے یا قادیانی کو کافر و مرتد نہ ماننے والے مرد خواہ عورت کا نکاح اصلاً قطعاً ہرگز زنہار کسی مسلم کافر یا مرتد اس کے ہم عقیدہ یا مخالف العقیدہ غرض تمام جہان میں انسان، حیوان، جن، شیطان کسی سے نہیں ہو سکتا۔ جس سے ہو گا زنائے خالص ہو گا۔

اس سبق میں آپ کے سامنے مخالفین اہل سنت کی کتابوں کے حوالے بھی پیش کروں گا اور بتاؤں گا کہ آج جو لوگ تحفظ ختم نبوت کے ٹھیکیدار بنے پھرتے ہیں اور یہ باور کرواتے ہیں کہ ہم ہی ختم نبوت کے تحفظ کا کام کر رہے ہیں ان کے اکابرین نے قادیانیوں کے بارے میں کیسا نرم گوشہ رکھا۔ اور دیکھیں ہمارے اکابرین نے قادیانیوں کا کیسے ردِ بلیغ کیا۔

قادیانی سے مسلمان عورت کے نکاح کا شرعی حکم

فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 321 پر آپ سے سوال کیا گیا:

زید نے باوجود اس علم کے کہ مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے کافر ملحد ہونے کا فتوی تمام علماء اسلام دے چکے ہیں پھر بھی اپنی لڑکی کا نکاح ایک مرزائی کے لڑکے کے ساتھ کر دیا۔ اب زید کو گمراہ یا بدعقیدہ سمجھا جائے یا نہیں اور زید کے ساتھ کھانا پینا اور اس کی شادی و غمی میں شریک ہونا، اپنے یہاں اس کو شریک کرنا جائز ہے یا نہیں؛

الجواب

اگر وہ لڑکا اپنے باپ کے مذہب پر تھا اور اس کو یہ معلوم تھا کہ اس کا یہ مذہب ہے اور دانستہ لڑکی اس کے نکاح میں دے دی گئی تو یہ لڑکی زنا کے لیے پیش کرنا اور پرلے سرے کی دیوثی ہے، ایسا شخص سخت فاسق ہے اور اس کے پاس بیٹھنا تک منع ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَاِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ

بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛

اور جو کہیں تجھے شیطان بھلادے تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

ورنہ اس کے سخت بے احتیاط اور دین میں بے پرواہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ اور اگر ثابت ہو کہ وہ واقعی مرزائیوں کو مسلمان جانتا ہے اس بنا پر تقریب کی تو خود کافر و مرتد ہے علمائے کرام حرمین شریفین نے قادیانی کی نسبت بالاتفاق فرمایا؛

من شك فی کفره وعذابه فقد کفر

جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر

اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ؛

- تمام مسلمان موت وحیات کے سب علاقے اس سے قطع کردیں،
- بیمار پڑے، پوچھنے کو جانا حرام؛
- مرجائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام
- اسے مسلمان کے گورستان میں دفن کرنا حرام
- اس کی قبر پر جانا حرام

قال الله تعالیٰ ؛

وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛

اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔

فتاوی رضویہ جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 508 ؛

مرزائی مرتد ہیں کما ھو مبین فی حسام الحرمین

اور مرتد مرد ہو یا عورت اس کا نکاح کسی مسلمان یا کافر اصلی یا مرتد غرض انسان یا

حیوان جہاں بھر میں کسی سے نہیں ہو سکتا۔
جس سے ہو گا زنائے محض ہو گا۔۔۔۔۔۔۔سمجھ وال ہونے کی حالت میں اگر اس نے مرزائیت قبول کی یا اتنا ہی جانا کہ مرزا نبی یا مسیح یا مہدی تھا تو اس قدر اس کے مرتدہ ہونے کو بس ہے۔ تجربہ ہے کہ یہ مرتد لوگ بہت بچپن سے اپنی اولاد کو اپنے عقائد کفریہ سکھاتے ہیں"

اس مقام پر یہ بات بھی پیش نظر رہے۔ بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ مرزائی وہ مرتد ہے جو پہلے مسلمان تھا۔ بعد میں مرزائی ہوا۔ مرزائیوں کے وہ بچے جو مرزائیوں کے ہاں پیدا ہوئے اور شروع سے مرزائی ہی چلے آرہے ہیں۔ وہ کافر تو ہیں مرتد نہیں۔ حالانکہ اس بات کی بھی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ نے وضاحت فرمائی ہے۔

فتاوی رضویہ جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 128 پر فرماتے ہیں:

اور جو شخص ابتداء میں صحیح الاسلام تھا بعدہ ان خرافات کی طرف رجوع کی اس کے مرتد ہونے میں شبہ نہیں۔ اس قدر پر تو اجماع قطعی قائم ہے۔ اب رہی تحقیق اس بات کی کہ ان میں جو شخص قدیم سے ایسے ہی عقائد پر ہو اور بچپن سے ہی کفریات سیکھے جیسے وہ مبتدعین جن کے باپ دادا سے یہی مذاہب مکفرہ چلے آتے ہیں ان کی نسبت کیا حکم ہونا چاہیے کہ کفار چند قسم ہیں۔ کچھ ایسے کہ باوجود کفر شرع مطہرہ نے ان کی عورتوں سے نکاح اور ذبائح کا تناول جائز فرمایا وہ کتابی ہیں اور بعض وہ جن کے نساء و ذبائح حرام مگر ان سے جزیہ لینا، مناسب ہو تو صلح کرنا، غلبہ پائیں تو رفیق بنانا جائز ہے اور انہیں خواہی نخواہی اسلام پر جبر نہ کریں گے، وہ مشرکین ہیں اور بعض ایسے جن کے ساتھ یہ سب باتیں ناجائز، وہ مرتدین ہیں، آیا ان ہمیشہ کے بدعتی کفار مدعیان اسلام پر کس قسم کے حکم جاری ہوں۔ مطالعہ کتب فقہ سے اس بارہ

میں چار قول مستفاد ہوتے ہیں جن کی تفصیل فقیر نے رسالۃ المقالۃ المفسرۃ عن احکام البدعۃ المکفرۃ میں بمالا مزید علیہ کی، ان میں مذہب صحیح ومعتمد علیہ یہی ہے کہ یہ مبتدعین بحکم شرع مطلقاً مرتدین ہیں خواہ یہ بدعت ان کے باپ دادا سے چلی آتی ہو یا خود انہوں نے ابتداء اختیار کی ہو، خواہ بعد ایک زمانہ کے کی ہو کسی طرح فرق نہیں، بس اتنا چاہیے کہ باوجود دعوی اسلام واقرار شہادتین بعض ضروریات دین سے انکار رکھتا ہو اس پر احکام مرتدین جاری کیے جائیں۔

کافر کی اقسام

کافر کی چار قسمیں ہیں۔

۱) کافر مرتد

۲) کافر مشرک

۳) کافر کتابی

۴) کافر مجوسی

ان کے احکام علیحدہ علیحدہ ہیں۔ پہلے دو چیزیں ذہن نشین کرلیں۔ایک ہے۔
موالات دوسرے ہیں معاملات۔موالات حقیقی کسی کافر کے ساتھ بھی جائز نہیں۔

موالات کا مطلب ہے یاری، دوستی، پیار، محبت

اور معاملات کا مطلب ہے لین دین، خرید وفروخت یہ باقی کفار کیساتھ جائز ہیں لیکن کافر مرتد کے ساتھ معاملات بھی جائز نہیں اور موالات بھی جائز نہیں۔

نتیجہ یہ نکلا کہ قادیانی مرتد کے ساتھ موالات یعنی یاری دوستی، رشتہ ناطہ، پیار محبت اور معاملات یعنی لین دین خرید وفروخت، کچھ بھی جائز نہیں۔اور ان کے ساتھ کھانا پینا بھی جائز نہیں!

یہاں یہ بات بھی یاد رہے کہ غیر مسلم کوئی بھی ہو شرع شریف میں کافر ہی ہے۔یہ

بات میں نے اس لیے کردی ہے کیونکہ؛
عیسائیوں کے کرسمس ڈے کے موقع پر ایک ڈاکٹر نے کہا تھا کہ "مسلمان، یہودی، اور عیسائی یہ تینوں مذاہب Beleivers (بلیورز) یعنی اہل ایمان میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ کفار میں شمار نہیں ہوتے"

اب اس پر امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی ملاحظہ فرمائیں۔ فرماتے ہیں؛

"شرح مطہر میں ہر غیر مسلم کافر ہے یہودی ہو یا نصرانی یا مجوسی یا مشرک جو اہل کتاب کو کافر نہ جانے خود کافر ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے؛

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ
فِیۡ نَارِ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا

بے شک جو وہ کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

اور فرماتا ہے؛

لَقَدۡ کَفَرَ الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الۡمَسِیۡحُ ابۡنُ مَرۡیَمَ

بے شک کافر ہیں وہ جو مسیح ابن مریم کو خدا کہتے ہیں۔

(فتوی رضویہ جلد نمبر 21 صفحہ نمبر 666 ,665)

قادیانیوں کو مظلوم سمجھنے والے کا حکم

فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 16 صفحہ نمبر 654 پر آپ سے سوال کیا گیا؛
سنیوں کے محلہ میں ایک قادیانی آکر بسا، زید سنی نے مردوں عورتوں کو اس کے گھر میں جانے، اس سے خلاملا میل جول حصہ بخرہ رکھنے سے منع کیا، ہندہ جس کے بیٹے وغیرھم سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت ہیں اس نے کہا کہ

بڑے نمازیے پڑھ کر ملاں ہو گے ہم عذاب ہی بھگت لیں گے اس بیچارے قادیانی کو دق کر رکھا ہے۔ تو اب اس ہندہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب

ہندہ نماز کی تحقیر کرنے، عذاب الٰہی کو ہلکا ٹھہرانے، اور قادیانی کو اس فعل مسلمانان سے مظلوم جاننے اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے کے سبب اسلام سے خارج ہو گی۔ اپنے شوہر پر حرام ہو گی۔ جب تک نئے سرے سے مسلمان ہو کر اپنے ان کلمات سے توبہ نہ کرے۔ **واللہ تعالیٰ اعلم۔**

مرتدین کے بارے میں مسلمان کا رویہ

مرتد شخص سے مسلمانوں کو سلام کلام حرام، میل جول حرام، نشست و برخاست حرام، بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو جانا حرام، مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت حرام، اسے غسل دینا حرام، کفن دینا حرام، اس پر نماز پڑھنا حرام، اس کا جنازہ اٹھانا حرام، اسے مسلمان کے گورستان میں دفن کرنا حرام، مسلمانوں کی طرح اسکی قبر بنانا حرام، اسے مٹی دینا حرام، اس پر فاتحہ حرام، اسے کوئی ثواب پہنچانا حرام، بلکہ خود کفر و قاطع اسلام، جب ان میں کوئی مر جائے اس کے اعزہ اقربا مسلمین اگر حکم شرع مانیں تو اس کی لاش دفع عفونت کے لیے مردار کتے کی طرح بھنگی چماروں سے ٹھیلے میں اٹھوا کر کسی تنگ گھڑھے میں ڈلوا کر اوپر سے آگ پتھر جو چاہیں پھینک کر پاٹ دیں کہ اس کی بدبو سے ایذا نہ ہو۔ یہ احکام ان سب کے لیے عام ہیں اور جو ان میں نکاح کیے ہوئے ہوں ان سب کی جورو ئیں ان کے نکاحوں سے نکل گئیں۔ اب اگر قربت ہو گی حرام، حرام، حرام و زنائے خالص ہو گی اور اس سے جو اولاد ہو گی ولد الزنا ہو گی، عورتوں کو شرعاً اختیار ہے کہ عدت گزر جانے پر جس سے چاہیں نکاح کر لیں ان میں جسے ہدایت ہو اور توبہ کرے اور اپنے

کفر کا اقرار کرتا ہو، پھر مسلمان ہو اس وقت یہ احکام جو اس کی موت سے متعلق تھے منتہی ہوں گے۔ اور وہ ممانعت جو اس سے میل جول کی تھی جب بھی باقی رہے گی۔ یہاں تک کہ اس کے حال سے صدق ندامت وخلوص توبہ وصحت اسلام ظاہر وروشن ہو مگر عورتیں اس سے بھی نکاح میں واپس نہیں آسکتیں۔ انہیں اب بھی اختیار ہوگا کہ چاہیں دوسرے سے نکاح کرلیں یا کسی سے نہ کریں۔ ان پر کوئی جبر نہیں پہنچتا ہاں ان کی مرضی ہو تو بعد اسلام ان سے بھی نکاح کرسکیں گے۔

(فتاوٰی رضویہ جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 298)

مخالفین اہلسنت کا قادیانیوں کے بارے میں نرم گوشہ

اب ہم آپ کے سامنے مخالفین اہل سنت کے اکابرین کی کتب کے حوالہ جات پیش کروں گا جس سے آپ بخوبی اندازہ لگالیں گے کہ یہ لوگ قادیانیوں کے بارے میں کس طرح نرم گوشہ رکھتے تھے۔

فتاوٰی دارالعلوم دیوبند صفحہ نمبر 101

سوال : مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوئ مسیحیت اور مہدیت سے واقف ہو کر بھی اگر کوئی شخص مرزا کو مسلمان سمجھتا ہے تو کیا وہ شخص مومن کہلا سکتا ہے؟

الجواب : مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد وخیالات باطلہ اس حد تک پہنچے ہوئے ہیں کہ ان سے واقف ہو کر کوئی مسلمان مرزا کو مسلمان نہیں کہہ سکتا۔ البتہ جس کو علم اس کے عقائد باطلہ کا نہ ہو یا تاویل کرے وہ کافر نہ کہے تو ممکن ہے بہر حال بعد علم عقائد باطلہ مرزا مذکور کو کافر کہنا اس کا ضروری ہے اس کو اور اس کے اتباع کو جن کا عقیدہ مثل اس کے ہو مسلمان نہ کہا جاوے۔ وہ مسلمان نہ تھا جیسا کہ اس کی کتب سے ظاہر ہے باقی یہ کہ جو شخص بہ سبب کسی شبہ اور تاویل کے کافر نہ کہے اس کو بھی کافر نہ کہا جاوے کہ موقع تاویل میں احتیاط عدم تکفیر میں ہے۔

مرزا قادیانی ضروریات دین کا منکر کافر و مرتد ہے۔اور اس کا کفر مجمع علیہ ہے
علمائے اہلسنت نے واضح فتوی دیا؛

من شك فی كفره وعذابه فقد كفر
جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر

جو مرزا کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے جبکہ دیوبندی اکابرین اس کے کفر میں
تاویلیں تلاش کرنے والے کو مسلمان سمجھتے رہے۔

تذکرۃ الرشید میں عاشق الٰہی دیوبندی لکھتا ہے

مرزا غلام احمد قادیانی جس زمانہ میں براہین لکھ رہا تھا اور اس کے فضل اور کمال کا
اخبارات میں چرچا اور شہرہ تھا حالانکہ اس وقت تک اس کو حضرت امام ربانی سے
عقیدت بھی تھی اسطرف کے جانے والوں سے دریافت کیا کرتے تھے کہ حضرت
مولانا اچھی طرح ہیں؟
اور دہلی سے گنگوہ کتنے فاصلے پر ہے؟
راستہ کیسا ہے؟
غرض حاضری کا خیال بھی معلوم ہوتا تھا اسی زمانہ میں حضرت امام ربانی نے ایک
مرتبہ یوں ارشاد فرمایا تھا کہ؛

"کام تو یہ شخص اچھا کر رہا ہے مگر پیر کی ضرورت ہے۔
(جلد نمبر 2 تذکرہ الرشید صفحہ نمبر 228)

رشید احمد گنگوہی نے واضح الفاظ میں مرزا کی تعریف کی اور کہا" شخص اچھا ہے اور
چاہت یہ تھی کہ کاش مرزا میرا مرید ہو جائے۔اب دیکھیں دیوبندی اکابرین
مرزے کو اچھا کہتے رہے جبکہ علمائے اہل سنت نے اس وقت مرزا کا رد کیا۔

دیوبندیوں کا قادیانیوں کے بارے میں نرم گوشہ ایک اور حوالہ ملاحظہ فرمائیں

یعنی آپ (ﷺ) تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر آئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی روحانی خزآئن کی جلد نمبر ۲۳ صفحہ نمبر ۳۸۸ پر لکھتا ہے۔ "وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ☆ یعنی ہم نے کسی خاص قوم پر رحمت کرنے کے لیے تجھے نہیں بھیجا بلکہ اس لیے بھیجا ہے کہ تمام جہان پر رحمت کی جائے۔ پس جیسا کہ خدا تمام جہان کا خدا ہے۔ ایسے ہی آنحضرت ﷺ تمام دنیا کے لیے رسول ہیں اور تمام دنیا کے لیے رحمت ہیں"۔

جب حضور تمام دنیا کے لیے رحمت ہیں اور تمام دنیا کے لیے اللہ کے رسول، نبی اور پیغمبر بن کر آئے جب سرکار کی نبوت کائنات کے ہر فرد کے لیے ہے۔ کوئی فرد حضور کی نبوت سے خارج نہیں تو نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد کسی نبی کے آنے کی ضرورت بھی نہیں۔

آیت نمبر 5 سورۃ اعراف کی آیت نمبر ۱۵۸

اللہ رب العزت ارشاد فرمایا؛

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ☆

ترجمہ : اے محبوب ﷺ فرما دو! اے لوگو! بے شک میں تمہارے سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔

یعنی نبی اکرم ﷺ کائنات کے ہر انسان کی طرف اللہ کے رسول بن کر آئے ہیں اپنے وقت میں بھی لوگوں کے لیے رسول بن کر آئے۔ بعد میں آنے والوں کے لیے بھی رسول بن کر آئے قیامت تک انسانیت جب تک باقی ہے ہر انسان کے لیے حضور اللہ کے رسول بن کر آئے۔ جب انسانیت کے لیے حضور اکرم ﷺ اللہ کے رسول بن کر آ

تھانوی صاحب لکھتے ہیں؛

"ہم تو قادیانیوں کو بھی کافر نہ کہتے تھے اور وہ ہمیں کہتے تھے۔ ہاں اب جبکہ ثابت ہو گیا کہ وہ مرزا صاحب کی رسالت کے قائل ہیں تب ہم نے کفر کا فتوی دیا ہے کیونکہ یہ تو کفر صریح ہے اس کے سوا انکی تمام باتوں کی تاویل کر لیتے تھے گو وہ تاویلیں بعید ہی ہوتی تھیں۔

ہم بریلی والوں کو اہل ھوا کہتے ہیں۔ اہل ہوی کافر نہیں۔"

(ملفوظات اشرفعلی تھانوی صفحہ نمبر 226 جلد نمبر 22)

ابوالکلام آزاد مرزا کے جنازہ کے ساتھ

مولانا ابوالکلام مرزا صاحب کے دعوائے مسیحیت موعود سے تو کوئی سروکار نہ رکھتے تھے لیکن ان کی غیرت اسلامی اور حمیت دینی کے قدردان ضرور تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جن دنوں میں مولانا امرتسر کے اخبار "وکیل" کی ادارت پر مامور تھے اور مرزا کا انتقال انہی دنوں ہوا تو مولانا نے مرزا کی خدمات اسلامی پر ایک شاندار شذرہ لکھا۔ امرتسر سے لاہور آئے اور یہاں سے مرزا کے جنازے کے ساتھ بٹالہ تک گئے۔ (عبدالمجید سالک یاران کہن صفحہ نمبر 29)

ابوالکلام آزاد کی کہانی خود ان کی زبانی صفحہ نمبر 256 ,255 لکھتا ہے؛

عشاء کی نماز مولوی عبدالکریم کے پیچھے پڑھ کر ایک درخت کے نیچے لیٹ گیا۔ (یاد رہے کہ مولوی عبدالکریم وہ شخص ہے جس کو مرزا اور اس کے خلفاء نے امام و خطیب مقرر کیا تھا۔ اور اسی شخص نے مرزا کو دعویٰ نبوت پر ابھارا تھا)۔

اور صبح کو چار بجے اٹھا اور نماز صبح کے لیے لوگوں کو نماز کے چبوترے پر تیار پایا۔ اور اس سے طبعیت متاثر ہوئی۔

اس کے بعد مرزا صاحب باہر نکلے اور ایک چارپائی پر بیٹھ گئے۔

صفحہ 256 پر لکھتا ہے؛

پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور میرے حالات پوچھتے رہے اور کہا جب آپ آئے ہیں تو کم سے کم چالیس دن ضرور رہیے۔ اس طرح آنے سے اور جلد چلے جانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جمعہ کی نماز وہیں ایک میدان میں ہوئی۔ میں گیا تو لوگوں نے مجھے پہلی صف میں جگہ دی۔

فتاوٰی قادریہ میں خود دیوبندیوں کے مولوی نے لکھا کہ رشید احمد گنگوہی نے مرزا قادیانی کو مرد صالح قرار دیا۔ (فتاوی قادریہ صفحہ 4)

محمد حسین بٹالوی کے مرزا سے تعلقات

"مولوی محمد حسین بٹالوی کے ساتھ تمہارے نانا کے بہت تعلقات تھے۔ انہوں نے کئی مرتبہ تمہارے ابا کے لیے سفارشی خط لکھا اور بہت زور دیا کہ مرزا صاحب بڑے نیک اور شریف اور خاندانی آدمی ہیں مگر میری یہاں بھی تسلی نہ ہوئی کیونکہ ایک تو عمر کا بہت فرق تھا"۔

ڈاکٹر بشارت (قادیانی / مجدد اعظم جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 142)

اسی کتاب کے حاشیہ صفحہ 142 پر لکھتا ہے کہ

نکاح مولوی نذیر حسین صاحب دھلوی نے پڑھایا؛

سردار وہابیہ ثناء اللہ امرتسری نذیر حسین دھلوی کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہیں۔

سوال : اکثر حنفی لوگ کہتے ہیں کہ مولانا نذیر حسینؒ، شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نواب صدیق حسن خان حنفی تھے کیا یہ حق ہے؟

الجواب: یہ تینوں صاحب پکے اہلحدیث تھے۔

(فتاوی ثنائیہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 382)

مرزا بشیر الدین لکھتا ہے

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ میری شادی سے پہلے حضرت صاحب کو معلوم ہوا تھا کہا آپ کی دوسری شادی دلّی میں ہوگی۔ چنانچہ آپ نے مولوی محمد حسین بٹالوی کے پاس اس کا ذکر کیا تو چونکہ اس وقت اس کے پاس تمام اہل حدیث لڑکیوں کی فہرست رہتی تھی اور میر صاحب بھی اہل حدیث تھے۔ اور اس سے بہت میل ملاقات رکھتے تھے۔ اس لیے اس نے حضرت صاحب کے پاس میر صاحب کا نام لیا۔ آپ نے میر صاحب کو لکھا۔ شروع میں میر صاحب نے اس تجویز کو بوجہ تفاوت عمر ناپسند کیا مگر آخر کار رضا مند ہو گئے۔ اور پھر حضرت صاحب مجھے بیاہنے دلّی آ گئے۔ آپ کے ساتھ شیخ حامد علی اور لالہ ملاوامل بھی تھے۔ نکاح مولوی نذیر حسین نے پڑھایا۔ یہ 27 محرم 1302ھ بروز پیر کی بات ہے۔ اس وقت میری عمر اٹھارہ سال تھی۔ حضرت صاحب نے نکاح کے بعد مولوی نذیر حسین کو پانچ روپے اور ایک مصلّی نذر دیا تھا۔ (سیرت المہدی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 51)

دیکھیے مرزا کا نکاح پڑھا کر 5 روپے اور ایک مصلی نذرانہ لینے والا بھی وہابیوں کا شیخ الکل نذیر حسین دہلوی تھا۔ مرزا کا سسر بھی وہابی تھا۔

وہابیوں کے گھر کا حوالہ

جس زور و شور سے اس کتاب کا اشتہار تھا آخر کار نکلی تو صورت اس کی یہ تھی ایک جلد موٹے حرفوں میں صرف اس کے اشتہار کی تھی۔ باقی جلدوں میں مضامین شروع ہوئے۔ مگر مضامین کی بناء زیادہ تر اپنے الہامات اور مکاشفات پر تھی لیکن وہ الہامات ایسے کچھ صاف اور صریح اسلام کے مخالف نہ تھے۔ بلکہ بعض معاون، بعض گول۔ اس لئے حسنِ ظن علماء اس پر بھی مرزا صاحب سے مانوس ہی رہے اس زمانہ میں سب سے بڑے مانوس مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈیٹر اشاعت

السنتہ تھے۔ جنہوں نے اس کتاب پر بڑا بسیط ریویو لکھا اور مخالفین کو جوابات دیئے۔

(تاریخ مرزا صفحہ نمبر 13 از ثناء اللہ امرتسری وہابی)

مولوی محمد حسین بٹالوی، وہابی مرزا قادیانی کا بڑا جگری یار تھا۔ حتی کہ مرزا کی شادی کروانیوالا بھی یہی شخص تھا۔ مرزا کے حق میں تحریریں اور مضامین شائع کرتا رہا۔ 1889 مرزا کے ساتھ رہا پھر کسی ذاتی چپقلش کی بنا پر علیحدگی ہوگئی۔

مرزا کے تین معتمد علیہ

علمائے مشائخ اہل سنت نے جب مرزا قادیانی کو دعوت مناظرہ دی تو مرزا نے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے تین شخصوں کے نام بطور منصف پیش کیے۔ وہ تین اشخاص بھی پکے وہابی تھے۔

1) مولوی محمد حسین بٹالوی وہابی

2) عبدالجبار غزنوی وہابی

3) پروفیسر عبداللہ وہابی

ان حوالاجات سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ مرزا کے دوست بھی وہابی جن پر مرزا کو اعتماد ہے وہ بھی وہابی۔ مرزا کے استاد وہابی، مرزا کا سسر وہابی، مرزا کا نکاح پڑھانے والا وہابی، یعنی مرزا کا وہابیت کے ساتھ بہت گہرا تعلق تھا۔

ردقادیانیت میں علماء ومشائخ اہل سنت کا کردار

یہ بات کسی سے مخفی اور پوشیدہ نہیں کہ مرزا قادیانی کا سب سے پہلے رد کرنے والے علماء ومشائخ اہل سنت ہی تھے جن میں سے سرفہرست نام حضرت علامہ مولانا غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمۃ کا ہے جنہوں نے 1888ء میں تحقیقات دستگیریہ جیسی لا جواب کتاب لکھ کر مرزا قادیانی کا ردِ بلیغ فرمایا۔

مغالطہ :-

وہابی مولوی صفی الرحمن مبارک پوری نے اپنی کتاب "قادیانیت اپنے آئینے میں" کے صفحہ 253 پر ایک سفید جھوٹ بولا اور کہا کہ؛

مولانا غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمۃ آپ کا شمار پنجاب کے ممتاز علمائے اہل حدیث میں ہوتا تھا۔

حالانکہ مولانا غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمۃ کی ردِ وہابیت پر کتابیں موجود ہیں جن میں سے وہابی مولوی نذیر حسین دہلوی شیخ الکل فی الکل کی کتاب "معیار الحق" کے جواب میں لکھی جانے والی کتاب "عمدۃ البیان فی اعلان مناقب النعمان "1285 میں طبع ہوئی۔ لہذا مولنا علامہ غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمۃ کو وہابیت کے کھاتے میں ڈالنا بہت بڑا دھوکہ ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کے ردِ قادیانیت پر فتاویٰ رضویہ سے متعدد حوالاجات میں آپ کے سامنے بیان کرچکا ہوں کہ کس زوردار انداز سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ردِ قادیانیت فرمایا؛

اس کے علاوہ آپ نے مرزا ملعون کے رد میں مستقل پانچ کتابیں تصنیف فرمائیں؛

1) السوء والعقاب علی مسیح الکذاب

2) قہر الدیان علی مرتد بقادیان

3) الجزاز الدیانی علی مرتد القادیانی

4) جزاء اللہ عدوہ باباء ختم النبوۃ

5) المبین معنی خاتم النبیین۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے شہزادے حجۃ الاسلام مولانا مفتی حامد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے حیات مسیح علیہ السلام کے مسئلے پر ردِ قادیانیت میں شاندار کتاب

الصارم الربانی علی اسراف القادیانی تصنیف فرمائی۔

ان کے علاوہ اکابرین اہل سنت میں سے تاجدار گولڑہ پیر مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے ردِّ قادیانیت پر جو خدمات سرانجام دیں وہ کسی سے مخفی اور پوشیدہ نہیں۔

ردِّ قادیانیت کے حوالے سے آپ علیہ الرحمۃ کی کتاب **شمس الھدایۃ فی اثبات حیات المسیح** اور **سیف چشتیائی** ایوانِ قادیانیت میں زلزلے کی حیثیت رکھتی ہیں۔

مرزا کے لیے دعوی نبوت کی راہ ہموار کرنے والے کون تھے؟

ہمارا اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی مثل اور نظیر پیدا ہونا محال ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی مثل نہ کوئی پیدا ہوا، نہ ہے اور نہ ہوگا اور نہ ہو سکتا ہے۔ حضور ﷺ کی مثل ممتنع اور محال ہے۔

کیونکہ اگر حضور ﷺ کی مثل پیدا ہو تو وہ بھی خاتم النبین یعنی آخری نبی ہوگا۔ جس سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا آخری نبی ہونا باقی نہ رہے گا۔ جو کہ محال ہے۔ لہذا نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی مثل پیدا ہونا محال ہے۔

اور قدرت باری تعالیٰ کا تعلق ممکنات کے ساتھ ہے ممتنعات اور محالات کے ساتھ نہیں۔

سب سے پہلے وہابی تحریک کے سرخیل مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب **تقویۃ الایمان** میں لکھا۔

"اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے اگر چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن وفرشتہ جبرائیل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے"۔

(تقویۃ الایمان صفحہ نمبر 41)

اب ظاہر ہے کہ جو کروڑوں محمد مصطفیٰ ﷺ کے برابر پیدا ہونگے وہ خاتم النبین بھی

ہونگے۔

اسماعیل دہلوی کی اس عبارت سے یہ لازم آتا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے آخری نبی ہونے کے بعد بھی خاتم النبیین پیدا ہو سکتے ہیں۔اسماعیل دہلوی کے اس باطل عقیدے کا رد بطل حریت علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ نے امتناع النظیر اور تحقیق الفتویٰ جیسی کتابوں میں بڑی شرح وبسط کے ساتھ بیان فرمادیا تھا۔

دہلوی کی ایک اور عبارت دیکھیں

اسماعیل دہلوی اپنے پیر کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے مشابہہ قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے۔

"چونکہ آپ کی ذات والا صفات ابتداءِ فطرت سے جناب رسالت مآب علیہ افضل الصلوۃ والتسلیمات کی کمال مشابہت پر پیدا کی گئی تھی اس لیے آپ کی لوح فطرت علوم رسمیہ کے نقش اور تحریر کے دانشمندوں کی راہ وروش سے خالی تھی"۔

(صراط مستقیم صفحہ نمبر 15)

اس عبارت میں دہلوی نے اپنے پیر کو حضور علیہ الصلوۃ کے مشابہہ قرار دیا۔

حالانکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ظاہری علوم رسمیہ کسی سے نہ پڑھنا حضور علیہ السلام ﷺ کی عظمت وشان پر دلالت کرتا ہے۔اور دہلوی کے پیر کا نہ پڑھنا اس کی جہالت پر دلالت کرتا ہے۔

آگے چلیے ۔۔۔۔۔۔۔(علماء کے درمیان ایک بحث جاری تھی کہ ایک روایت ملتی ہے)۔جس میں ہے کہ سات زمینیں ہیں ہر زمین میں ایک آدم ہے تمہارے آدم کی طرح ایک نوح ہے تمہارے نوح کی طرح، ایک ابراہیم ہے تمہارے ابراہیم کی طرح، ایک عیسیٰ ہے تمہارے عیسیٰ کی طرح اور ایک نبی محمد (ﷺ) ہے تمہارے نبی کیطرح۔اگر اس روایت کے ظاہری معنیٰ کو لیا جائے تو

نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ حضورﷺ کی مثل باقی چھ زمینوں میں بھی نبی موجود ہیں۔ جو حضور ﷺ کی مثل ہوں گے۔ وہ بھی خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہوں گے۔ تو اس روایت کی وجہ سے عقیدہ ختم نبوت پر زد پڑتی ہے۔ اس کا جواب دیتے ہوئے بانی دارالعلوم دیوبند مولوی قاسم نانوتوی نے کتاب لکھی "تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس" جس کے خطبہ میں مولوی قاسم نانوتوی نے ختم نبوت کے اجماعی معنی کا انکار کیا اور کہا:

"بعد حمد وصلوۃ کے قبل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم ہونے چاہیں تا کہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔

اس عبارت میں نانوتوی نے ختم نبوت کے معنی آخری نبی کو عوام کا خیال کہا۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ نے خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہی کیا، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بھی یہی کیا، تابعین، تبع تابعین، امت کے جمیع محدثین، فقہا، علماء، مجتہدین سب نے یہی معنی کیا۔

صرف یہیں تک بس نہیں بلکہ تحذیر الناس کے صفحہ 18 پر لکھا:

"بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

مزید صفحہ 34 پر لکھتا ہے:

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

مذکورہ عبارات میں دارالعلوم دیوبند کے بانی مولوی قاسم نانوتوی نے حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت زمانی کا انکار کر کے مرزا قادیانی جیسے مرتدین کے لئے راستہ ہموار کیا۔

نانوتوی نے یہ کتاب 1294ھ میں لکھی جبکہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ 1901ء میں کیا۔

اس لیے ہم یہ بات کہنے میں حق بجانب ہیں کہ ختم نبوت کا معنی تبدیل کرنے میں نانوتوی استاد اور مرزا قادیانی اس کا شاگرد ہے۔

آج بھی مرزائی مرزا قادیانی کے موقف کو درست ثابت کرنے کے لیے تحذیر الناس کا سہارا لیتے ہیں۔

نانوتوی صاحب کا ایک اور حوالہ ان کی کتاب قاسم العلوم سے ملاحظہ کریں۔ لکھتے ہیں؛

معنی خاتم النبیین در نظر ظاہر پرستاں ہمیں باشد کہ زمانہ نبوی ﷺ آخرست از زمانہ گذشتہ و باز نبی دیگر نخواہد آمد۔ مگر میدانی ایں سخنی ست کہ مدحی ست دراں نہ ذمی۔

خاتم النبیین کے معنی سطحی نظر والوں کے نزدیک تو یہی ہیں کہ زمانہ نبوی ﷺ گذشتہ انبیاء کے زمانے سے آخر کا ہے اور اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ یہ ایک ایسی بات ہے کہ جسمیں (خاتم النبیین) ﷺ کی نہ تو کوئی تعریف ہے اور نہ کوئی برائی ہے۔ (قاسم العلوم صفحہ 55)

دیوبندی علماء اس مقام پر یہ تاثر بھی دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ نانوتوی صاحب کی کتاب تحذیر الناس کی عبارات پر کفر کا فتویٰ صرف مولنا احمد رضا بریلوی نے ہی لگایا ہے ان سے پہلے کسی عالم نے بھی تحذیر الناس کی عبارات کو ختم نبوت

زمانی کے منافی اور کفر قرار نہیں دیا۔

فقیر آپ کے سامنے دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کی کتب کے حوالا جات سے ثابت کرتا ہے کہ تحذیر الناس کی عبارات اور قاسم نانوتوی کو صرف امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے ہی کافر قرار نہیں دیا بلکہ ہندوستان کے کثیر علماء نے نانوتوی کی تکفیر کی۔

تھانوی صاحب نانوتوی کے بارے میں لکھتے ہیں؛

"جب رامپور پہنچے تو وہاں وارد و صادر کا نام اور پورا پتہ وغیرہ داخلہ شہر کے وقت لکھا جاتا تھا۔ حضرت نے اپنا نام خورشید حسن (تاریخی نام) بتایا اور لکھا دیا اور ایک نہایت ہی غیر معروف سرائے میں مقیم ہوئے اس میں بھی ایک کمرہ چھت پر لیا یہ وہ زمانہ تھا کہ تحذیر الناس کے خلاف اہل بدعات میں ایک شور برپا تھا۔ مولانا کی تکفیریں تک ہو رہی تھی"۔ (الواح ثلاثہ صفحہ 249)

تھانوی صاحب اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں؛

"جب مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب نے کتاب تحذیر الناس لکھی تو سب نے مولانا محمد قاسم صاحب کی مخالفت کی"۔ (قصص الاکابر صفحہ 159)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمۃ نے قاسم نانوتوی سمیت مرزا قادیانی، اشرفعلی تھانوی، خلیل احمد انبیٹھوی اور رشید احمد گنگوہی ان پانچوں اشخاص پر اپنی کتاب المعتمد المستند میں ان کی عبارات کفریہ کی وجہ سے کفر کا فتویٰ دیا۔ پھر آپ نے علماء حرمین طیبین کی بارگاہ میں کتاب المعتمد المستند پیش کی اور حرمین شریفین کے تقریباً 33 علماء نے اس کتاب (فتویٰ) کی تصدیق کی اور فتوی دیا حسام الحرمین کے نام سے شائع۔ علماء حرمین نے اعلحضرت علیہ الرحمۃ کے فتوے کی تصدیق کرتے ہوئے لکھا؛

گئے اور کوئی انسان سرکار ﷺ کی رسالت سے خارج نہیں۔ جب رسالت محمدی ﷺ سے کوئی انسان خارج نہیں۔ کسی نئے نبی کے پیدا ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

مرزا قادیانی روحانی خزائن کی جلد نمبر ۲۳ صفحہ نمبر ۳۸۷ پر لکھتا ہے:

کیونکہ قرآن شریف میں یہ نہیں لکھا کہ آنحضرت ﷺ صرف قریش کے لیے بھیجے گئے ہیں بلکہ لکھا ہے کہ وہ تمام دنیا کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا: قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعاً ☆

- اس آیہ کریمہ سے بھی حضور ﷺ کی ختم نبوت ظاہر ہوتی ہے۔

آیت نمبر 6 سورۃ سباء کی آیت نمبر ۲۸

اللہ رب العزت ارشاد فرمایا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ☆

ترجمہ : اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے۔ خوشخبری دیتا، ڈر سناتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔

اس آیت کے تحت صدر الافاضل مولٰنا نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ حاشیہ خزائن العرفان میں لکھتے ہیں:

"اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم ﷺ کی رسالت عامہ ہے تمام انسان اس کے احاطہ میں ہیں۔ گورے ہوں یا کالے، عربی ہوں یا عجمی، پہلے ہوں یا پچھلے سب کے لئے آپ رسول ہیں اور وہ سب آپ کے امتی بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں۔ ایک ماہ کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی۔

من شك فی كفرهم وعذابهم فقد كفر

جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر

بعد میں حسام الحرمین کی تصدیق ہندوستان کے تقریباً پونے تین سو علماء نے کی جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قاسم نانوتوی کی کتاب تحذیر الناس پر کفر کا فتویٰ صرف اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ نے ہی نہیں بلکہ سینکڑوں علماء نے دیا۔

تحذیر الناس پر ہی بس نہیں بلکہ دیوبندیوں کے حکیم الاسلام قاری محمد طیب اپنی کتاب آفتاب نبوت کے صفحہ 82 پر لکھتے ہیں؛

"حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخشی بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آ گیا نبی ہو گیا"۔

اس عبارت میں دیوبندی حکیم الاسلام قاری طیب نے مرزا کے موقف کی بھرپور حمایت کی کیونکہ مرزا کا موقف بھی یہی ہے کہ میں بھی حضور ﷺ کی مہر سے نبی بنا ہوں کیونکہ خاتم النبیین کا معنی ہی نبیوں کو مہر لگانے والا ہے۔ جس طرح باقی انبیاء کی نبوت کی تصدیق نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے کی ہے اسی طرح میری نبوت کی بھی تصدیق کی ہے۔ (معاذ اللہ)

یہی قاری طیب اپنے مقالات میں لکھتے ہیں؛

بہر حال ختم نبوت کے معنی قطع نبوت کے نہیں نکلتے کہ نبوت فنا ہو گئی، باقی نہیں رہی، مزید لکھتے ہیں؛

تو معلوم ہوا کہ ختم نبوت کے وہ معنی نہیں ہیں جو مغالطہ دینے والے دیتے ہیں کہ نبوت قطع ہو گئی، ختم ہو گئی بلکہ نبوت مکمل ہو گئی۔ (مقالات حکیم الاسلام صفحہ 291)

حالانکہ احادیث طیبات میں نبی کریم ﷺ نے خود ارشاد فرمایا؛

ان الرسالته والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی

(جامع ترمذی ج2 صفحہ 500)

بیشک رسالت ونبوت ختم ہوگئی اب میرے بعد نہ کوئی رسول نہ نبی۔

ایک اور حوالہ

تھانوی صاحب لکھتے ہیں۔ مولنا گنگوہی شروع میں زم تھے مرزا (قادیانی) کی طرف سے تاویلیں کرتے تھے (مجالس حکیم الامت صفحہ 279)

ان کتب کے حوالہ جات سے یہ بات واضح ہوئی کہ ختم نبوت کا معنی تبدیل کرنے میں دیوبندی اکابرین استاذ اور مرزا قادیانی ان کا شاگرد ہے۔

لہذا امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا اکابرین دیوبند خصوصا مولوی قاسم نانوتوی اور مرزا قادیانی پر کفر وارتداد کا فتوئی برحق ہے۔

ختم نبوت جیسے اجماعی اور ضروریات دین کے عقیدے میں جس نے بھی باطل تاویلات وتخصیصات کر کے نقب لگانے کی کوشش کی علماء ومشائخ اہلسنت نے فوراً اس کا تعاقب کیا اور اس کو کیفر کردار تک پہنچایا اور صبح قیامت تک ایسے ملحدین کا تعاقب ان کے صحیح جانشین کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ عزوجل

حیات حضرت سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

حیات حضرت سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ہم اہل اسلام اہلسنت جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ کے پیارے نبی جناب حضرت سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمانوں پہ ان کے جسد عنصری کے ساتھ اٹھایا اور یہود کے مکر وفریب سے اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو محفوظ فرمایا۔ اور قرب قیامت حضرت سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام دین اسلام کی نصرت اور مدد کے لیے دنیا میں نزول فرمائیں گے۔ حضرت سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں آکر نکاح فرمائیں گے۔ ان کے بچے ہوں گے اور پھر ان کا وصال باکمال ہوگا۔ حضور انور ﷺ کے روضہ اقدس میں جو ایک قبر کی جگہ بچی ہے وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بنا کر حضور اکرم کے روضہ مقدسہ میں دفن کیا جائے گا۔ اس مسئلے کی کچھ تین صورتیں بیان کرنے سے پہلے ایک اصول، ضابطہ اور قاعدہ بیان کروں گا۔ یہ بات یاد رکھیں کہ مانی ہوئی باتیں چار قسم کی ہیں۔

1- ضروریات دین

ان کا ثبوت قرآن عظیم یا حدیث متواترہ یا اجماع قطعی، قطعی الدلالات واضحۃ الافادات سے ہوتا ہے۔ جن میں نہ شبہے کی گنجائش، نہ تاویل کو راہ اور ان کا منکر، ان میں باطل تاویلات کا مرتکب کافر ہوتا ہے۔ اس ضمن میں چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:۔

پہلی مثال : پانچ وقت کی نماز ہر مسلمان عاقل و بالغ پر فرض ہے۔ اس کی فرضیت کو ہر کلمہ گو جانتا ہے۔ عالم بھی، جاہل بھی، متقی بھی اور فاسق بھی لیکن ایک آدمی کہتا

ہے کہ میں نماز کو فرض نہیں سمجھتا تو وہ کافر و مرتد ہے۔ کیونکہ اس نے ایک ضرورت دینی کا انکار کیا۔

دوسری مثال : خنزیر کی حرمت ضروریات دین سے ہے۔ اگر کوئی مسلمان شخص کہے کہ میں خنزیر کو حرام نہیں سمجھتا تو وہ کافر و مرتد ہے۔ کیونکہ اس نے ایک ضرورت دینی کا انکار کیا۔ ایسے ہی خمر کی حرمت کا منکر بھی کافر ہے۔

2 ضروریات اہلسنت

ان کا ثبوت بھی دلیل قطعی سے ہوتا ہے مگر ان کے قطعی الثبوت ہونے میں ایک نوع کا شبہ اور تاویل کا احتمال ہوتا ہے اسی لیے ان کا منکر کافر نہیں بلکہ گمراہ، بدمذہب، بددین کہلاتا ہے۔ اس ضمن میں چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

پہلی مثال: عقائد میں اہلسنت کا یہ عقیدہ اجماعی اور قطعی ہے کہ رسل وانبیاء کے بعد تمام مخلوق خدا سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہلسنت ہونے کی نشانی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں؛

تفضل الشيخين و حب الختنين ومسح على الخفين

شیخین یعنی صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تمام صحابہ سے افضل سمجھنا سیدنا عثمان غنی و مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت کرنا اور موزوں پر مسح کرنے کو جائز سمجھنا۔

لہٰذا اس عقیدے کا منکر ضروریات اہلسنت کا منکر ہونے کی وجہ سے کافر تو نہیں البتہ گمراہ بددین ضرور ہے۔

دوسری مثال: اہلسنت وجماعت کا اجماعی واتفاقی عقیدہ ہے کہ موزوں پر مسح کرنا جائز وسنت ہے۔ احادیث متواترہ سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ جبکہ اہلسنت کے

مخالفین اہل تشیع موزوں پر مسح کرنے کو جائز نہیں سمجھتے تو یہ عقیدہ ضروریات اہلسنت کا عقیدہ ہے۔اس کا منکر گمراہ،بددین ہے۔

3 ثابتات محکمہ

جن باتوں کا ثبوت احادیث صحیحہ یا حسن یا سوادِ اعظم وجمہور علماء کے قول سے ہو،ان کا منکر وضوحِ امر کے بعد خاطی وآثم خطا کارو گنہگار قرار پاتا ہے۔نہ کافرو خارج از اسلام،نہ بددین وگمراہ

4 ظنیات محتملہ

جن کا ثبوت ایسی دلیل ظنی سے ہو جس کے خلاف کی بھی گنجائش ہو،ان کا منکر صرف خطا پر ہے اور قصوروار ہے۔بس نہ گنہگار،نہ گمراہ،چہ جائیکہ کافر ان میں سے ہر بات اپنے مرتبے کی دلیل چاہتی ہے۔جو فرقِ مراتب نہ کرے اور ضروریات دین کے لیے ظنیات محتملہ کے دلائل دے اور ان کے منکر کا حکم وہ جانے جو ظنیات محتملہ کے منکر کا حکم ہے یا ظنیات محتملہ کے لیے ضروریات دین یا باقی دو کے دلائل کا مطالبہ کرے اور ان کے منکر کو ضروریات دین کے منکر کی طرح جانے وہ بیوقوف اور جاہل ہے۔

جب یہ مقدمہ آپ کو سمجھ آ گیا کہ چار چیزیں ہیں۔ان کے دلائل مختلف ہیں۔ان کے احکامات بھی مختلف ہیں۔تو اب یہ بات سمجھ لیں کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے تین مسئلے ہیں۔

یہ بات پہلے ذہن نشین کر لیجیے کہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کا مسئلہ مرزائیوں کا ایک معرکۃ الآرا،اور چوٹی کا مسئلہ ہے۔قادیانیوں کا سب سے بڑا وار اور حملہ حیات عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کی وفات میں بحث ومباحثہ کرنا ہے۔زندگی کے کسی بھی موڑ پر آپ کی اگر مرزائیوں سے گفتگو ہو جائے تو وہ ختم نبوت پر بات نہیں کریں گے۔

آپ سے وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے کذبات پر بات نہیں کریں گے۔ وہ کسی اور موضوع پر گفتگو کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں گے۔ وہ سب سے پہلے حیات و وفاتِ مسیح کا مسئلہ چھیڑیں گے۔ کیونکہ اس مسئلہ میں لفظی ابحاث زیادہ ہیں۔ جن کا عوام الناس کے لیے سمجھنا قدرے دشوار ہے۔

تو ہم نے یہ تقسیم اس لیے کی ہے تاکہ حیات و وفاتِ مسیح کے مسئلے کے بارے میں معلوم ہو سکے کہ یہ مسئلہ کس نوعیت کا ہے اور کس حیثیت کا ہے۔ آیا کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔ یا ضروریات اہلسنت سے ہے ثابتات محکمہ سے ہے یا ظنیات محتملہ سے۔ یہ چار باتیں آپ نے سمجھ لیں۔ اب یہ مسئلہ سمجھیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات اقدس کے حوالے سے تین مسئلے ہیں۔ سب سے پہلا مسئلہ یہ ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دینی چاہی۔ تو اللہ کریم جل شانہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی سے بچالیا اور یہودی آپ کو قتل نہ کر سکے۔ یہ مسئلہ ضروریات دین کا ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اب زندہ موجود ہیں۔ اور قرب قیامت دنیا میں تشریف لائیں گے اور دنیا میں آکر دین اسلام کی نصرت اور مدد فرمائیں گے۔ شادی کریں گے، ان کے بچے ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسلام کا نظام نافذ فرمائیں گے۔ اور ان کے دور میں دین اسلام کا غلبہ ہوگا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اپنا کام مکمل کر چکے ہوں گے پھر آپ کا وصال باکمال ہوگا تو آپ علیہ السلام کو حضور اکرم ﷺ کے روضہ اطہر میں دفن کیا جائے گا۔ اس کو نزول عیسی علیہ السلام کا مسئلہ کہتے ہیں۔ یہ مسئلہ ضروریات اہلسنت کا ہے۔ تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ آسمانوں پر اٹھائے جانے سے پہلے ان پر وعدہ الٰہیہ کے لیے موت آئی تھی یا نہیں۔

اس میں دو موقف ہیں۔ ایک ہے جمہور اہل سنت کا اور ایک ہے بعض علماء کا شاذ

موقف۔ جمہور اہل سنت کا موقف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھالیا ہے۔ انہیں موت نہیں دی گئی۔

جیسا کہ امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں؛

اما رفع عیسیٰ فاتفق اصحاب الاخبار والتفسیر علی انه رفعه ببدنه حیا وانما اختلفوا هل مات قبل ان یرفع او نام.

(تلخیص الحبیر ج ۳ ص ۴۲۶ مطبوعہ مکہ تحت روایت نمبر ۱۶۰۷)

یعنی تمام محدثین اور مفسرین اس پر متفق ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی بدن کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اختلاف صرف اس بارے میں ہے کہ رفع الی السماء سے پہلے کچھ دیر کے لیے موت طاری ہوئی۔ یا حالت نوم میں اٹھائے گئے۔

پہلے مسئلے کی دلیل اللہ کریم قرآن مجید کی سورۃ النساء آیت نمبر 157 اور 158 میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ

ترجمہ : اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم اللہ کے رسول کو قتل کیا۔ اور انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی دی۔ بلکہ ان کے لیے اس کی شبیہ (یعنی شکل وصورت) کا بنا دیا گیا۔

یعنی یہودیوں نے پکڑ کر چاہا تھا کہ سولی دے دیں لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت یہ کہ جب وہ سولی دینے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جمع ہوئے تو اللہ کریم نے ان یہودیوں میں سے ایک بندے کو عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ عطا کی یہودیوں نے اپنے اس ساتھی کو سولی دے کر قتل کر دیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے آسمانوں پر بلند فرمالیا۔

قرآن مجید کی سورۃ النساء کی آیت نمبر 157 اور 158 میں اللہ نے نص قطعی کے

ذریعے یہ بات بیان کردی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی سے محفوظ فرمایا گیا۔
یہودیوں کے مکر سے محفوظ فرما دیا گیا اور اللہ کریم نے ان کو آسمانوں پر بلند فرما لیا۔
یہ مسئلہ ضروریات دین کا مسئلہ ہے۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات والا صفات قرب قیامت دنیا میں جلوہ گر ہونگے۔
قرب قیامت دنیا میں تشریف لائیں گے اور دنیا میں آکر زندگی گزاریں گے۔ ان کی شادی ہوگی۔ ان کے بچے ہونگے۔ اور دنیا میں اسلام کا نظام قائم کریں گے اور ان کو موت آئے گی اور انکو حضور ﷺ کے روضہ مبارکہ میں دفن کیا جائے گا۔ یہ مسئلہ ضروریات اہلسنت سے ہے کیونکہ یہ مسئلہ نبی کریم ﷺ کی متعدد احادیث طیبات میں تواتر کے ساتھ بیان کیا گیا۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام کے دلائل

صحیح مسلم شریف کی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 87 پر سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا؛

والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مزیم حکما مقسطا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لا یقبله احد

مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ عنقریب دنیا میں عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے۔ حاکم بن کر اور انصاف والے بن کر اور دنیا میں آکر عیسیٰ علیہ السلام صلیب کو توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے اور کافروں سے جزیہ لیں گے اور ارشاد فرمایا کہ اتنا مال ہوگا کہ اس مال کو کوئی بندہ قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوگا۔ اسی طرح صحیح مسلم شریف کی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 401 پر حدیث مبارکہ موجود ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا؛
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کریم قرب قیامت دوبارہ بھیجے گا اور وہ دمشق کی مسجد

کے سفید منارے پر اتریں گے۔ اس حالت میں کہ دو فرشتوں کے پروں پر اس طرح ہاتھ رکھے ہونگے اور زرد رنگ کی چادریں آپ نے لپیٹی ہونگی۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور دمشق کی مسجد کے سفید منارے پر جلوہ گر ہونگے۔ جس وقت تشریف لائیں گے ان کے سر مبارک اور ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہوگا۔ اس طرح پانی ٹپک رہا ہوگا جس طرح موتی ٹپکتے ہیں۔ جو کافر بھی جناب عیسیٰ علیہ السلام کی خوشبو سونگھے گا وہ مرجائے گا۔ حتی کہ فرمایا کافروں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام باب لُد پر پائیں گے اور انہیں قتل کر دیں گے۔ وہ جو کافروں کے ساتھی ہونگے ان کو جناب عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں آ کر قتل کریں گے۔

مشکوۃ شریف صفحہ 480 پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ینزل عیسی ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولدله ویمکث خمسا واربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں آئیں گے۔ آ کر شادی فرمائیں گے۔ ان کے بچے ہوں گے۔ پینتالیس سال دنیا میں آ کر رہیں گے۔ پھر آپ کا وصال ہوگا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا پھر ان کو میرے ساتھ قبر میں دفن کر دیا جائے گا۔ فرمایا میں اور عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم ابو بکر و عمر کے درمیان اس طرح قیامت کے دن اکٹھے اٹھیں گے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث تفسیر درمنثور کی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 214 پر ذکر فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں۔

قال رسول اللہ ﷺ للیھود ان عیسی لم یمت وانه راجع الیکم

قبل یوم القیامة

رسول کریم ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا۔ سُن لو کہ جناب عیسیٰ فوت نہیں ہوئے۔ فرمایا کہ وہ قیامت کے قریب دنیا میں دوبارہ آئیں گے وہ ابھی تک فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ اللہ کریم نے ان کو حیات عطا فرمائی ہے۔ انہوں نے ابھی تک وصال نہیں کیا۔

ان احادیث طیبات کی روشنی میں یہ مسئلہ واضح اور عیاں ہوتا ہے کہ اللہ کریم نے جناب عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھا لیا اب جناب عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں۔ اور قرب قیامتِ دنیا میں تشریف لائیں گے۔

اب جو نزول عیسیٰ علیہ السلام کا منکر ہے وہ گمراہ بددین ہے۔ اہل سنت سے خارج ہے راہ راست سے بھٹکا ہوا ہے۔

جناب عیسیٰ علیہ السلام کی ذات والا صفات کو اللہ کریم نے یہود کے مکر سے محفوظ فرمایا۔

اس کی گواہی دیتے ہوئے مرزا قادیانی روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 400 میں یہ بات واضح طور پر نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہتا ہے کہ؛

" مسیح ابن مریم کے آنیکی پیشگوئی ایک اوّل درجہ کی پیشگوئی ہے۔ جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں۔ کوئی پیشگوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے"۔

کہتا ہے صحاح ستہ میں بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور نسائی ان چھ حدیث کی کتابوں میں جتنی پیشگوئیاں فرمائی گئی ہیں ان پیشگوئیوں میں جو سب سے بڑی پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت دنیا میں تشریف لائیں گے۔ مرزا کی اپنی کتاب کے اوپر دیئے گئے حوالے سے ثابت ہوا کہ مرزا نے

تمام زمین میرے لئے مسجد اور پاک کی گئی کہ جہاں میرے امتی کو نماز کا وقت ہو نماز پڑھے اور میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھیں اور مجھے مرتبہ شفاعت عطا کیا گیا اور انبیاء خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے اور میں تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا۔ حدیث میں سید عالم ﷺ کے فضائل مخصوصہ کا بیان ہے جن میں سے ایک آپ کی رسالت عامہ ہے جو تمام جن وانس کو شامل ہے۔

خلاصہ یہ کہ حضور سید عالم ﷺ تمام خلق کے رسول ہیں اور یہ مرتبہ خاص آپ کا ہے جو قرآن کریم کی آیات اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔

آیت نمبر 7 سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۳۳

اللہ کریم نے ارشاد فرمایا؛

هُوَالَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ☆

ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔ کہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے۔ پڑے برا مانیں مشرک۔

اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ سرکار دو عالم ﷺ کے دین کا سارے دینوں پر غالب ہونا بتلا رہا ہے۔

اب جب حضور ﷺ کا دین سارے دینوں پر غالب ہوگا۔ اور نبی کریم ﷺ کی شریعت ساری شریعتوں پر حاوی ہو تو جو حضور ﷺ کے آنے کے بعد کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو گویا کہ وہ اس بات کا اظہار کر رہا ہے کہ حضور ﷺ کا دین پورے دینوں پر غالب نہیں ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان نہیں ہو سکتا۔

آیت نمبر 8 سورۃ فرقان کی آیت نمبر ا

اس بات کا خود اقرار کیا ہے کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت دنیا میں تشریف لائیں گے۔ اب دوسرے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا کس انداز سے پینترے بدلتا ہے۔ دوسرے مقام پر اس نے لکھا ہے کہ میں نے یہ بات جو پہلے کی تھی میں اپنی اس بات سے رجوع اس لیے کرتا ہوں کہ مجھے بعد میں الہام ہو گیا تھا کہ یہ عقیدہ درست نہیں ہے لہٰذا یہ عقیدہ ہی صحیح ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ نہیں ہیں اور ان کو ان کے جسد عنصری کے ساتھ اٹھایا نہیں گیا۔

اللہ کریم نے سورۃ توبہ میں ارشاد فرمایا؛

مفہوم آیت کریم کا یہ ہے کہ اللہ کریم دین اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے گا۔ مرزا قادیانی اس آیت مبارکہ کے حوالے سے وضاحت کرتے ہوئے روحانی خزائن جلد نمبر 23 صفحہ نمبر 91 پر لکھتا ہے۔

"یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اُسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو۔ اس لیے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت ظہور میں آئے گا۔ کیونکہ اس عالمگیر غلبے کے لیے تین امر کا پایا جانا ضروری ہے جو کسی پہلے زمانہ میں پائے نہیں گئے"۔

یعنی جو غلبہ دین اسلام کو عطا کرتا ہے وہ جناب عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعے عطا فرمائے گا۔ تو مرزا خود اپنی تحریر میں یہ بات تسلیم کر رہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ روحانی خزائن جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 602 پر مرزا غلام احمد قادیانی ایک آیت سے استدلال کرتا ہے؛

عسٰی ربکم ان یرحم علیکم وان عدتم عدنا وجعلنا جھنم للکافرین حصیرا

"خدائے تعالٰی کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے"۔

"حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلدیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس وخاشاک سے صاف کر دیں گے"۔

مرزا کے اس بیان سے بھی یہ باتھ ثابت ہوئی کہ عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت دنیا میں تشریف لائیں گے۔ اصل میں اس بات کی وضاحت کرنا اس لیے ضروری ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے تدریجاً جس طرح گرگٹ کی طرح رنگ بدلا اور پینترے بدلے کبھی کہا میں ملہم من اللہ ہوں، کبھی کہا میں مجدد ہوں، کبھی کہنے لگا میں مسیح ہوں، کبھی کہنے لگا میں مہدی ہوں۔ اور کہتا ہے کہ مسیح اور مہدی میں کوئی فرق نہیں یہ ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ مسیح بھی اسی کو کہتے ہیں اور مہدی بھی اسی کو کہتے ہیں۔ لہذا میں مسیح بھی ہوں اور مہدی بھی ہوں۔ حالانکہ جس مہدی کا ذکر کریم آقا ﷺ کی احادیث مبارکہ میں ہے اور جس عیسیٰ علیہ السلام موعود کا ذکر اللہ کے پیارے حبیب ﷺ نے احادیث میں کیا کوئی ایک نشانی بھی مرزا قادیانی دجال پر صادق نہیں آتی۔ عیسیٰ علیہ السلام کی نشانیاں احادیث میں اس مضمون کے ساتھ موجود ہیں۔ میں صرف اختصار کے ساتھ بیان کرتا ہوں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت تشریف لائیں گے۔ دمشق کی جامع مسجد کے سفید منارے پر اتریں گے۔ انہوں نے زرد رنگ کی چادریں لپیٹی ہوں گی اور فرشتوں کے پروں پر ان کے ہاتھ ہوں گے۔ جب وہ اتریں گے تو مسلمان نماز

پڑھنے کے لیے تیار ہوں گی۔عیسیٰ علیہ السلام جس وقت اتر کر مسجد میں آئیں گے تو مسلمان کہیں گے کہ آپ امامت کروائیں۔تو عیسیٰ علیہ السلام امامت نہیں کروائیں گے۔اور مسلمانوں کا امام آگے کھڑا ہوگا اور جناب عیسیٰ علیہ السلام پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھیں گے۔اور اسی طرح پھر عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں چالیس یا پینتالیس سال گزاریں گے۔کفر اور فتنے کا سارا خاتمہ فرما کر دجال کو قتل کریں گے۔یاجوج ماجوج کی قوم کو قتل کریں گے۔عیسیٰ علیہ السلام اس انداز میں زندگی گزاریں گے۔دنیا پر عدل کا نظام قائم کریں گے۔ظلم کو ختم کریں گے۔یہودیوں کو قتل کریں گے۔اور دین اسلام کے دشمنوں کو تہس نہس اور برباد کریں گے اور فقط دین اسلام کا غلبہ ہوگا۔اور کوئی دین دنیا میں باقی نہیں رہے گا۔شادی فرمائیں گے۔پھر ان کے بچے ہوں گے۔پھر حکومت کریں گے۔اس کے بعد جب سارے فتنوں اور کفر کا خاتمہ فرمائیں گے تو عیسیٰ علیہ السلام کو چالیس یا پینتالیس سال کے بعد موت آئے گی اور موت آنے کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کا مزار اقدس حضور ﷺ کے پہلو میں حضور ﷺ کے گنبد خضرا میں بنا دیا جائے گا۔عیسیٰ علیہ السلام وہ ہیں جن کا مزار روضہ رسول ﷺ میں ہوگا۔

اور جو شخص اپنے ہی پاخانے میں گر کر، گندگی میں آلودہ ہوکر مرے۔اور اس خبیث کو دفن بھی قادیان کی مٹی میں کیا جائے وہ عیسیٰ ومہدی کیسے ہوسکتا ہے؟

اوپر بیان کردہ نشانیوں میں سے کوئی ایک نشانی بھی مرزا قادیانی پر صادق نہیں آتی۔اس نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔اسی طرح امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔اس کے سارے دعوے باطل اور غلط تھے۔اور یہ دجال، ملعون اور کذاب تھا۔نہ مسیح تھا، نہ مہدی تھا۔یہ دجال تھا۔

اللہ عزوجل نے قرآن مجید کی سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 55 میں ارشاد فرمایا:

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰىٓ اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔

ترجمہ : جب کہا اللہ نے اے عیسیٰ بے شک میں تجھے پورا پورا دینے والا ہوں۔ اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ اور تمہیں ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا پاک کرنے والا ہوں۔

اس آیہ مبارکہ سے بھی یہ بات واضح اور روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ اللہ رب العلمین نے جناب عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھا لیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات واقع ہو کر ان کا مزار نہیں بنا۔ یہ مرزائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو موت آئی تھی اور ان کا مزار اس وقت کشمیر سری نگر میں ہے۔ اور اس کی تصویریں باقاعدہ انہوں نے بنائی ہیں اور باقاعدہ اس مقبرے کا نقشہ کھینچا ہے کہ یہ نقشہ ہے جناب عیسیٰ علیہ السلام کے مزار کا۔ اب سمجھیں کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ کیوں کہتے ہیں؟ یہ کیوں کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔ اس لیے کہتے ہیں کہ ان کے نزدیک جس عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت حضور اکرم ﷺ نے عطا کی ہے وہ عیسیٰ بنی اسرائیل کے عیسیٰ نہیں وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ اس لیے جناب عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو ثابت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر نہیں اُٹھایا گیا تو اسی حوالے سے یہ آیہ طیبہ واضح اور دو ٹوک انداز میں اس مسئلے کو بیان کر رہی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کریم نے زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا۔

مرزائیوں کے اعتراض کا جواب

اس آیت پر مرزائیوں کا ایک اعتراض یہ ہے کہتے ہیں کہ یہ جو آپ نے آیہ کریمہ پڑھی ہے کہ:

يٰعِيْسٰىٓ اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اے عیسیٰ ! بے شک میں تجھے پورا پورا دینے والا ہوں۔اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔اور تمہیں ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا پاک کرنے والا ہوں۔

اس آیت میں "واؤ" ترتیب کے لیے ہوتو پھر معنی یہ بنتا ہے کہ اللہ کریم نے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کو موت دی۔اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھالیا۔اور اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے یہودیوں کے مکر سے پاک فرمادیا تو یہ واؤ ترتیب کے لیے ہے۔حالانکہ ان کا یہ اعتراض اور ان کا یہ مغالطہ بالکل جہالت پر مبنی ہے۔ اس مقام پر واؤ ترتیب کے لیے نہیں بلکہ واؤ جمع کے لیے ہے۔کہ اے عیسیٰ میں تجھے آسمانوں پر بلند بھی کروں گا اور تجھے پوری عمر تک بھی پہنچاؤں گا اور تجھے یہود وعنود کے مکر سے بچا کر پاک فرمادوں گا۔جس طرح قرآن کریم کی آیہ مبارکہ ہے۔اللہ کریم نے ارشاد فرمایا؛

وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ۔

سجدہ کر اور رکوع کر

تو بتائیں کہ سجدہ پہلے ہوتا ہے کہ رکوع پہلے ہوتا ہے۔یقیناً رکوع پہلے ہی ہوتا ہے۔تو اس آیت میں تو پہلے سجدے کا ذکر کیا گیا ہے۔تو یہاں جو واؤ ہے وہ ترتیب کے لیے نہیں ہے بلکہ جمع کرنے کے لیے ہے۔جیسے اس آیت میں واؤ جمع کے لیے ہے کہ "سجدہ کر اور رکوع کر" اس کا مطلب یہ نہیں کہ پہلے سجدہ کر پھر رکوع کر۔اسی طرح اس آیت میں بھی یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ پہلے فوت کرے گا پھر آسمانوں پر اُٹھائے گا بلکہ اللہ کریم نے اس آیت میں بیان یہ کیا ہے کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام کو پوری عمر تک پہنچائے گا اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ آسمانوں پر بلند فرمائے گا۔اسی طرح جناب عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمانوں پر اٹھائے جانے پر قرآن مجید فرقان حمید کو سورۃ النساء آیت نمبر 159 بھی واضح طور پر بیان کرتی

ہے۔رب کریم جل جلالہ نے ارشاد فرمایا؛

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ

اہل کتاب میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں رہے گا مگر وہ عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے جناب عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان ضرور لے آئے گا۔

صحیح بخاری شریف کی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 490 پر اس آیۂ مبارکہ کی تفسیر میں ہے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا؛

"مجھے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔فرمایا کہ عنقریب عیسیٰ ابن مریم دنیا میں نازل ہوں گے۔ان کا نزول ہوگا اور جناب عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں آکر عدل کا نظام قائم کریں گے۔صلیب کو توڑیں گے اور خنزیز کو قتل کریں گے۔

ایک سجدہ جو بندۂ مومن اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں کرے گا۔وہ ایک سجدہ دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہوگا۔پھر حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی جو اوپر بیان کی گئی ہے فرمایا کہ اگر اس کی تصدیق کے لیے تو پڑھنا چاہتا ہے تو سورۃ النساء کی آیت نمبر 159 پڑھ جس میں اللہ کریم نے فرمایا کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے سارے اہل کتاب ان پر ایمان لے کر آئیں گے۔تو پتا چلا کہ "ان کی موت سے پہلے" کا لفظ بتاتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کریم نے ابھی موت نہیں دی۔موت کب آئے گی؟ جب وہ دنیا میں آئیں گے۔یہودی بھی آپ پر ایمان لائیں گے۔سارے اہل کتاب آپ پر ایمان لائیں گے۔تب جا کر آپ کو موت آئے گی۔اللہ نے ابھی جناب عیسیٰ علیہ السلام کو موت نہیں دی۔روحانی خزائن کی جلد نمبر 19 صفحہ نمبر 130 پر خود مرزا قادیانی لکھتا ہے۔

"اے یہودیو! عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تمہیں پتہ لگ جائے گا کہ قیامت کیا چیز ہے"۔ یعنی جب عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے تو تمہیں پتہ چلے گا کہ قیامت کیا چیز ہے۔ ان حوالہ جات کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہوتی ہے کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کریم نے آسمانوں پر زندہ اٹھالیا ہے۔ انہیں اللہ کریم نے ابھی موت نہیں دی۔ تو یہ دلائل جو ہیں یہ بات واضح کر کے ہمیں بتاتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں۔ جس عیسیٰ علیہ السلام کی سرکار دو عالم ﷺ نے پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ وہ قیامت کے قریب آئیں گے۔ یہ وہی بنی اسرائیل کے عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ مرزا قادیانی اس سے مراد نہیں ہے۔ اب مرزائی جو شبہات اور مغالطات دے کر اہل اسلام مسلمانوں کو ورغلانے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام کو موت دے دی گئی ہے اور سری نگر کشمیر میں ان کی قبر موجود ہے۔ اب جو دوبارہ دنیا میں آئیں گے وہ عیسیٰ ابن مریم نہیں ہیں وہ جو دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے وہ مرزا قادیانی ہے۔ وہ سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 75 سے استدلال کرتے ہیں۔

مَاالْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

مرزائی اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ؛

"عیسیٰ ابن مریم نہیں ہیں مگر رسول۔ ان سے پہلے رسول فوت ہو گئے"

یہاں خلت کا معنی ہے جنہیں موت آ گئی۔ عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے جتنے نبی و رسول تھے اور دوسری آیت سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 144 ہے۔

وَمَامُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔

"محمد نہیں ہیں مگر اللہ کے رسول تحقیق ان سے پہلے رسول گزر گئے"۔

اور مرزئی ترجمہ کرتے ہیں کہ؛

ان سے پہلے رسول فوت ہو گئے اور کہتے ہیں کہ جب محمد مصطفیٰ ﷺ سے پہلے آنے والے رسول سارے فوت ہو گئے ہیں تو جناب عیسیٰ علیہ السلام بھی فوت ہو گئے ہیں۔ وہ زندہ نہیں ہیں۔

اس کا جواب سماعت کرنے سے پہلے یہ یاد رکھیں کہ لفظ خلت مختلف صیغوں کے ساتھ قرآن مجید میں خلو، خلت وغیرہ استعمال ہوئے ہیں۔ لیکن ان مقامات پر موت ہرگز مراد نہیں ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں ارشاد فرمایا؛

وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ

"جب وہ اپنے شیطانوں کی طرف علیحدہ ہوتے ہیں"

خلو کا معنیٰ یہاں کریں گے کہ "علیحدہ ہوتے ہیں" یہاں خلو کا معنیٰ "مرنا" مراد نہیں ہے۔ دوسرے مقام پر فرمایا؛

وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ

"اور جب وہ علیحدہ ہوتے ہیں تو وہ غصے سے تم پر اپنی انگلیوں کو کاٹتے ہیں"۔

یعنی وہ کفار مسلمانوں کے دشمن جب علیحدہ ہوتے ہیں تو وہ مسلمانوں پر غصے کی وجہ سے انگلیوں کے پورے کاٹتے ہیں کہ ہمارا بس چلے تو مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیں۔ تو خلو کا معنیٰ یہاں پر بھی مرنا ہرگز مراد نہیں ہے۔ اسی طرح اس آیہ مبارکہ میں بھی خلت کا معنیٰ مرنا مراد نہیں ہے۔ بلکہ خلت کا معنیٰ ہے گزر گئے۔ مرزائیوں کا یہ استدلال بھی باطل ہے۔ اس سے جناب عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت نہیں ہوتی۔ دوسری آیہ مبارکہ سورۃ آل عمران کی اور یہ ان کی بڑی معرکۃ الآرا بڑی چوٹی کی دلیل ہے۔ جس سے جناب عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کرتے ہیں۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 55 جو میں نے پہلے اپنی دلیل میں پیش کی، اب مرزائیوں کا کیا گیا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔ "اے عیسیٰ! بے شک میں تجھے فوت

کرنے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں" تو کہتے ہیں دیکھیں یہاں لفظ متوفی آیا ہے۔ مرزائی مبلغین کہتے ہیں چلو ہم اس کا فیصلہ اس طرح کر لیتے ہیں۔ گاؤں کے کسی چوکیدار کا رجسٹر لے کر آؤ۔ اس چوکیدار کے رجسٹر میں ایک لفظ لکھا ہوتا ہے" متوفی "تو کہتا ہے کہ وہاں دیکھتے ہیں کہ متوفی کا معنی کیا ہے۔ یہ عام طور پر جب کتابوں میں آپ دیکھتے ہیں شروع میں جہاں مصنف کا نام لکھا ہوتا ہے تو وہاں لکھا ہوتا ہے متوفی فلاں فلاں یعنی فلاں سن میں بندہ دنیا سے رخصت ہوا ہے فوت ہوا ہے تو کہتا ہے کہ چوکیداروں کے رجسٹر اٹھا کر دیکھیں وہاں متوفی کا معنی ہوتا ہے۔ "جسے فوت کر دیا گیا ہو" جو مر دا ہوتے ہیں ان کی لسٹ علیحدہ تیار کی گئی ہوتی ہے۔ لہٰذا متوفی کا معنی ہے اے عیسیٰ! میں تجھے فوت کرنے والا ہوں۔ تجھے موت دینے والا ہوں۔ لہٰذا اللہ کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو موت دے دی ہے۔ اب وہ دنیا میں دوبارہ تشریف نہیں لائیں گے۔

ان کا یہ استدلال بھی لغو اور باطل ہے۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر یتوفی کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اور سب مقامات پر معنی موت ہرگز مراد نہیں ہے۔ اس کا معنی مرزائیوں کی کتاب "عسل مصفّٰی" جس کا مصنف مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید ہے۔

عسلِ مصفّٰی کے صفحہ نمبر 263 پر اس نے توفی کا معنی لکھا ہے۔ کہتا ہے توفی، یتوفی اس کا اصل مادہ ہے۔ یعنی وفی کا معنی ہے پورا کرنا۔ جب یہ تفعیل پہ جاتا ہے تو اس کا معنی ہے "پورا پورا لینا" تو اس نے اس کا معنی کیا ہے کہ توفی کسی چیز کے پورا لینے کے وقت استعمال ہوتا ہے۔ لہٰذا مرزائیوں کی اس کتاب کے حوالے سے اور خود مرزائیوں کے بیان کردہ معنی سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ہر مقام پر توفی، یتوفی کا معنی موت مراد نہیں ہوتا۔ بلکہ کسی چیز کو پورا پورا لینا بھی توفی کا

معنی مراد لیا جاتا ہے۔ اس کی مثالیں قرآن مجید میں بھی موجود ہیں۔ اور احادیث میں بھی اس کی مثالیں موجود ہیں۔

روحانی خزائن کی جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 162 پر مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ دعویٰ کیا ہے اور اس آیت کے حوالے سے کہتا ہے کہ "علم نحو میں صریح یہ قاعدہ مانا گیا ہے کہ توفی کے لفظ میں جہاں خدا فاعل اور انسان مفعول بہ ہو، ہمیشہ اس جگہ توفی کے معنی مارنے اور روح قبض کرنے کے آتے ہیں۔ مگر ان لوگوں نے اس قاعدہ کی کچھ پرواہ نہیں رکھی"۔ مرزا نے ایک قاعدہ بیان کیا ہے کہتا ہے کہ نحو کا قاعدہ ہے کہ جہاں لفظ توفی استعمال ہو اور اس کا فاعل خدا ہو۔ مفعول اس کا انسان ہو۔ کہتا ہے کہ توفی کا معنی سوائے موت کے کوئی اور نہیں آئے گا۔

روحانی خزائن کی جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 603 پر مرزا نے اس آیت کے حوالے سے ایک چیلنج پورے عالم اسلام کو دیا اور کہا کہ "اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا حدیث رسول ﷺ سے یا اشعار و قصائد و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذی روح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنی پر بھی اطلاق پا گیا ہے یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی ہوا ہے۔ تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ہزار روپیہ نقد دوں گا اور آئندہ اس کی کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کر لوں گا"۔

"ذرا میں آسان کر کے سمجھا دیتا ہوں۔ مرزا کا یہ دعوی اور چیلنج روحانی خزائن کی جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 603 پر موجود ہے کہتا ہے کہ لفظ توفی کا استعمال قرآن میں یا حدیث میں ہوا ہو اور توفی کا فاعل اللہ ہو مفعول اس کا ذی روح ہو۔ اس مقام پر توفی کا معنی موت کے سوا ہر گز مراد نہیں ہو سکتا۔ جو بندہ قرآن و حدیث سے لفظ توفی کا فاعل اللہ

اللہ کریم جل شانہ نے ارشاد فرمایا!

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ☆

ترجمہ : برکت والی ہے وہ ذات جس نے فرقان کو اپنے بندے پر نازل کیا تا کہ وہ بندہ ہو جائے تمام جہانوں کو ڈر سنانے والا۔

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کی رسالت اور نبوت کا ذکر کر کے یہ بات واضح طور پر بیان کر دی کہ حضور ﷺ کی رسالت اور نبوت عام ہے۔ وہ کسی خاص خطے، خاص ملک، خاص شہر، خاص بستی، خاص قریہ کے لیے محدود نہیں بلکہ تمام عالمین کے لیے حضور ﷺ اللہ کے رسول بن کر آئے ہیں۔

آیت نمبر 9 سورۃ النساء کی آیت نمبر ۵۹

اللہ رب العزت ارشاد فرمایا؛

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ☆

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے اولی الامر کی اطاعت کرو۔

اگر نبی کے بعد کوئی رسول آنا ہوتا، کوئی نیا رسول آنا ہوتا تو اللہ کریم جل شانہ رسالت کے بعد کبھی اولی الامر کی اطاعت کا حکم نہ دیتا۔ رسالت کی اطاعت کے بعد اولی الامر کی اطاعت کا حکم دینا اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اگر نیا نبی آنا ہوتا تو اللہ کریم جل شانہ یہ فرما دیتا۔

کہ اللہ کی اطاعت کرو اس کے رسول کی اطاعت کرو یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو اور ان کے بعد جو نبی آئے گا جو رسول آئے گا ان کی اطاعت کرو۔ اللہ نے

کو مفعول ذی روح کو ثابت کرے قرآن وحدیث سے کوئی ایک مثال پیش کردے اور اس کا معنی موت کے سوا کچھ اور ثابت کر دے تو مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں اس کو ایک ہزار روپیہ انعام دوں گا۔ اگر زندہ ہوتا تو اس سے لے لیتے۔ یہ میرے پاس حدیث کی کتاب موجود ہے۔ امام عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری رحمۃ اللہ علیہ کی الترغیب والترھیب کی جلد نمبر 2 ہے صفحہ نمبر 132 ہے۔ مرزا قادیانی کے اس چیلنج کو اہلسنت وجماعت کے علماء نے توڑ دیا۔ تو اب مرزے کے چیلنج کا جواب الترغیب والترھیب کی دوسری جلد صفحہ 132 سے حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں۔

"جس وقت بندہ مومن رمی جمار کرتا ہے کوئی نہیں جانتا کہ اللہ کریم اسے کتنا اجرو ثواب عطا کرتا ہے۔ حتی یتوفہ اللہ یوم القیامۃ حتی کہ جب قیامت کا دن آئے گا۔ اللہ کریم اسے پورا پورا اجر عطا فرمائے گا"۔

مرزا قادیانی کے چیلنج کا بالکل سو فیصد اس حدیث سے رد ہوتا ہے۔

اس میں یتوفی کا فاعل اللہ ہے اور مفعول ذی روح ہے۔ اور اس میں کوئی قرینہ بھی موجود نہیں۔ اور معنی بھی موت کے علاوہ ہے۔ "پورا پورا دینا"

تو یقیناً یہ ماننا پڑے گا کہ اس آیہ کریمہ کا مطلب ہے۔ "اے عیسیٰ! میں تجھے پورا پورا دوں گا"۔ مطلب یہ ہے کہ تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا۔ یہ یہود تیرا بال بھی ٹیڑھا نہیں کر سکتے۔ تو اپنی عمر تک پہنچے گا۔ یہ یہودی تجھے کبھی بھی سولی پر نہیں لٹکا سکتے۔ ان احادیث طیبات اور قرآن کریم فرقان حمید کی آیات طیبات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہوتی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کے فرمان مقدس کے مطابق وہ جو عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لانے والے ہیں، وہی عیسیٰ بنی اسرائیل ہیں۔ جن کو اللہ کریم نے زندہ آسمانوں پر اٹھایا ہے۔ ان کو ابھی موت نہیں آئی۔ وہ دنیا میں آئیں گے۔ اہل کتاب ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان لائیں گے۔ ان کی

نبوت ورسالت کو تسلیم کریں گے۔ وہ دنیا میں آکر خدا کے دین کا بول بالا کریں گے۔ اللہ کے دین کا پرچم بلند کریں گے اور دین اسلام کا غلبہ ہوگا اور نبی کریم ﷺ کے روضہ مطہرہ میں ان کو جگہ ملے گی۔ وہ عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے پیغبر اور رسول تھے۔ قادیانی دجال اس سے مراد نہیں ہے۔ تو بات سمجھ میں آگئی ہے نہ کتنے مسئلے تھے جناب عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے تین مسئلے۔ ایک یہ کہ انہیں قتل نہیں کیا گیا۔ انہیں سولی نہیں دی گئی۔ اللہ نے یہودیوں کے مکر سے ان کو بچا کر آسمانوں پر اٹھا لیا۔ یہ ضروریات دین کا مسئلہ ہے۔ اس کا منکر کافر و مرتد ہے۔ دوسرا مسئلہ ہے کہ قرب قیامت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے۔ اس کو نزول مسیح کا مسئلہ کہتے ہیں۔ یہ ضروریات اہل سنت کا مسئلہ ہے۔ اس کا منکر گمراہ اور بددین ہے۔ تیسرا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو جب اٹھایا گیا تو کیا ان پر تصدیق وعدہ الٰہی کے لیے موت آئی تھی کہ نہیں تو جمہور کا یہ موقف ہے کہ اللہ نے موت نہیں دی۔ لیکن یہ بھی بات یاد رکھیں کہ ان کی موت وحیات کا عقیدہ ضروریات دین کا عقیدہ نہیں۔ یہ ضروریات اہل سنت کا عقیدہ نہیں۔ فتاوٰی رضویہ شریف میں امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے پندرویں جلد کے صفحہ نمبر 612 اور 613 پر ارشاد فرمایا کہ " قادیانی صد ہا وجہ سے منکرِ ضروریات دین تھا اور اس کے پس ماندے حیات و وفات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بحث چھیڑتے ہیں جو ایک فروعی مسئلہ خود مسلمانوں میں ایک نوع کا اختلافی مسئلہ ہے۔ جس کا اقرار یا انکار کفر تو درکنار ضلال بھی نہیں"۔

ایسے ہی امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں؛

اما رفع عیسیٰ فاتفق اصحاب الاخبار والتفسیر علی انه رفعه ببدنه حیا وانما اختلفوا هل مات قبل ان یرفع او نام.

(تلخیص الحبیر ج ۳ ص ۴۲۶ مطبوعہ مکہ تحت روایت نمبر ۱۶۰۷)

یعنی تمام محدثین اور مفسرین اس پر متفق ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی بدن کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اختلاف صرف اس بارے میں ہے کہ رفع الی السماء سے پہلے کچھ دیر کے لیےموت طاری ہوئی۔ یا حالت نوم میں اٹھائے گئے۔

"نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اہل سنت کا اجماعی عقیدہ ہے نہ ہرگز وفات مسیح"۔

تو حیات و وفات مسیح کا مسئلہ نہ تو ضروریات دین کا مسئلہ ہے اور نہ ضروریات اہل سنت کا مسئلہ ہے۔ ہاں عیسیٰ علیہ السلام کا قتل نہ کیا جانا، سولی نہ دیا جانا، یہ ضروریات دین کا عقیدہ ہے۔

ان کے نزول کا عقیدہ، یہ ضروریات اہل سنت کا عقیدہ ہے۔ جو اس عقیدہ کا منکر ہے اہل سنت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور نزول سے پہلے عیسی علیہ السلام پر موت طاری ہونے کا عقیدہ نہ ضروریات دین کا عقیدہ ہے نہ ضروریات اہلسنت کا۔ جب یہ مسئلہ ہی فروعی ہے تو مرزا کے ان کفریات کو پس پشت ڈال کر جو اس نے اللہ کریم کی توہین کی انبیاء کرام کو گالیاں دیں۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کے معجزات کا انکار کیا۔ سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا پر تہمت زنا لگائی۔ اور اسی طرح جناب عیسیٰ علیہ السلام کو گندی سڑی گالیاں دیا۔ اور دیگر کفریات کو پس پشت ڈال کر اُن کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و وفات پر کیوں بات کریں۔ ہم مرزائیوں کے ساتھ مناظرہ کریں گے۔ ان سے بحث و مباحثہ کریں گے۔ ان کے ساتھ باقاعدہ میدانِ مناظرہ میں نکلنے کے لیے تیار ہیں۔ لیکن کس مسئلہ میں؟ اس مسئلہ میں کہ اپنے مرزا کو سچا ثابت کرو۔ ہم یہ ثابت کریں گے کہ مرزا دجّال تھا۔ کذاب تھا۔ مرزا کے دجل وکفر پر بات ہوگی۔ ایسا دجّال نبی تو دور کی بات ہے ایک صحیح العقیدہ مسلمان بھی نہیں ہوسکتا۔

رسالت کی اطاعت کے بعد اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیا۔ یہ بات واضح کرنے کے لیے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کائنات میں کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو سکتا بلکہ وقت کا جو حاکم ہوگا۔ علماءِ دین جو ہونگے امت کے فقہا ہونگے تمہیں شریعت کے مسائل میں ان کی اطاعت و پیروی کرنا ہوگی۔ کیونکہ میرے بعد کوئی نیا رسول نہیں آ سکتا۔

اور اللہ نے اولی الامر کی اطاعت کو بھی نیا اَطِیْعُوا لگا کر حکم اور بیان نہیں کیا بلکہ فرمایا

اَطِیْعُو اللّٰهَ وَاَطِیْعُوالرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ

جب اطاعت خدا کا ذکر آیا اَطِیْعُو اللّٰهَ آیا۔۔۔۔۔۔

جب اطاعت رسول ﷺ کا ذکر آیا اَطِیْعُو الرَّسُوْل آیا۔۔۔۔۔

لیکن جب اولی الامر آیا۔ اَطِیْعُوا نہیں آیا۔۔۔۔۔۔۔

لفظ اَطِیْعُوا کا صیغہ استعمال نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔۔

کیوں؟

اسلیے کہ اولی الامر کی اطاعت مستقل اطاعت نہیں بلکہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے تحت ہے۔ وہ غیر مستقل اطاعت ہے۔ گویا کہ جو اولی الامر کی اطاعت کرتا ہے وہ حقیقت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والا ہے۔

آیت نمبر 10 سورۃ احزاب

اللہ رب العزت نے سرکار دو عالم ﷺ کی ختم نبوت کو قرآن مجید فرقان حمید میں مختلف اسالیب اور مختلف طریقوں سے بیان کر کے آخر میں بات ختم کر دی اور فرمایا۔

مَاکَانَ مُحَمَّدٌ" اَبَآ اَحَدٍمِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ

وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا☆

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اور آخری نبی ہیں۔

ان پچھلی نو آیتوں میں اللہ رب العزت نے حضور ﷺ کی ختم نبوت کو مختلف اسلوبوں سے بیان کیا، آخر میں سورۃ احزاب میں عبارۃ النص سے یہ بات واضح کر دی؛

قرآن کریم میں لفظ خاتم النبین استعمال ہوا؛

اس آیت کا دوٹوک واضح معنی یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔

لیکن مرزا قادیانی اور اس کی ذریت، اس کے ماننے والے اس آیہ طیبہ میں جو آیہ طیبہ حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت اور حضور کے آخری نبی ہونے میں نص قطعی ہے اس میں تاویلات فاسدہ وتخصیصات باطلہ کر کے امت کے اجماعی و اتفاقی معنی کا انکار کرتے ہیں۔ جس معنی پر پوری امت کا سلف وخلف سے اتفاق اور اجماع رہا ہے کہ خاتم النبین کے معنی آخری نبی ہے۔

خاتم النبین کے معنی اللہ کے پاک رسول ﷺ نے اپنی پاک اور میٹھی زبان سے **"لا نبی بعدی"** کہا **"انا خاتم النبین لا نبی بعدی"** کہا

"میں خاتم النبین ہوں (کیا معنی) میرے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں۔ حضور ﷺ نے اس آیت کی تفسیر یہی کی صحابہ اکرام علیہم الرضوان نے ہی کی تابعین نے یہی کی اتبع تابعین نے یہی کی۔ امت کے محدثین نے مفسرین نے مجتہدین نے آئمہ مجتہدین نے فقہا نے اور جاہل و عالم نے اور نہ جاننے والے، جاننے والے نے عوام وخواص سب نے اس کا یہی معنی کیا ہے کہ حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ

آخری نبی ہیں۔

اب اس آیۃ طیبہ سے حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا واضح طور پر پتہ چلتا ہے اور خود

مرزا قادیانی بھی نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے اس آیۃ طیبہ کی جو تفسیر لکھتا ہے جو وضاحت لکھتا ہے۔

اس کتاب روحانی خزائن کا مجموعہ ۲۳ جلدوں پر مشتمل ہے۔

روحانی خزائن کی جلد نمبر ۳ کے صفحہ نمبر ۴۳۱ پر لکھتا ہے۔

یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں۔ مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔

یہ معنی خود مرزا قادیانی کر رہا ہے۔

خاتم کا مطلب ختم کرنیوالا ہے نبیوں کا اب مرزا قادیانی کی ذریت اور مرزا کے ماننے والے کہتے ہیں ختم کا معنی ہے "انگوٹھی" یا ختم کا معنی ہوتا ہے "مہر"

یعنی اس آیت کا مطلب

یہ ہے کہ حضور ﷺ نبیوں کی مہر ہیں۔ نبیوں کی تصدیق کرنیوالے ہیں۔ جس طرح باقی انبیائے سابقین کی حضور ﷺ نے تصدیق کی ہے ان کی نبوت کی گواہی دی ہے۔ اس طرح مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کی بھی تصدیق کی ہے۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

اس آیۃ مبارکہ کی یہ تفسیر جو حضور ﷺ نے بیان نہیں کی، صحابہ کرام علیہم الرضوان سے منقول نہیں، تابعین سے منقول نہیں۔۔۔۔۔ تبع تابعین سے منقول نہیں بلکہ امت کے جمیع محدثین، مفسرین، فقہا، اور آئمہ مجتہدین میں سے کسی نے

اس آیت کی یہ تفسیر بیان نہیں کی جبکہ اس آیت کی تفسیر میں خود رسول اللہ ﷺ نے اپنی وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی والی زبانِ اقدس سے خود ارشاد فرمایا؛

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

"میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں"

مرزا قادیانی نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے روحانی خزائن میں یہ بات لکھ چکا ہے کہ خاتم النبیین کے معنے ہیں نبیوں کا ختم کرنیوالا۔ نبیوں کا ختم کرنیوالا یعنی حضور ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں۔ حضور ﷺ نے نبوت کا دروازہ بند کر دیا۔ اب سرکار دو عالم ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔

حَمَامَةُ الْبُشْرٰی

یہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب ہے اس کے صفحہ نمبر ۶۷ اور ۷۷ پر لکھتا ہے۔

" وَکَیْفَ یَجِیْئُ نَبِیُّ بَعْدَ رَسُوْلِنَا ﷺ"

کہتا ہے ہمارے رسول کے بعد کوئی دوسرا نبی کیسے آ سکتا ہے؟

" وَقَدْ اِنْقَطَعَ الْوَحْیُ بَعْدَ وَفَاتِہٖ"

کیونکہ حضور ﷺ کے وصال کے بعد وحی منقطع ہو گئی۔

" وَخَتَمَ اللّٰہُ بِہِ النَّبِیِّیْنَ"

اور اللہ نے حضور ﷺ کے ذریعے نبیوں کو ختم کر دیا۔

حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا یہ مرزا قادیانی خود لکھ رہا ہے۔ اور خود مرزا نے ختم کے معنی آخر کے کیے ہیں۔

روحانی خزائن کی جلد نمبر ۲۲ صفحہ ۳۳۳ پر لکھتا ہے۔

"خدا کی کتابوں میں مسیح موعود کے کئی نام ہیں منجملہ ان کا ایک نام خاتم الخلفاء ہے یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر آنے والا ہے"۔

جب خاتم الخلفاء کا یہ معنیٰ نکلا کہ سب سے آخر میں آنے والا خلیفہ تو خاتم النبیین کا کیا معنیٰ نکلا؟ (کہ سب سے آخر میں آنے والا نبی)

مرزا قادیانی نے خود جب خاتم کا معنیٰ آخری کر دیا اور پھر روحانی خزائن کی جلد نمبر ۲۱ صفحہ ۴۱۲ پر لکھتا ہے۔

"یہ راز بھی کہ اخیر پر بنی اسرائیل کے خاتم الانبیاء کا نام جو عیسیٰ (علیہ السلام) ہے اور اسلام کے خاتم الانبیاء کا نام جو احمد اور محمد ﷺ"

بنی اسرائیل کے خاتم الانبیاء کا نام عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ اب بنی اسرائیل میں عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں آیا۔ اللہ کے نبیوں میں حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد بھی کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔

روحانی خزائن کی جلد نمبر ۱۵ صفحہ نمبر ۴۷۹ پر لکھتا ہے۔

"اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا۔ اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا"۔

یعنی میرے ماں باپ کے ہاں میرے بعد دوسری اولاد پیدا نہیں ہوئی نہ لڑکی پیدا ہوئی نہ لڑکا تو مرزا کیا ہوا خاتم الاولاد۔

خاتم الاولاد کا معنیٰ ہوا جو آخر میں آنے والا ہے جس کے بعد کوئی اولاد نہیں۔ تو یقیناً خاتم النبیین کا معنیٰ ہوا۔ "جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے"۔

روحانی خزائن کی جلد نمبر ۷ کے صفحہ نمبر ۲۰۰ پر لکھتا ہے۔

"وخاتم النبیین، الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمی نبینا ﷺ خاتم الانبیاء بغیر استثناء و فسرہ نبینا فی قولہ لا نبی

بعدی بیان واضح للطالبین لو جوزنا ظهور نبی بعد نبینا ﷺ لجوزنا انفتاح باب وحی النبوة بعد تغلیقها"۔

کیا تو نہیں جانتا اللہ رب رحیم نے ہمارے نبی کا نام خاتم الانبیاء رکھا بغیر کسی استثناء کے اور ہمارے نبی نے اپنے اس قول کی تفسیر فرمادی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا سمجھنے والوں کے لیے حضور ﷺ نے واضح بیان کر دیا اگر ہم اپنے نبی کے بعد کسی دوسرے نبی کے آنے کو جائز رکھیں تو ہم نے وحی نبوت کا دروازہ کھول دیا اس کے بند ہونے کے بعد جب حضور ﷺ نے واضح فرمادیا۔

لا نبی بعدی۔

میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ نبوت کا دروازہ بند کر دیا گیا تو نبی اکرم کے بعد کوئی دوسرا نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔

مرزے کی ان تصریحات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں اور خاتم کے معنی آخری نبی کے ہیں۔

اگر لغت کی کروڑوں کتابیں خاتم کا معنی "مہر" کریں یا خاتم کا معنی کریں "انگوٹھی" لیکن حضور ﷺ نے آیت میں استعمال ہونے والے اس خاتم النبیین کی خود اپنی وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى والی زبان سے تفسیر بیان کر دی۔ اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي (میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں)

تو ہم ان تمام کتب لغت کو ٹھکرا سکتے ہیں ان کتابوں کا انکار کر سکتے ہیں۔ لیکن زبان مصطفیٰ ﷺ کا کبھی انکار نہیں کر سکتے۔

کسی شاعر نے لکھا ہے۔

تیرے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

جو حضور ﷺ نے تفسیر بیان کر دی

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم نے یہی سمجھی

تابعین رحمھم اللہ تعالیٰ علیھم نے یہی سمجھی

اور امت کے جمیع محدثین، مفسرین، آئمہ مجتہدین نے اور فقہانے یہی سمجھی کہ خاتم النبین کا معنی آخری نبی ہے

حضور ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔

اعتراض

یہاں مرزائی ایک مغالطہ دیتے ہیں کہ اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نبی پیدا نہیں ہو سکتا تو جناب عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت تشریف لائیں گے تو کیا ان کا آنا اس آیت اور حدیث کے منافی نہیں؟ عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور حضور ﷺ نے فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں لہذا یہ آیت اور یہ حدیث مخصوص وقت اور مخصوص لوگوں کے لیے ہے اس میں عموم نہیں۔

جواب

مرزائیوں کا یہ اعتراض لغو اور باطل ہے نبی اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا یہ ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام نئے نبی نہیں بلکہ پرانے نبی ہیں اور پہلے گزر چکے ہیں اور ان کا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں لا نبی بعدی کا مطلب یہ ہی ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔

مرزیوں کا اعتراض:۔

آیت میں النبیین پر الف ؛ لام استغراق کا نہیں بلکہ عہد کا ہے مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ چند مخصوص نبیوں کے لیے اور چند مخصوص لوگوں کے

لیے سب نبیوں کے لیے حضور ﷺ خاتم النبیین نہیں۔ مرزا کے لئے حضور ﷺ خاتم النبیین نہیں ہیں۔

جواب

یہاں الف؛ لام عہد کا نہیں بلکہ استغراق کا ہے خاتم النبیین ﷺ کا مطلب ہے کہ حضور ﷺ سارے نبیوں کے آخر میں آنے والے ہیں۔

دلیل

اگر یہاں الف؛ لام عہد کا مانیں تو الف؛ لام عہد کا اصول یہ ہے کہ عہد کا الف؛ لام وہاں مانا جاتا ہے جہاں اس کا معہود پیچھے ذکر کیا جائے۔ آپ قرآن کی الحمد سے لیکر سورۃ احزاب تک یہ آیات طیبات ساری پڑھ کے دیکھ لیں کسی مقام پر اللہ کریم نے اس کے معہود کو بیان نہیں کیا۔

جب اس کا معہود ذکر نہیں تو الف؛ لام عہد کا نہیں بلکہ الف لام استغراق کا ہے۔ معنی یہ ہے کہ حضور ﷺ سارے نبیوں کے لیے خاتم بن کے آئے۔ آخری نبی بن کے آئے۔ آقا علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔

اعتراض

مرزائی کہتے ہیں آپ نے جتنے بھی کتابوں کے حوالے دیئے ہیں روحانی خزائن اور حمامۃ البشری سے جس میں مرزا نے یہ لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں مرزا نے یہ نبوت کا دعوی کرنے سے پہلے لکھا تھا۔ (اصل میں مرزا کے نبوت کے دعوے بھی تدریجا ہیں۔ پہلے پہل اس نے ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ یعنی مجھ پر اللہ کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔ پھر 1881 اور 1882 میں اس نے دعوی کیا کہ میں وقت کا مجدد ہوں۔ پھر 1891 کا وقت آیا تو اس نے کہا میں مسیح موعود ہوں۔ پھر 1898 میں دعوی کر دیا کہ میں ظلی اور بروزی

نبی ہوں تو 1901 میں مرزا نے مستقل نبی ہونے کا دعویٰ کیا)۔

حضور علیہ السلام کے آخری نبی ہونے کے حوالے سے مرزا کی جتنی تحریریں ہیں وہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے کی ہیں لہٰذا وہ منسوخ ہیں کالعدم ہیں۔ ان کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

جواب

مرزائی اس مقام پر بالکل جہالت اور ناانصافی کا مظاہر کرتے ہیں۔ نسخ ہوتا ہے مسائل میں عقائد میں نسخ نہیں ہوتا۔ یہ ختم نبوت کا عقیدہ فروعی مسائل میں سے نہیں۔ یہ عقائد میں سے ہے۔ لہٰذا مرزا قادیانی کا پہلے حضور علیہ السلام کے آخری نبی ہونے کا اقرار اور بعد میں انکار دجل ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے قرآن کریم فرقان حمید کی اس آیۃ طیبہ سے جو عقیدہ واضح طور پر ہمیں ملتا ہے۔

امت کے علماء نے، محدثین ومفسرین نے واضح کر کے بیان کیا، سرکار دو عالم علیہ السلام کی ختم نبوت اور حضور علیہ السلام کا آخری نبی ہونا یہ ایک ایسا اہم عقیدہ ہے۔

امام ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب **الاشباہ والنظائر** کے صفحہ نمبر ۱۹۰ پر لکھتے ہیں؛

اذا لم یعرف ان محمد آخرالانبیاء فلیس بمسلم، لانہ من الضروریات

جس بندے نے یہ کہا حضور علیہ السلام آخری نبی نہیں وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حضور علیہ السلام کے آخری نبی ہونے کا عقیدہ رکھنا یہ ضروریات دین میں سے ہے اس کا منکر کافر ہے مسلمان نہیں ہو سکتا۔ امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ اللہ الوالی کو مرزائیوں نے اپنی کتاب عسل مصفی کے صفحہ 164 پر پانچویں صدی کا مجدد قرار

دیا۔

امام غزالی اپنی کتاب " کتاب الاقتصاد فی الاعتقاد" میں لکھتے ہیں۔

انہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص

فرماتے ہیں یہ آیہ مبارکہ حضور ﷺ کی ختم نبوت کو بیان کرتی ہے اس میں کسی قسم کی تاویل و تخصیص نہیں۔

فرمایا جو اسمیں تاویل و تخصیص کرتا ہے اس کا کلام بکواس ہے۔

کوئی چیز ہمیں اسکو کافر کہنے سے نہیں روک سکتی۔

کیونکہ وہ قرآن کی آیات کا انکار کرنے والا قرآن کی آیت کو جھٹلانے والا ہے۔

قرآن کی وہ آیت جس پر امت کا اجماع ہو گیا۔ وہ آیت غیر مؤول ہے۔ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب " کتاب الشفاء " کی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۷۸ پر لکھتے ہیں؛

واجمعت الامۃ علی حمل ھذا الکلام علی ظاھرہ وان مفھومہ المراد منہ دون تاوبل ولا تخصیص؛ فلا شك فی کفر ھؤلاء الطوائف کلھا قطعا اجماعا وسمعا۔

پوری امت اس مسئلے پر مجتمع ہے کہ اس کلام کو اس کے ظاہر پر محمول کیا جائے گا۔ اس آیت کا مفہوم وہ ہے جو بغیر تاویل و تخصیص کے سمجھ آتا ہے۔ اس آیت میں جو تاویل و تخصیص کرتا ہے وہ کافر مرتد ہے اس کے کفر میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں ہے۔

مرزائی یہ تاثر بھی دیتے ہیں کے مرزا کو کافر و مرتد کہنے والے اور مرزا کی تکفیر

کرنے والے وہ لوگ تھے۔ جو مرزا قادیانی کے حاسد تھے۔ مرزا سے دشمنی کی وجہ سے انہوں نے مرزا کو کافر کہا ہے ورنہ خاتم النبیین والی آیت کے متعلق پہلے بھی لوگوں نے لکھا ہے کہ حضورﷺ کے بعد نبی آسکتا ہے۔

مرزائیوں کا یہ بالکل صریح جھوٹ ہے۔ امت کے آئمہ مجتہدین اور مجددین ،فقہا، محدثین سب کا اتفاق ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے۔ حضورﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ دیکھیے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو خود مرزائی نے عسل مصفیٰ میں مجدد لکھا اور یہ عسل مصفیٰ وہ کتاب ہے جس کو مرزا قادیانی روزانہ سنا کرتا تھا۔ ایک بندہ پڑھتا مرزا روزانہ سنتا حتیٰ کہ کسی دن اگر اس کا ناغہ کرتا تو مرزا خود بلا کے اس کتاب کو سماعت کرتا تھا۔

اس کتاب میں امام غزالی علیہ الرحمہ کو مجدد لکھا گیا۔

جب مجدد نے یہ بات واضح کر کے بتادی کہ حضورﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کو جائز سمجھنا کفر ہے تو مرزائیوں کا کفر اور ارتداد پکا ہو گیا۔ یہ مسلمان نہیں ہیں۔

علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "روح المعانی" کی جلد نمبر ۱۱ صفحہ نمبر ۳۰۰ پر فرماتے ہیں:

وکونه ﷺ خاتم النبیین مما نطق به الکتاب وصرحت به السنة واجمعت علیه الامة فیکفر مدعی خلافه ویقتل ان اصر۔

حضورﷺ کا خاتم النبیین ہونا اس پر قرآن بھی ناطق ہے حدیث نے اس کو کھول کر بیان کر دیا اس پر امت کا اجماع ہو گیا اب جو اس کے خلاف دعوٰی کرتا ہے وہ کافر ہے اگر وہ اصرار کرتا ہے تو اسے قتل کیا جائے گا۔ (وہ دنیا میں زندہ رہنے کا حق دار نہیں ہے)۔

ان دس آیات طیبات اور تصریحات آئمہ سے واضح ہوا کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد کسی نبی کے پیدا ہونے کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں اور جو کسی نئے نبی کے آنے کو جائز سمجھے اس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

اب معتبر اور مستند کتب احادیث سے چند احادیث طیبات ملاحظہ فرمائیں۔

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر 1

صحیح بخاری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 501

حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔

ان مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنٰی بیتا فاحسنه و اجمله الاموضع لبنةمن زاوية فجعل الناس يطوفون به و يتعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال انا اللبنة۔

بے شک میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثال اس مرد کی طرح ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اس گھر کو اس مکان کو بڑا عمدہ بڑا عالیشان بنایا۔ (جب اس نے وہ گھر بنا لیا) مگر ایک اینٹ کی جگہ باقی تھی ایک کونے پر اور لوگ اس کے اردگرد چکر لگاتے ہیں اور اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ اینٹ جو آخر کونے پر باقی بچتی ہے یہ کیوں نہیں رکھی گئی فرمایا (وہ قصر نبوت کی اینٹ جو آخری کونے پر بچ گئی تھی وہ اینٹ میں ہوں میں آخری نبی ہوں (میرے بعد کوئی نبی نہیں)۔

حضور ﷺ نے ختم نبوت کا معنی خود بیان کیا کہ میرے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں۔

حدیث نمبر 2

صحیح بخاری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 491

حضور ﷺ کا فرمان مقدس موجود ہے۔ فرمایا؛

کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلك نبی خلفه نبی وانه لانبی بعدی وسیکون خلفا۔

انبیاء بنی اسرائیل (کیا کرتے تھے) وہ سیاست فرمایا کرتے تھے جب ان میں سے ایک نبی دنیا سے رخصت ہو جاتا تو ان کے بعد ایک نبی آ جاتا (پر غور سے سن لو) انبیائے بنی اسرائیل جاتے تو ان کے بعد نبی آ جاتا پر میں محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہاں عنقریب خلفا ہوں گے خلیفہ ہوں گے۔ خلفاء آئیں گے پر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔

خلفاء کا آنا ہی اس بات پر دلالت کرتا ہے اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو حضور ﷺ خود فرما دیتے کہ میرے بعد نبی آئیں گے جب نبی اکرم ﷺ نے خود فرما دیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا بلکہ خلفاء ہوں سکتے ہیں تو پتہ چلا بعد میں آنے والا مرزا قادیانی دجال وکذاب ہے یہ ہرگز نبی نہیں ہوسکتا۔

حدیث نمبر 3

صحیح مسلم جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 278

حضور ﷺ کے پیارے صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں۔

قال رسول اللہ ﷺ لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی۔

اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تجھے میرے ساتھ وہ نسبت ہے جو جناب ہارون علیہ السلام کو جناب موسیٰ علیہ السلام سے تھی (پر یہ بات غور سے سن لو)

حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے نسبت تھی اس وقت نبی آتے تھے ان کے بعد سلسلہ نبوت منقطع نہ ہوا تھا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں پیدا ہو سکتا۔

حدیث نمبر 4

صحیح مسلم جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 199

سرکار ﷺ کا فرمان عالیشان ہے۔

فضلت علی الانبیاء بستة اوتیت جوامع الکلم ونصرت برعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض طهورا ومسجد وارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون۔

مجھے نبیوں پر چھ وجہ سے فضیلت دی گئی مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے۔ رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔ اور غنیمتیں میرے لیے حلال کی گئیں۔ میرے لیے اللہ کریم جل شانہ نے پوری روئے زمین کو پاک اور مسجد بنا دیا۔ اور ساری مخلوق خدا کی طرف مجھے رسول بنا کر بھیجا گیا اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ بند کر دیا گیا۔

حدیث نمبر 5

سنن ابن ماجہ صفحہ نمبر 278

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا؛

ذهبت النبوة وبقیت المبشرات

نبوت جاتی رہی اب مبشرات باقی ہیں نیک اور اچھے خواب باقی ہیں۔

نبوت جاتی رہی اب کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔

حدیث نمبر 6

جامع ترمذی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 687

تاجدار ختم نبوت ﷺ نے ارشاد فرمایا؛

لو کان نبی بعدی لکان عمر بن الخطاب

اگر میرے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا تو میرا عمر بن خطاب ہوتا (رضی اللہ عنہ)

یعنی عمر (رضی اللہ عنہ) ظاہر و باطن کے اعتبار سے جبلت کے اعتبار سے فطرت کے اعتبار سے اپنے ہنر صلاحیت لیاقت کے اعتبار سے اتنا کامل اور مکمل ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو عمر ہوتا مگر؛

چونکہ میرے بعد نبیوں کا سلسلہ بند ہے۔ نبیوں کا سلسلہ ختم ہو گیا لیکن اگر آنا ہوتا اسے کہتے ہیں "تعلیق بالمحال" محال کو فرض کرنا۔

جس طرح قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا؛

لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا

اگر زمین و آسمان میں اللہ کے علاوہ کوئی الہ ہوتا تو زمین و آسمان فاسد ہو جاتے۔

لو کان فیھما الھۃ

اسے کہتے ہیں "تعلیق بالمحال"

محال کو فرض کرنا اور یہ بات یاد رہے جب تعلیق بالمحال ہو اس کا نتیجہ بطلان و فساد آتا ہے کبھی صحت و درستگی نہیں آتا۔

فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہوتے عمر (رضی اللہ عنہ) اپنی جبلت کے اعتبار سے اتنا کامل اور اکمل ہے چونکہ میرے بعد نبیوں کا سلسلہ منقطع ہو گیا لہذا کوئی نبی نہیں بن سکتا۔

اب دیکھیں جو ہر وقت نگاہِ مصطفیٰ (علیہ ﷺ) میں رہتے تھے جو ہر وقت دربارِ مصطفیٰ علیہ ﷺ میں رہتے تھے جنہوں نے تعلیم نگاہِ مصطفیٰ علیہ ﷺ کے ذریعے سے پائی جنہوں نے حضور علیہ ﷺ کے دربار سے تعلیم پائی اللہ کا عرفان و معرفت حضور علیہ ﷺ کے دربار سے سیکھا جب وہ حضور علیہ ﷺ کے بعد نبی نہ ہو سکے تو اب یہ کانا دجال مرزا قادیانی نبی کیسے ہو سکتا۔

حدیث نمبر 7

صحیح بخاری جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 1035

محبوب آقا علیہ ﷺ نے فرمایا؛

لم یبق من النبوة الاالمبشرات قالواوما لمبشرات قال الرء ویاالصالحة

فرمایا نبوت باقی نہ رہی مگر مبشرات

صحابہ کرام نے عرض کی آقا مبشرات کیا ہیں۔فرمایا اچھے خواب۔

یعنی اچھے خواب مسلمانوں کو مومنوں کو آتے رہیں گے لیکن نبوت ان مسلمانوں میں دوبارہ نہیں آئے گی۔نبوت ختم ہوگئی اب کوئی دوسرا نبی نہیں بن سکتا۔

حدیث نمبر 8

جامع ترمذی صفحہ نمبر 500

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں؛

قال رسول اللہ ﷺ ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔

فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛

تحقیق رسالت اور نبوت وہ ختم ہوگئی وہ منقطع ہوگئی پس اب میرے بعد کوئی

رسول نہیں کوئی نبی نہیں۔

یہاں لفظ آیا ہے **لا رسول اور لا نبی**

جس طرح ہم کلمہ پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ - اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اب کوئی یہ کہے کہ یہاں لا نفی جنس کا نہیں بلکہ کمال کا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی ذاتی معبود نہیں ذاتی عبادت کے لائق نہیں اور حقیقی عبادت کے لائق نہیں۔ مجازی عبادت کے لائق ہوسکتا ہے اور غیر مستقل عبادت کے لائق ہو سکتا ہے۔ ذلی ہوسکتا ہے بروزی ہوسکتا ہے جیسے اس کی تاویل کلمے میں نہیں چلے گی اس حدیث میں بھی مرزائیوں کی تاویل نہیں چل سکتی جس طرح وہاں ہے کہ لا الہ الا اللہ - اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں نہ حقیقی نہ مجازی نہ ذلی نہ بروزی نہ مستقل نہ غیر مستقل اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ ایسے ہی اس حدیث مبارکہ میں ہے **لا نبی بعدی لا رسول بعدی۔**

میرے بعد کوئی رسول نہیں نہ حقیقی نہ مجازی نہ ذلی نہ بروزی نہ تشریعی نہ غیر تشریعی نہ سابقہ شریعت والا نہ جدید شریعت والا کسی قسم کا نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔ **لا رسول بعدی ولا نبی**

میرے بعد نبوت اور رسالت ختم ہے میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں ہوسکتا

حدیث نمبر 9

سنن ابی داؤد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 234

سید العالمین ﷺ کا فرمان مقدس ہے۔

سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

فرمایا میرے بعد عنقریب میری امت میں تیس (۳۰) کذاب آئیں گے ان

میں سے ہر ایک یہ کہے گا کہ وہ نبی ہے لیکن میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

حضور پاک صاحب لولاک ﷺ نے ان جھوٹوں کی نشاندہی بھی کر دی اور ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ خاتم النبیین کا معنی ہے کہ میں آخری نبی ہوں۔ اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

حدیث نمبر 10

سنن ابن ماجہ صفحہ نمبر 297

حضور ﷺ کے صحابی ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں؛

خطبنا رسول الله ﷺ انا آخر الانبياء وانتم آخر الامم۔

اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا؛

میرے صحابہ میں سب سے آخر میں آنے والا نبی ہوں اور تم تمام امتوں میں سب سے آخری امت ہو۔

تمہارے بعد کوئی نئی امت نہیں، میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں۔ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہے۔

حدیث نمبر 11

صحیح بخاری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 120

کریم آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا؛

نحن الاخرون السابقون يوم القيمة بيدانهم اوتوا الكتاب من قبلنا

ہم آخری ہیں اور پہل کرنے والے ہیں قیامت کے دن اور جن کو ہم سے پہلے کتابیں دی گئیں ہم ان سب سے پہلے ہونگے **نحن الاخرون** ہم آخر میں

آنے والے ہیں

تو پتہ چلا کہ حضور پر نور ﷺ آخری نبی ہیں اور آخر میں آنے والے ہیں۔

حدیث نمبر 12

صحیح مسلم جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 261

پیارے محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا؛

ان لی الاسماء انا محمد وانا احمد انا لماحی الذی یمحواللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدہ احد

فرمایا میرے نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں مٹانے والا ہوں جس کے ذریعے اللہ کفر کو مٹاتا ہے میں جمع کرنے والا ہوں جس کے قدموں پہ مخلوق خدا کو جمع کیا جائے گا۔ میں آخر میں آنے والا ہوں جس کے بعد کوئی اور نبی نہیں ہے۔

بندۂ ناچیز نے آپ احباب کے سامنے قرآن مجید کی دس آیات طیبات اور ایک درجن احادیث مبارکہ بیان کیں جن سے یہ بات واضح ہوتی ہے سید عالم ﷺ کی ذات بابرکات خاتم النبیین ہیں۔ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد اب کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔

جو اس کا انکار کرے اور تاویلات فاسدہ کرے وہ کافر و مرتد ہے نہ اس کا قرآن کے ساتھ تعلق ہے اور نہ فرمان مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ تعلق ہے وہ قرآن کا بھی منکر ہے احادیث طیبات کا بھی منکر ہے۔

زبان مصطفیٰ ﷺ پر اسے اعتبار نہیں ہے وہ خارج از الاسلام ہے۔

مرزائیوں کے دلائل کا جائزہ

آج سو سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد بھی مرزائی اپنے جھوٹے نبی کے جھوٹے دعووں کو صحیح ثابت نہیں کر سکتے مرزائی قرآن پاک کی بعض آیات پڑھ کے استدلال کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں نبوت کا دروازہ ابھی بند نہیں ہوا۔ نبوت کا دروازہ ابھی کھلا ہے نبی آسکتے ہیں۔

قرآن پاک سے مرزائیوں کے معرکۃ الآرا استدلالات۔

یہ وہ اعتراضات اور استدلالات ہیں جن کے ذریعے مرزائی ہمارے بھولے بھالے مسلمان بھائیوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہ باور کروانے کی کوشش کرتے ہیں کہ نبوت جاری ہے نبوت کا دروازہ ابھی بند نہیں ہوا بلکہ کھلا ہے۔ ان میں سے؛

<u>پہلی آیت</u> پارہ 17 سورہ حج آیت نمبر 75

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے؛

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ط اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ ۢ بَصِيْرٌ'' ☆

ارشاد فرمایا اللہ ملائکہ اور انسانوں میں سے رسول چن لیتا ہے بے شک اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

استدلال

مرزائی کہتے ہیں یصطفی، فعل مضارع کا صیغہ ہے اور مضارع میں دو معنی پائے جاتے ہیں ایک زمانہ حال دوسرا زمانہ استقبال

استدلال ان کا یہ ہے کہ اس آیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ چنتا ہے اور چنتا رہے گا لہذا نبوت کا سلسلہ جاری ہے نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔

نوٹ { یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ قرآن کریم کی آیات کو سمجھنے کا اولین طریقہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی جس آیت کی تفسیر ہم نے سمجھنی ہے اس آیت کی تفسیر سمجھنے کے لیے باقی آیات پر غور کیا جائے گا قرآن کی باقی آیات اس کی تفسیر جو کردیں وہ وضاحت وہ معنی مانا جائے گا اس کے خلاف اگر کوئی بات پیش کرے گا تو اس کو تسلیم نہیں کیا جائے گا}

تو قرآن نے **یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ** کی یہ تفسیر ہرگز بیان نہیں کی کہ حضور ﷺ کے بعد بھی نبی آتے رہیں گے۔ اور حضور ﷺ نے بھی یہ تفسیر بیان نہیں کی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے یہ بھی یہ تفسیر بیان نہیں کی۔ تابعین نے بھی یہ تفسیر بیان نہیں کی۔ اتبع التابعین نے بھی یہ تفسیر بیان نہیں کی۔ اسلامی علماء اور مفسرین میں سے چھوٹی سے لے کر بڑی تفسیر تک کائنات میں اس وقت تک مسلمانوں کی لکھی ہو جو تفاسیر ہیں کسی ایک تفسیر کا مرزائی حوالہ نہیں دے سکتے۔

جس میں یہ لکھا ہو کہ نبی کریم رؤوف رحیم ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی آسکتا ہے کسی بھی تفسیر کا حوالہ موجود نہیں ہے۔

جب کسی مفسر، مجتہد نے قرآن کی یہ تفسیر نہیں کی کہ یصطفی کا مطلب ہے کہ حضور ﷺ کے بعد بھی نبی آسکتے ہیں تو اب چودہ سو سال گزرنے کے بعد مرزائی قرآن کی یہ تفسیر کرتے ہیں تو ان کا یہ استدلال مردود و باطل ہے قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

یاد رہے مرزئیوں کا جو دعوی ہے وہ مرزے کی کتابوں میں موجود ہے۔

وہ مرزے کو نبی کیسے مانتے ہیں وہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے بعد (۱۳۰۰) تیرہ سو سال تک حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آیا۔ بس مرزا آیا۔ اور مرزے کے بعد بھی قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا۔ یہ مرزئیوں کا دعوی ہے مرزئیوں کا دعوی کسی

عام نبوت کا نہیں بلکہ خاص نبوت کا ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی آیا بھی نہیں صرف مرزا آیا ہے اور مرزے کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

اور پھر یہ کہ مرزا حقیقی نبی نہیں ہے بلکہ مجازی نبی ہے، مستقل نبی نہیں بلکہ ظلی اور بروزی نبی ہے۔

ظلی کا مطلب:

مرزا اطاعت و فرمانبرداری کر کے اتنا حضور ﷺ کے قریب ہو گیا، اتنا تابع اور فرمانبردار ہو گیا کہ وہ حضور ﷺ کا (نعوذ باللہ) عکس اور ظل بن گیا ہے۔ لہذا مرزا ظلی نبی ہے حقیقی نبی نہیں ہے۔

بروزی کا مطلب:

(نقل کفر کفر نا باشد) مرزائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ (نعوذ باللہ) مرزے کے روپ میں ظاہر ہوئے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)۔

مرزائیوں کا یہ دعویٰ نبوت خاصہ کا ہے۔ اب مرزائی جو دلیل پیش کرے گے ہم ان سے مطالبہ کریں گے مرزائی وہ دلیل پیش کریں جو ان کے دعویٰ کے مطابق ہو اگر دعویٰ خاص ہو دلیل عام ہو تو وہ دلیل نہیں بنتی دلیل تام نہ ہونے کی وجہ سے قابل قبول نہیں۔

مرزا روحانی خزائن جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 444 پر لکھتا ہے۔

"ایک عام لفظ کسی خاص معنی میں محدود کرنا صریح شرارت ہے"

مرزائیوں کا دعویٰ خاص نبوت کا ہے اور دلیل پیش کرتے ہیں عام لفظ عام کو کسی خاص معنی میں محدود کرنا یہ شرارت ہے پتہ چلا مرزائیوں کا اس آیت سے یہ استدلال کرنا مرزائیوں کی شرارت اور بے ایمانی ہے مرزا کی نبوت پر استدلال کرنا درست نہیں ہے۔

پھر یہ کہ نبوت کسبی نہیں ہوتی۔

(کسب کا مطلب ہے انسان جس کی خود کوشش کرے محنت کرے، اطاعت و فرمانبرداری کر کے وہ اتنا اللہ کا برگزیدہ بن جائے کہ اللہ اسے نبوت عطا کر دے) ایسے نہیں ہو سکتا۔

نبوت اللہ کی عطا ہے۔ اُس میں کسب کا دخل نہیں ہے۔ جبکہ مرزائیوں کا یہ دعوی ہے کہ نبوت کسب کے ذریعے بھی مل سکتی ہے۔ اس آیت سے مرزائیوں کا استدلال درست نہیں بنتا۔

روحانی خزائن جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 238 پر لکھتا ہے؛

"وحی رسالت بجہت عدم ضرورت منقطع ہے"

رسالت کی وحی ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے منقطع ہوگی۔

جب مرزا خود لکھ رہا ہے۔ اب رسالت کی وحی نہیں آسکتی۔ رسالت کی وحی منقطع ہوگی۔

اب مرزائیوں کا اس آیت سے استدلال کرنا لغو، غلط اور باطل ہے۔ درست نہیں بنتا۔

روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 432 پر لکھتا ہے۔

"اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا بقیامت منقطع ہے"

جب رسالت کی وحی منقطع ہوگی رسالت کی وحی نہیں آسکتی تو رسول بھی نیا پیدا نہیں ہو سکتا۔

روحانی خزائن جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 322 پر لکھتا ہے۔

"رسول کا لفظ عام ہے جس میں رسول اور نبی اور محدث داخل ہیں"

ایک ہوتا ہے محدَّث اور ایک ہوتا ہے محدِّث

محدَّث وہ ہوتا جو حدیث طیبات کا ماہر ہو دال کے کسرہ کیساتھ محدِّث اسے کہتے ہیں جو صاحب الہام ہوتا ہے جسے اللہ رب العزت الہام عطا فرماتا ہے۔

نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا؛

ہرامت میں محدَّث ہوتا ہے میری امت کا محدَّث عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں کسی بات کا کسی امرِ شرعی کا مشورہ دیتے تو اللہ کریم جل شانہ ان کی رائے پر قرآن کی آیت نازل فرمادیتا تھا اس لیے کہتے ہیں ہیں کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے وہ اللہ کریم کی کتاب قرآن مجید کے موافق ہے۔

تو محدَّث کا معنی ہے صاحب الہام تو مرزا اپنی کتابوں میں خود وضاحت کرتا ہے کہ رسول کا لفظ عام ہے رسول کا لفظ مجدد، محدَّث، اور رسول کو عام ہے تو رسول کا لفظ جب عام ہے تو عام لفظ سے خاص دعوی کی دلیل دینا دلیل تام ہونے کی وجہ سے مردود ہے مرزائیوں کی مجوزہ نبوت اس سے ثابت نہیں ہوتی۔

یصطفی کا فاعل ہے اللہ۔ تو پتہ چلا چننے والا اللہ ہے نبوت اور سالت کو چننے والا اللہ ہے تو اس آیت سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ نبوت ایسی چیز نہیں جو انسان اپنے کسب سے اپنے اعمال سے اپنی کوشش سے اپنی محنت سے حاصل کرے بلکہ نبوت وھبی ہے اللہ کی عطا ہے جسے اللہ چاہتا ہے اسے نبوت دیتا ہے۔

کبھی محنت کرنے سے نبوت حاصل نہیں ہوتی۔

محنت کرنے سے تقویٰ وطہارت کرنے سے پرہیزگاری کرنے سے انسان ولی تو بن سکتا ہے، غوث تو بن سکتا ہے، قطب تو بن سکتا ہے، ابدال تو بن سکتا ہے، ابرار تو بن سکتا ہے، اخیار تو بن سکتا ہے پر اللہ کا نبی نہیں بن سکتا۔

نبوت وھبی چیز ہے اللہ جسے چاہے اسے نبوت دیتا ہے لہذا مرزائیوں کا یہ موقف باطل ومردود ہے کہ کوئی کوشش کر کے محنت کر کے نبی کے مقام تک پہنچ سکے کوشش ومحنت سے کوئی نبی کے مقام تک نہیں پہنچ سکتا۔

نکتہ:-

اللہ کریم جل شانہ نے ارشاد فرمایا:

اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاس

اللہ کریم ملائکہ اور انسانوں میں سے رسول چُن لیتا ہے۔

اگر یصطفی پہ بات کرتے ہوئے مرزائی اس سے یہ بات ثابت بھی کر لیں کہ یصطفی فعل مضارع کا صیغہ ہے۔اس میں حال اور استقبال دونوں معنی پائے جاتے ہیں تب بھی اُن کی یہ دلیل اُن کے دعوے کے مطابق نہیں اس لیے کہ یہ دلیل عام اور دعوی ہے خاص تو جب عام کا کوئی مخصص آجائے اس کو خاص کرنیوالا آجائے تو وہ دلیل اپنے مورد تک بند رہتی ہے اور مورد کے آگے جاری اور چل نہیں سکتی۔اللہ رسول چنتا رہا۔۔۔۔۔۔۔۔کب تک چنتا رہا۔۔۔۔۔؟

جب تک نبی کریم ﷺ کی بعثت نہ ہوئی تھی۔جب حضور ﷺ کی بعثت ہوگئی تو اللہ تعالٰی نے پاک کلام میں حضور ﷺ کی ختم نبوت اور آخری نبی ہونے کے بارے میں سورۃ احزاب کی آیت نمبر 40 میں نصِ قطعی سے حضور ﷺ کی نبوت اور نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کو بیان کیا اور اس کا اللہ یصطفی والی آیت کا مخصص بیان کردیا اور واضح کردیا کہ:

اللہ رسول چنتا رہا۔۔۔۔کب تک۔۔۔۔۔۔؟

جب تک اللہ کے محبوب محمد مصطفی ﷺ دنیا میں نہ آئے۔جب حضور ﷺ کی نبوت آگئی۔

آقاﷺ کی نبوت کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو گیا رسالت کا دروازہ بند ہو

گیا اب

حضورﷺ کے بعد نہ کوئی نیا نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ نہ آسکتا ہے اور نہ کوئی رسول

آسکتا ہے۔

خاتم النبین والی آیت اس آیت کی مُخصص ہے اس نے خاص کر دیا کہ اللہ

تعالٰی رسولوں کو چنتا ہے چنتا رہے گا۔ مخصوص وقت تک جب تک نبی آخر الزمان

ﷺ تشریف نہیں لے آتے۔ نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کے بعد کوئی اور

نبی نہیں بن سکتا۔

دوسری آیت : سورۃ العنکبوت آیت نمبر 27 پارہ نمبر 20 اللہ جل جلالہ نے

ارشاد فرمایا:

وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ۔

اور رکھی ہم نے اس (ابراھیم علیہ السلام) کی اولاد میں نبوت اور کتاب

یعنی ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں اللہ کریم نے نبوت اور کتاب رکھی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں نبوت بھی آتی رہی اور کتابیں بھی آتی

رہیں

استدلال

جب تک جناب ابراہیم علیہ السلام کی اولاد دنیا میں باقی رہے گی نبوت آتی

رہے گی رسالت آتی رہے گی چونکہ ابھی دنیا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد

موجود ہے لہذا نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا نبی آسکتے ہیں رسول آسکتے ہیں۔

اس آیت مقدسہ سے مرزئی استدلال کر کے سادہ لوگ مسلمانوں کو دھوکہ

دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا حالانکہ اس آیت سے بھی

ان کا استدلال کرنا کسی صورت میں بھی درست نہیں بنتا اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا وجعلنا اور جعلنا کا فاعل اللہ ہے

کہ اللہ نے رکھی ہے نبوت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں اور کتاب رکھی ہے کتنی چیزیں رکھیں۔۔۔۔۔۔؟ دو چیزیں رکھی ہیں ایک نبوت دوسری کتاب یعنی نبوت بھی آتی رہے گی کتاب بھی آتی رہے گی۔ جب تک نبوت آتی رہی کتابیں بھی آتیں رہیں۔ جب نبوت کا دروازہ بند ہو گیا کتابوں کے آنے کا دروازہ بھی بند ہو گیا نبی کریم ﷺ کی ذات والا صفات کے بعد نہ کوئی نیا نبی آیا ہے اور نہ کوئی نئی کتاب آئی ہے جعلنا کا فاعل بھی اللہ ہے۔

اللہ کریم جل شانہ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں نبوت رکھی جَعَلْنَا کا فاعل اللہ ہے تو اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ نبوت وھبی ہے جس کو اللہ عطا کرتا ہے اسے ملتی ہے۔ حضور ﷺ کے بعد اللہ نے کسی کو نبوت عطا نہیں کی اور اللہ کریم نے یہ واضح کر کے ارشاد فرمایا کہ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اللہ نے جب کسی کو نبوت دی ہی نہیں نبوت کا دروازہ ہی بند کر دیا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد میں نبوت جاری کیسے رہ سکتی ہے۔

تیسری آیت : سورۃ بقرہ آیت نمبر 4 پہلا پارہ

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ☆

اور وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں جو نازل کیا گیا ہے اے محبوب ﷺ آپ کی طرف اور جو آپ ﷺ سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

لیکن امت مرزائیہ، مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذرّیت اس کا معنی یہ کرتی ہے وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ کہ وہ آخری اور پچھلی وحی پر ایمان رکھتے ہیں۔

استدلال

وحی کی تین قسمیں بن گئیں۔

۱۔ ایک وہ وحی جو آدم تا جناب عیسیٰ (علیہم السلام) پر نازل ہوئی۔

۲۔ ایک وہ وحی جو نبی اکرم ﷺ کی ذات والا صفات پر نازل ہوئی۔

۳۔ اور ایک وہ وحی ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی پر نازل ہوئی۔

وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ کا مطلب ہے کہ وہ پچھلی وحی پر یقین رکھتے ہیں۔ تو قرآن کی اس آیت سے پتہ چلا کہ وحی کا دروازہ بند نہیں ہوا وحی جاری ہے وحی آرہی ہے۔ جس طرح مرزا قادیانی پر وحی آئی ہے لہذا جس پر وحی آئے وہ نبی ہوتا ہے لہذا مرزا قادیانی بھی نبی ہے۔

اس فاسد استدلال کا جواب؛

قرآن مجید فرقان حمید میں تقریباً اللہ جل شانہ نے یہی مضمون (100) سو سے زیادہ آیات طیبات میں بیان کیا ہے۔

وہ جو انبیائے سابقین پر وحی آئی اور نبی اکرم ﷺ کی ذات والا صفات پر وحی آئی وبالاخرة هم یوقنون کے اس مضمون کو اللہ نے قرآن کریم میں (100) سو سے زیادہ مقامات پر بیان کیا کسی مقام پر وبالاخرة هم یوقنون کا کسی آیت میں پچھلی وحی والا معنی مراد نہیں۔ بلکہ وبالاخرة کا معنی ہے آخرت وہ جو جزا اور سزا کا دن ہے جس دن جزا دی جائے گی جس دن سزا دی جائے گی وہ آخرت کا دن ہے اللہ کریم نے اسے آخرت کا دن فرمایا ہے آخرت سے مراد قیامت ہے نہ کہ آخری وحی مراد ہے۔

سورۃ العنکبوت آیت 64

وان الدار الاخرة لهي الحيوان

اور بے شک آخرت کا گھر وہی زندگی ہے۔

اس آیت میں بھی آخرت سے مراد آخری وحی نہیں ہے۔

سورۃ النحل آیت نمبر 41

ولا جر الآخرة اكبر لو كانو يعلمون☆

اس میں بھی آخرت کا دن مراد ہے (یعنی قیامت)

سورۃ الحج آیت نمبر 11

خسر الدنيا والاخرة

اسی نے دنیا و آخرت میں خسارہ پایا

یہاں بھی آخرت سے مراد قیامت کے بعد والی زندگی۔

تفسیر طبری، امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ یہ وہ تفسیر ہے جتنی تفاسیر لکھی گئیں سب تفاسیر میں سے معتبر اور مستند ترین تفسیر ہے اپنے بیگانے علماء نے یہ بات کتابوں میں لکھی۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے الاتقان میں وہابیہ کے امام و پیشوا نے بھی اپنی کتاب فتاوی ابنِ تیمیہ میں۔

اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان بریلی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب فتاوی رضویہ میں بھی یہ بات صراحت کے ساتھ بیان کی کہ تفاسیر میں سے سب سے معتبر اور مستند تفسیر تفسیر طبری ہے۔

تفسیری طبری کی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 189 پر ہے۔

امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ؛

وبالآخرة هم یوقنون کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

ای بالبعث والقیامة والجنة والنار والحساب والمیزان☆

یعنی وہ اٹھائے جانے کا دن قیامت کا دن اور جس دن جنت و دوزخ کا فیصلہ کیا جائے گا جس دن حساب کتاب ہوگا اور جس دن میزان پر اعمال کو تولا جائے گا۔

تفسیر درمنثور میں امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 64 پر لکھتے ہیں

عن ابن عباس فی قوله

ای بالبعث، والقیامة، والجنة، والنار، والحساب، والمیزان،

آخرت سے مراد مرنے کے بعد اٹھایا جانا اور قیامت اور جنت اور جہنم اور حساب اور میزان ہیں۔

ان معتبر و مستند تفاسیر کی روشنی میں یہ بات واضح طور پر پتہ چلی کہ آخرت سے مراد قیامت کا دن ہے۔

نکتہ :

اگر یہاں آخرت سے مراد پچھلی وحی لیا جائے تو پھر بھی مرزائیوں کا استدلال باطل ہے۔ کیونکہ عربی زبان میں لفظ وحی مذکر ہے اور آخرت کا لفظ مونث ہے اس مقام پر مونث کے لفظ سے مذکر مراد لینا یہ مرزائیوں کی اُلٹی سوچ اور الٹی فہم تو ہو سکتی ہے لیکن قرآن کا صحیح فہم و تدبر نہیں ہو سکتا۔

قرآن نے لفظ آخرت کا معنی قیامت کو قرار دیا۔

آخرت سے مراد آخری وحی مراد لی ہی نہیں جا سکتی۔

لہذا وحیٔ نبوت کا دروازہ بند ہے۔

چوتھی آیت : سورۃ النساء آیت نمبر 69 پارہ پانچواں

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا☆

ارشاد فرمایا

جس نے اطاعت کی اللہ کی اور رسول کی پس وہی لوگ ہیں ان لوگوں کے ساتھ ہونگے جنہیں ان لوگوں کی رفاقت ملے گی جن پر اللہ نے اپنا انعام فرمایا نبیوں پر، صدیقوں پر، شہداء پر اور صالحین پر انعام فرمایا

اور یہ اچھے ساتھی ہیں۔

مرزائی اس آیت کا غلط مفہوم مراد لے کر کہتے ہیں جس طرح اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے سے بندہ صدیق بن سکتا ہے، شہید بن سکتا ہے اور صالح بن سکتا ہے، متقی مومن بن سکتا ہے اسی طرح اللہ ورسول کی اطاعت کرنے سے بندہ نبی بھی بن سکتا ہے۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے اس آیۃ مبارکہ کا شان نزول جلد نمبر 2 کے صفحہ نمبر 549 اور 551 پر بیان کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ وہ امام ہیں جن کو مرزائیوں نے خود مجدد قرار دیا ہے۔ عسل مصفی کے صفحہ نمبر 164 پر امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کو مجدد قرار دیا)۔

امام صاحب اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:

جاء رجل الی النبی (ﷺ) فقال:

یا رسول اللہ انک لاحب الی من نفسی، وانک الی من ولدی، وانی لاکون فی البیت فاذکرک فما اصبر حتی اتی فانظر الیک، واذا ذکرت موتی وموتک عرفت انک اذا دخلت الجنۃ رفعت مع النبین وانی اذا دخلت الجنۃ خشیت ان لا اراک فلم یرد علیہ النبی ﷺ شیئا حتی نزل جبریل بھذہ الآیۃ☆

فرماتے ہیں ایک بندہ حضور ﷺ کی بارگاہ والا صفات میں آیا حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ آپ مجھے میری جان سے بھی پیارے اور عزیز ہیں، اور آپ مجھے میری اولاد سے زیادہ محبوب ہیں۔ آقا ﷺ جب میں اپنے گھر ہوتا ہوں آپ کو یاد کرتا ہوں تو آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتا ہوں پس آپ کو دیکھ لیتا ہوں۔ یارسول اللہ ﷺ جب میں سوچتا ہوں اپنی موت کو اور آپ ﷺ کے وصال کو کہ اللہ نے مجھے جنت میں درجہ عطا کر بھی دیا تو آپ تو نبیوں کے ساتھ ہوں گے۔ (مجھے جنت میں وہ مقام اور مرتبہ تو نہیں ملے گا) یہ دل میں میرے بات جب پیدا ہوتی ہے تو مجھے پریشانی لاحق ہوتی ہے حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں جب اس شخص نے اپنی قلبی حالت پیش کی تو حضور ﷺ کی بارگاہ میں جبرائیل امین یہ آیت مبارکہ لے کر نازل ہوئے۔

کہ اے محبوب ﷺ اپنے غلاموں کو بتادو کہ جو اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرے گا وہ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں مقام پائے گا۔

دوسرے مقام پر فرماتے ہیں۔

انصار کے کچھ لوگوں نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ؛

اذا ادخلک اللہ الجنۃ فکنت فی اعلاھا ونحن نشتاق الیک

فکیف نصنع؟ فانزل اللہ (ومن یطع اللہ والرسول-----)

جب اللہ آپ کو جنت میں داخل کرے گا۔ آپ ﷺ جنت کے اعلیٰ درجات میں ہوں گے، ہم آپ ﷺ کے مشتاق ہوں گے تو یا رسول اللہ ﷺ ہم کیا کریں ؟ پس اللہ کریم نے یہ آیۃ مبارکہ نازل فرمائی۔

اور آیت نازل کر کے اللہ نے یہ بات واضح کر دی کہ جو دنیا میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرے گا اللہ کریم اسے جنت میں انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی معیت عطا فرمائے گا۔

مرزائی اس آیت سے مراد یہ لیتے ہیں کہ اللہ اسے نبیوں کا درجہ عطا فرمائے گا حالانکہ اس آیت میں نبیوں کا درجہ مراد نہیں ہے بلکہ نبیوں کی معیت اور نبیوں کی رفاقت مراد ہے اور اگر مع کا معنی نبیوں کے درجے میں اور نبیوں کے مرتبے میں آجانا مراد لیا جائے تو قرآن مجید فرقان حمید کی وہ آیات طیبات جن میں اللہ کریم جل شانہ نے ارشاد فرمایا؛

ان اللہ مع المتقین بے شک اللہ متقین کے ساتھ ہے۔

پرہیزگاروں کے ساتھ ہے اس کا مطلب کیا نکلا کہ جو متقی پرہیزگار ہے وہ اللہ بن جاتے ہیں نعوذ باللہ یا

ان اللہ مع الصابرین بے شک اللہ صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے

اگر مع کا معنی یہ کیا جائے کہ وہ نبی بن جاتا ہے اور وہ نبی کے مرتبے میں آجاتا ہے تو پھر یہاں بھی معنی یہ کرنا پڑے گا کہ ان اللہ مع المتقین متقین اللہ بن جاتے ہیں۔ ان اللہ مع الصابرین صبر کرنیوالے ہیں اللہ بن جاتے ہیں۔

حالانکہ یہاں بننا معنی مراد نہیں ہے یہاں ہے جو متقی پرہیزگار ہیں اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت کرنیوالے ہیں اللہ کریم قیامت کے بعد جنت میں انہیں صالحین کی

معیت اور پڑوس عطا فرمائے گا۔

اس حوالے سے یہ بات بھی یاد رکھیں ۔ مرزا کہتا ہے اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے نبی بن سکتے ہیں تو کیا چودہ سو سال (1300) میں حضور ﷺ کی اطاعت کرنے والے نہ گزرے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی اطاعت و فرمانبرداری نہ کی؟------یقیناً کی ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نہیں کی؟------یقیناً کی ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نہیں کی؟------یقیناً کی ہے۔

حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نہیں کی؟------یقیناً کی ہے۔

امت کے جمیع اولیاء اکابرینِ ملت نے اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کی ہے۔لیکن وہ نبوت کے مقام و مرتبہ تک نہ پہنچ سکے تو جب وہ لوگ جو ہمیشہ نگاہ مصطفیٰ ﷺ اور حضور ﷺ کی نگاہ میں رہے سید عالم ﷺ نے ان کی خصوصی تربیت فرمائی جن کا باطن اتنا کامل اور اکمل اور اتنا طاہر ہے کہ میرے آقا کریم ﷺ نے فرمایا؛

لو کانَ نبی بعدی لکان عمر بن الخطاب☆

اگر میرے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا تقدیرِ خدا میں ہوتا تو میرا عمر (رضی اللہ عنہ) کامل اور اکمل ہے کہ یہ نبی ہوتا۔ چونکہ میرے بعد نبی ہونا تقدیرِ خدا میں نہ تھا۔ لہذا عمر رضی اللہ عنہ بھی نبی نہیں بن سکتے۔

تو اتنا کامل شخص جب نبی نہ بن سکا

اور کون ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لجپال آقا ﷺ نے فرمایا؛

پوری امت کا ایمان ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے دوسری طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان رکھ دیا جائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان وزنی نکلے گا۔

جب اتنے کامل اور وزنی ایمان والا نبی نہ بن سکا حالانکہ انہوں نے اطاعت وفرمانبرداری میں کوئی کمی کوتاہی نہیں کی۔

جب صدیق اکبر نبی نہ ہو سکے عمر فاروق نبی نہ ہو سکے (رضی اللہ عنھما) عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) اطاعت وفرمانبرداری کر کے نبی نہ ہو سکے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نبی نہ بن سکے؛

یہ کانا دجال نبی کیسے ہوسکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ تو اطاعت وفرمانبرداری کرنے والے تھے وہ نبی نہ ہو سکے یہ تو نافرمان تھا اور کتابوں میں باقاعدہ اس کے حالات موجود ہیں شراب پینے والا اور یہ گندی حرکتیں کرنے والا تھا۔ ایسے گھٹیا کردار کا مالک نبی کیسے ہوسکتا ہے؟۔

جامع ترمذی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 360

سید عالم ﷺ کے صحابی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں؛

کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا؛

التاجر الصدوق الامین مع النبین والصدیقین والشھدآء

سچا امانت دار تاجر انبیاء، صدیقین اور شہدا کے ساتھ ہوگا۔

تو کیا اس حدیث پاک کا مطلب یہ لیں گے کہ جو صادق وامین تاجر ہے اسے نبیوں کے مقام پر کھڑا کر دیا جائے گا وہ نبی بن جائے گا۔

وہ نبی ہرگز نہیں ہوسکتا۔

یہاں بھی لفظ مع کا استعمال کیا گیا ہے اور لفظ مع عینیت بیان کرنے کے لیے نہیں بلکہ معیت اور رفاقت بیان کرنے کے لیے ہے۔

اللہ و رسول ﷺ کی بارگاہ میں وہ اتنا پسندیدہ شخص ہے کہ اللہ رب العزت جنت میں نبیوں، صدیقوں اور شہداء کے ساتھ معیت اور رفاقت عطا فرمائے گا۔

یہاں درجہ نبوت اور مقام و مرتبہ مراد نہیں ہے۔

پانچویں آیت : سورۃ اعراف آیت نمبر 35 پارہ 8

اللہ کریم جل شانہ نے ارشاد فرمایا

یبنیٓ اٰدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم ایتی۔

اے آدم کی اولاد تمہی میں سے آئے تمہارے پاس رسول میری آیتیں تم پر پڑھتے۔

استدلال

یَاْتِیَنَّ بھی فعل مضارع ہے اس میں بھی دو معنی پائے جاتے ہیں۔ کہ مستقبل میں نبی بنی آدم سے آتے رہیں گے لہذا جب رسول اور نبی اولادِ آدم سے آتے رہیں گے تو مرزا بھی اولاد آدم سے ہے لہذا یہ رسول اور نبی بن کے آ گیا نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔

الجواب

یہ حکم ہے اولادِ آدم کو کہ اولاد آدم میں سے نبی آئیں گے رسول آئیں گے۔

لیکن مرزا روحانی خزائن کی جلد نمبر 21 صفحہ نمبر 127 پر لکھتا ہے

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

مطلب یہ کہ کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں میں آدم زاد نہیں میں آدمی کی اولاد نہیں ہو۔

اور قرآن میں حکم ہے اولادِ آدم کو اور مرزا اپنے منہ سے مانتا ہے میں آدم کی اولاد نہیں۔

یعنی پنجابی میں یوں سمجھ لیں کہ میں بندے دا پتر ای نہیں۔

جو خود بندے دا پتر ای نئیں جو آدم کی اولاد ہی نہیں ہے کم از کم اس کا تو اس آیت سے استدلال کرنا نہیں بنتا۔

اور رحانی خزائن کی جلد نمبر 5 پر لکھا ہے "رسول کا لفظ عام ہے جس میں رسول اور نبی اور محدّث داخل ہیں"

جب لفظ رسول عام ہے اور مرزائیوں کا دعویٰ خاص ہے۔ عام سے خاص دعویٰ ثابت کرنا اور خاص موقف ثابت کرنا یہ مرزے نے خود لکھا ہے شرارت ہے تو پتہ چلا اس ایک آیت سے مرزائیوں کا استدلال کرنا شرارت کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔

تحقیقی جواب

اس آیت مبارکہ میں اللہ کریم جل شانہ نے زمانہ ماضی کے واقعہ کی حکایت بیان کی ہے کہ بنی آدم سے اولادِ آدم سے رسول آئیں گے نبی آئیں گے تو اس زمانہ ماضی کے واقعہ کی اللہ کریم جل شانہ نے حکایت بیان کی ہے اور اولادِ آدم سے مراد وہ لوگ ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی ذات والا صفات سے پہلے گزرے حضور ﷺ کے امتی مراد نہیں ہیں۔ مخاطب نہیں ہیں۔

قرآن مجید فرقان حمید کا اسلوب ہے کہ جب نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات سے پہلے کا ذکر کرتا ہے تو وہاں خطاب ہی یبنی آدم کے لفظ کے ساتھ اور جب اللہ کریم نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی امت کو خطاب کرتا ہے تو امت کی دو قسمیں ہیں۔

امت اجابت

امت دعوت

یعنی حضور ﷺ جن کی طرف نبی اور رسول بن کر آئے وہ ہے امتِ دعوت اور

جنہوں نے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی رسالت و نبوت کو قبول کر لیا وہ ہے امت اجابت۔

توجب امت اجابت کو خطاب ہوتا ہے وہاں ارشاد فرمایا جاتا ہے

یا یھاالذین امنوا

اور جب امت دعوت کو خطاب ہوتا ہے وہاں ارشاد ہوتا ہے۔

یایھاالناس

اور جب اولادِ آدم کا ذکر کیا جائے تو وہاں خطاب ہوتا ہے۔

یبنی ادم

قرآن مجید فرقان حمید کی اسی سورۃ میں سورۃ اعراف کی آیت نمبر 26 اللہ کریم جل جلالہ نے ارشاد فرمایا؛

یبنی ادم قد انزلنا علیکم لباس یواری سواتکم وریشا ط

آیت نمبر 27 میں ارشاد ہوتا ہے

یبنی ادم لایفتننکم الشیطن

اے اولادِ آدم کہیں شیطان تمہیں فتنہ میں مبتلا نہ کر دے

آیت نمبر 31

یبنی ادم خذوازینتکم عند کل مسجد

یہاں خطاب تھا ان لوگوں کو جو نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے پہلے گزر گئے پتہ چلا یہ حکایت ہے زمانہ ماضی کی اس سے حضور ﷺ کی ذات والا صفات کے بعد میں آنے والے نبیوں کا تذکرہ موجود نہیں بلکہ سید عالم ﷺ سے پہلے جو نبی ہونگے ان نبیوں کا ذکر ہے ان کے آنے کا ذکر ہے

اس مقام پر مرزائیوں کو چیلنج ہے قرآن مجید فرقان حمید میں کسی مقام پر اللہ

کریم نے یا یھاالذین امنوا خطاب فرما کر بیان کیا ہو کہ نبی اور رسول آسکتے ہیں مرزائی قیامت کی صبح تک نہیں دکھا سکتے۔ جب پورے قرآن میں خطاب نہیں ہے تو مرزیوں کا دعویٰ اور استدلال باطل ہے وہ جو استدلال کرتے ہیں وہ امھائے سابقہ کو خطاب ہے۔

جن پانچ آیات سے مرزائی استدلال کرتے ہیں انکے جوابات مکمل ہوئے

تین احادیث جن سے مرزائی مغالطہ دیتے ہیں

حدیث نمبر 1

حضورﷺ کے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن میں وصال فرما گئے تو جب ان کا وصال ہوا تو پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا؛

لوعاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا

اگر ابراہیم زندہ رہتے تو یہ اللہ کے صدیق نبی ہوتے

اس حدیث سے مرزئی استدلال کر کے عام سادہ لوگوں کو دکھاتے ہیں کہ یہ دیکھو حدیث آگئی اس حدیث میں واضح طور پر آگیا ہے؛

کہ اگر ابراہیم رضی اللہ عنہ زندہ رہتے تو وہ نبی ہوتے تو اگر نبی ہونے ہی نہ ہوتے تو حضورﷺ ارشاد کیوں فرماتے۔

یہ بات یاد رکھیں یہ ہے "تعلیق بالمحال" ایک محال چیز تھی ایک نہ ہونے والی چیز تھی اللہ کریم نے اسے تقدیر میں رکھا ہی نہیں تھا سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس محال چیز کو فرض کر کے ارشاد فرمایا؛

کیوں ارشاد فرمایا؛

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ وہ جبلت کے اعتبار سے، فطرت کے اعتبار سے، اپنے باطن کے اعتبار سے اتنے کامل اور اعلیٰ اوصاف والے تھے۔ اگر حضورﷺ

کے بعد نبی آنا ہوتا، نبی آنا تقدیر میں ہوتا، اور کسی نبی کے آنے کا امکان ہوتا تو وہ نبی ہوتے۔ کیونکہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد کسی نبی کا آنا ممکن نہیں اس لیے ان کا زندہ رہنا محال تھا۔ کیونکہ اگر وہ زندہ رہتے تو نبی کریم ﷺ خاتم النبیین نہ رہتے۔ اگر حضور ﷺ آخری نبی نہ رہتے تو قرآن کا بطلان ثابت ہوتا۔ چونکہ قرآن کا باطل ہونا یہ محال ہے لہذا ابراھیم رضی اللہ عنہ کا زندہ رہنا بھی محال ہے۔ ابرہیم رضی اللہ عنہ زندہ نہیں رہ سکتے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا زندہ رہنا جب محال تھا حضور ﷺ نے محال کو فرض کر کے یہ بات ارشاد فرمائی جب ان کا زندہ رہنا ہی محال ہے تو نبی کریم ﷺ کے بعد نبی آنا بھی محال ہے۔

اس بات کو قرآن کریم کی آیات طیبات سے سمجھیں؛

اللہ رب العلمین جل شانہ نے سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر 22 میں ارشاد فرمایا

لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا

اگر ان زمین و آسمان کے درمیان اللہ کے علاوہ کوئی اور الہ ہوتا تو اس زمین و آسمان میں فساد برپا ہو جاتا۔ یہ کبھی صحیح وسلامت باقی نہ رہتے

سورۃ زخرف آیت نمبر 81

ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا

اگر اللہ کی کوئی اولاد ہوتی تو سب سے پہلے میں اس کی عبادت کرتا۔

یہاں بھی لفظ لَوْ موجود ہے۔ پہلی آیت سورۃ الانبیاء میں بھی لفظ لَوْ موجود ہے۔

لو کان فیھما الھۃ اور لو کان للرحمن ولد

یہاں بھی لَوْ موجود ہے تو یہاں لَوْ کا موجود ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے

کہ یہ لـــو فرض محال کے لیے ہے محال کو تجویز اور فرض کرنے کے لئے ہے۔ چونکہ اللہ کے علاوہ زمین میں کوئی الہ نہیں ہوسکتا اور اللہ کی کوئی اولاد نہیں ہوسکتی اللہ کی اولاد کا ہونا محال ہے اللہ کے علاوہ کسی اور الہ کا ہونا محال ہے لہذا حضورﷺ کا کسی اور الہ کی عبادت کرنا محال ہوا۔

اللہ ہی الہ ہے اور اللہ کی کوئی اولاد نہیں۔

اسی طرح

لَوعاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا۔

اگر ابراہیم زندہ رہتے تو وہ صدیق نبی ہوتے اگر وہ زندہ رہتے تو حضور علیہ السلام خاتم النبیین نہ رہتے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا خاتم النبیین نہ رہنا یہ قرآن کا بطلان ہے قرآن کا بطلان محال ہے لہذا ابراہیم کا زندہ رہنا بھی محال ہے۔ یہ تو تعلیق بالمحال ہے یہ تو ایک محال چیز کو فرض کیا گیا ہے۔ لہذا حضور اکرمﷺ کے بعد کسی نبی کا ہونا محال ہے۔

کریم آقاﷺ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔

اس حدیث سے بھی مرزائیوں کا استدلال کرنا باطل ہے۔

صحیح بخاری جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 981

حدیث نمبر 2

اللہ کے نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا؛

اذا ھلك کسری فلا کسری بعدہ واذا ھلك قیصر فلا قیصر بعدہ۔

جب کسریٰ ہلاک ہوجائے گا اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہوجائے گا اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔

نبی پاک ﷺ نے یہ بات جو ارشاد فرمائی ہے اس کو سمجھیں۔

بادشاہ روم کا نام تھا قیصر اور ایران کے بادشاہ کا نام تھا کسریٰ جب وہ دنیا سے چلے جاتے تھے بعد میں آنے والا جو بادشاہ تھا اس کا بھی یہی نام رکھا جاتا تھا۔

مرزائی اس سے استدلال یہ کرتے ہیں کہ جب ایران اور روم کے بادشاہ آتے رہیں گے تو لہذا نئے نبی بھی پیدا ہوتے رہیں گے۔ نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔

الجواب

قادیانی ٹیم کے استدلالات بھی ریت کی دیوار کی طرح ہیں۔

یہاں تو بات یہ ذکر ہو رہی ہے کہ جب نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں قریش کے افراد آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیونکہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور روم و ایران کے مخالف بن گئے جب ہم ایران میں یا روم میں جائیں گے یہ تو ہماری تجارت کے سارے معاملات بند کر دیں گے ہمارے لیے مشکل پیش آئے گی نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تم فکر نہ کرو اللہ کریم ان دونوں ملکوں کے بادشاہوں کو برباد کرے گا۔ نہ کسریٰ زمین میں باقی رہے گا نہ قیصر رہے گا۔ اللہ کریم نے حضورِ اقدس ﷺ کی زبان مقدس سے نکلے ہوئے الفاظ کو پورا فرما دیا۔ جب حضور ﷺ نے فرما دیا تو دنیا میں حضور ﷺ کے فرمانے کے بعد نہ قیصر باقی رہا نہ کسریٰ باقی رہا۔ دنیا میں اُن کے وجود نیست و نابود ہو گئے۔ حضور ﷺ کا فرمایا ہوا فرمان عین سچا نکلا۔ دنیا میں کوئی قیصر اور کسریٰ باقی نہ رہا۔

اس حدیث پاک سے بھی مرزئیوں کا استدلال باطل و مردود ہے۔

حدیث نمبر 3

مرزائیوں کی بڑی معرکۃ الآراء دلیل جو وہ تفسیر درمنثور سے پیش کرتے ہیں

کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

قولو خاتم النبیین ولا تقولوالانبی بعدہ

تم خاتم النبیین کہہ لیا کرو اور یہ نہ کہا کرو کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

یہ روایت پڑھ کر مرزائی استدلال کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمادیا یہ بات تو درست ہے کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں اور یہ کہنا کہ لانبی بعدہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ بات درست نہیں ہے۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے الدر المنثور میں یہ روایت مصنف ابن ابی شیبۃ سے لی ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ کی جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 259 سند اور روایت؛

حسین بن محمد قال حدثنا جریر بن حازم عن عائشۃ قالت:
قولوا: خاتم النبیین ، ولا تقولو: لا نبی بعدہ

حسین بن محمد نے حدیث بیان کی جریر بن حازم سے وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں؛

کہ تم خاتم النبیین کہو اور لا نبی بعدہ نہ کہو۔

یہ روایت اگر سادہ آدمی کوئی پڑھے یا سنے تو ظاہر ہے اسے بڑی پریشانی ہوگی لیکن یہ بات یاد رکھیں اس کی سند میں راوی ہے جریر بن حازم یہ شاگرد ہے امام محمد بن سیرین کا اور امام محمد بن سیرین کا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع اور ملاقات ثابت نہیں ہے۔ نہ جریر بن حازم کا اور نہ ان کے استاد امام محمد بن سیرین کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت ہے۔ جب استاد کا سماع ثابت نہیں تو شاگرد کا بدرجہ اولیٰ ثابت نہیں ہے۔ لہذا یہ روایت منقطع ہے یہ روایت ضعیف ہے۔

اس روایت سے استدلال کرنا کسی صورت جائز نہیں ہے اور یہ بھی یاد رہے نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت اور حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے پر قرآن مجید فرقان حمید کی نصوص قطعیہ احادیث متواترہ اور امت کا اجماع موجود ہے۔ اگر ایسے عقیدے کے بارے میں کوئی حدیث صحیح بھی خبر واحد کے طریقے پر آجائے تو وہ بھی رد کردی جائے گی۔ نصوص قطعیہ، احادیث متواترہ کے سامنے خبر واحد بھی قبول نہیں کی جائے گی۔ چہ جائیکہ ضعیف روایت۔

یہ ضعیف اور منقطع روایت ہے اس روایت سے کبھی بھی ختم نبوت کے خلاف استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

علی سبیل تنزل

یہ بات تسلیم کر بھی لی جائے کہ اس کی سند صحیح ہے تو پھر بھی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قول کا مفہوم یہ بالکل نہیں کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد نبی پیدا ہو سکتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جب تم نے خاتم النبیین کہہ دیا اور حضور ﷺ نے خاتم النبیین کی وضاحت خود فرمادی کہ "میرے بعد کوئی نبی نہیں میں آخری نبی ہوں" تو اب لا نبی بعده کہنا ضروری نہیں۔ خاتم النبیین کا لفظ ہی اس معنی کو اس مفہوم کو متعین کر کے اس کی وضاحت کر رہا ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہونے کے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتا۔

جب خاتم النبیین کا معنی ہی آخری نبی ہے تو بعد میں لا نبی بعده کہنا کوئی ضروری نہیں ہے۔

اعتراض

اگر یہ روایت ضعیف ہے تو امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ نے الدر المنثور

میں اس کو ذکر ہی کیوں کیا؟

جواب

ایک بات یاد رکھیں کہ امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ کا ایک اپنا اسلوب ہے اور ہمارے اکابر نے اپنی کتابوں میں اس کی وضاحت کی ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ امام سیوطی علیہ الرحمۃ کا یہ اسلوب ہے کہ الدر المنثور میں جب تفسیر بیان کرتے ہیں قرآن پاک کی کسی آیت کی تو آیت سے متعلقہ جتنی احادیث ہوتی ہیں وہ احادیث چاہے صحیح ہوں یا ضعیف متصل ہوں یا منقطع وہ اس آیت کے نیچے اس حدیث کو درج کر دیتے ہیں اور اس کا فیصلہ قاری پر چھوڑتے ہیں کہ قاری خود حدیث کو پڑھے اور حوالہ دیتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث فلاں کتاب سے لی ہے۔ کہ قاری اس کے اصل ماخذ تک پہنچے گا۔ اصل ماخذ تک پہنچ کے اس کی سند تلاش کرے گا۔ اگر سند صحیح ہوگی تو وہ روایت قابل قبول ہوگی۔ اگر اس کی سند حسن اور صحیح نہیں ہوگی تو وہ روایت عقائد و احکامات میں قابل قبول نہیں ہوگی در منثور میں موضوع تک روایات موجود ہیں من گھڑت بالکل جن کا سرے سے کوئی ثبوت موجود نہیں ہے ایسی روایات بھی کتب احادیث میں موجود ہیں لیکن ان روایات کو پڑھ کے فیصلہ اس وقت ہوگا جب اس کی سند دیکھی جائے گی۔

اگر سند صحیح ہوگی تو روایت قابل قبول ہوگی اگر اس کی سند صحیح نہیں ہوگی تو روایت قابل قبول نہیں ہوگی۔

امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے اس روایت کو درج ضرور کیا ہے لیکن درج کر کے فیصلہ نہیں کیا کہ یہ روایت صحیح ہے یا حسن ہے یا ضعیف بلکہ صرف اس موضوع سے متعلقہ روایت کو درج کر دیا اور اس کا حوالہ دے دیا کہ یہ روایت مصنف ابن ابی

شیبہ میں ہے۔

یہ بات واضح ہوگئی کہ جریر بن حازم کا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع اور ملاقات ثابت نہیں ان کے استاذ ہیں محمد بن سیرین جب استاذ کی ملاقات و سماع ثابت نہیں ہے تو شاگرد کا بدرجہ اولی سماع ثابت نہیں ہے۔ لہذا روایت منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے اور اس موضوع پر احادیث متواترہ امت کے اجماع اور قرآن کریم کی نصوصِ قطعیہ کے مقابلے میں حجت نہیں بن سکتی۔

●◆●◆●◆●◆●◆●◆●◆●◆●◆●◆●◆●◆●◆●◆●◆●◆●◆●

مرزا کی زندگی پر جب ہم غور کرتے ہیں تو دو چیزیں ہمیں ملتی ہیں۔

۱۔ مرزا کے کذبات (مرزا کے جھوٹ)

۲۔ مرزا کی جھوٹی پیش گوئیاں

۱۔ <u>مرزا کے کذبات (مرزا کے جھوٹ)</u>

مرزا کے کذبات قارئین کے سامنے لانے سے پہلے، جھوٹ کے متعلق قرآن مجید کی چند آیات، اور مرزا کے اپنے چند بیانات قارئین کے گوش گزار کرنا چاہوں گا۔

جھوٹے کے بارے قرآنی فیصلہ

۱۔ **فنجعل لعنة الله على الكاذبين. (آل عمران ۶۱)**

ترجمہ: پس ہم جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کرتے ہیں۔

۲۔ **ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیه شئی. (انعام ۹۳)**

ترجمہ: اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ کا اختراع باندھے یا کہے میری طرف وحی کی گئی حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی

وحی نہیں کیا گیا۔

۳۔ فمن اظلم ممن کذب علی اللّٰہ:(زمر ۳۲)

ترجمہ: پس اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔

جھوٹ کے متعلق مرزا کے بیانات

۱۔ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں (تحفہ گولڑویہ خزائن ۵۶/۱۷)

۲۔ جھوٹ کے مردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا۔(انجام آتھم روحانی خزائن ۴۳/۱۱)

۳۔ تکلف سے جھوٹ بولنا گوہ کھانا ہے۔(حقیقۃ الوحی خزائن ۲۱۵/۲۲)

۴۔ وہ کنجر جو ولدالزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔(شحنہ حق روحانی خزائن ۳۸۲/۲)

۵۔ لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب ہے میں

عزت نہیں ہے ذرہ بھی اس کی جناب میں

(براھین احمدیہ خزائن ۲۱/۲۱)

۶۔ ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہے۔(ضمیمہ براھین احمدیہ حصہ پنجم خزائن ۲۹۴/۲۱)

۷۔ جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی کام نہیں

(حقیقۃ الوحی خزائن ۴۵۹/۲۲)

مرزا کا پہلا جھوٹ (روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 140)

"اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج

کیا گیا ہے۔

"مکہ، مدینہ اور قادیان"

لیکن قرآن مجید فرقان حمید کو الحمد سے لیکر والناس تک پڑھ کے دیکھ لیں پورے قرآن میں قادیان کا نام موجود نہیں ہے۔

یہ پہلا جھوٹ ہے مرزا کا۔ قیامت آسکتی ہے لیکن پوری ذریت مرزائیہ قرآن میں قادیان کا نام نہیں دکھا سکتی۔ ایسا جھوٹا شخص نبی کیسے ہو سکتا ہے۔

جھوٹ نمبر۲ : روحانی خزائن جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 337

"صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اسکی نسبت آواز آئے گی کہ **ھذا خلیفۃ اللہ المھدی** اب سوچو یہ حدیث کس پائے اور مرتبے کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے"

یعنی کہتا ہے یہ جو لفظ ہے **ھذا خلیفۃ اللہ المھدی** یہ الفاظ بخاری شریف میں لکھے ہیں پوری بخاری شریف میں یہ لفظ موجود نہیں ہیں سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکل سکتا ہے۔ ذریت مرزائیہ بخاری شریف سے یہ الفاظ نہیں نکال سکتی۔ قیامت تک مرزائی اس کو سچا ثابت نہیں کر سکتے۔

جھوٹ نمبر 3 : روحانی خزائن جلد نمبر 23 صفحہ نمبر 465

"آنحضرت ﷺ وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا"۔

کسی سے بھی پوچھا جائے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے والد ماجد کب فوت ہوئے تھے تو وہ کہے گا نبی کریم ﷺ کے پیدا ہونے سے پہلے ۔۔۔۔۔۔۔

دو مہینے پہلے ان کا وصال ہو گیا تھا۔ لیکن مرزا قادیانی دوسری تیسری کلاس میں پڑھنے والے بچوں سے بھی نِل اور نالائق ہے کہتا ہے کہ حضور ﷺ کے والد پیدائش سے چند دن بعد فوت ہوئے تھے۔

قیامت کی صبح تک مرزئی اس جھوٹ کو سچ ثابت نہیں کر سکتے اور جو ایسا جھوٹا اور مکار ہو وہ نبی کیسے ہو سکتا ہے۔

جھوٹ نمبر 4 : روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 227

" آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے 100 برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی"۔

کتنے برس بعد۔۔۔۔۔۔؟

(100) ایک سو برس بعد!

نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے وصال باکمال کو کتنے برس بیت گئے 1400 سے زیادہ۔

1400 سے زیادہ برس گزر گئے لیکن قیامت ابھی تک نہیں آئی۔

مرزا کہتا ہے 100 سال بعد قیامت آئے گی تو یہ مرزے نے کریم آقا کی ذات والا صفات پر بہتان باندھا، جھوٹ باندھا، ذخیرہ احادیث، پورے کا پورا چھان لیا جائے کسی مقام پر بھی یہ حدیث نہیں ملے گی۔ جس میں ارشاد فرمایا گیا ہو کہ 100 سال کے بعد قیامت آئے گی۔ یہ مرزے کی کذب بیانی اور جھوٹ ہے۔

قیامت کی صبح تک مرزائی اس جھوٹ کو سچ ثابت نہیں کر سکتے۔

جھوٹ نمبر 5 : روحانی خزائن جلد نمبر 21 صفحہ نمبر 359

" ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئیگا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔

یعنی وہ جو عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آیا ہے۔ کہ جس میں وہ قرب قیامت آئیں گے۔ مرزا کہتا ہے حدیثوں میں آیا ہے کہ وہ مسیح موعود چودھویں صدی میں آئے گا اور چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔ حالانکہ ذخیرہ احادیث میں کوئی ایسی حدیث موجود نہیں جس میں آیا ہو کہ وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا اور وہ چودھویں صدی میں آئے گا۔ یہ بھی مرزا کا جھوٹ اور کذب بیانی ہے جو کبھی سچ ثابت نہیں ہوسکتی۔

قیامت کی صبح تک مرزائی اس جھوٹ کو سچ ثابت نہیں کرسکتے۔

جھوٹ نمبر 6 : چشمہ معرفت خزائن 299/23

تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے اور سب کے سب فوت ہوگئے تھے۔ یہ بھی مرزا کا جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر 7: اربعین روحانی خزائن 371/17

اولیاء گذشتہ کے کشوف نے اس پر قطعی مہر لگادی کہ وہ چودہویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔ یہ بھی جھوٹ کسی حدیث میں ایسا نہیں۔

جھوٹ نمبر 8 : ایام الصلح ص 147 اور روحانی خزائن 394/14

ہمارے نبی ﷺ اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا۔ مگر عیسیٰ وموسیٰ دونوں مکتبوں میں بیٹھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جھوٹ تراشا کہ انہوں نے توریت کسی یہودی سے پڑھی جبکہ مرزا نے خود لکھا ہے:

اور تمام نفوس قدسیہ انبیاء کو بغیر کسی استاد اور اتالیق کے آپ ہی تعلیم اور تادیب فرما کر اپنے فیوض قدیم کا نشان ظاہر فرمایا۔ (براہین احمدیہ خزائن)

سیدہ مریم کو بشارت

يعلمه الكتاب والحكمة والتورة والانجيل

(آل عمران آیت ۴۸)

ترجمہ: وہ کتاب وحکمت اور انجیل سکھائے گا۔

قیامت کو اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام پر اپنا احسان جتلائے گا۔

اذعلمتک الحكمة والتورة والانجيل (مائدہ آیت ۱۱۰)

ترجمہ: جب میں نے تجھے حکمت اور توارت اور انجیل سکھائی۔

جھوٹ نمبر 9 : ایام الصلح خزائن 417-416/14

ہمارا حج اس وقت ہوگا جب دجال بھی دجل سے باز آ کر طواف بیت اللہ کرے گا۔ کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہوگا۔ یہ بھی جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر 10: مواهب الرحمٰن خزائن 232/19

وقد سبوني بكل سب خمار ددت عليهم جوابهم

مجھ کو گالی دی گئی میں نے جواب نہیں دیا۔

جبکہ یہ دعویٰ جھوٹا ہے مرزا نے خود تسلیم کیا ہے۔

"میں تسلیم کرتا ہوں کہ مخالفوں کے مقابل پر تحریری مباحثات میں کس قدر میرے الفاظ میں سختی استعمال میں آئی تھی"

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن 11/13)

گالیوں کے چند نمونے

اے بدذات فرقہ مولیوں۔۔۔ اے ظالم مولویو

(خزائن جلد ۱۱ص ۲۱)

مولوی عبدالحق غزنوی کو جواب دیتے لکھا ہے

مگر تم نے حق کو چھپانے کے لیے یہ جھوٹ کا گوہ کھایا۔۔۔۔

پس اے بدذات خبیث دشمن اللہ رسول کے۔ (خزائن 334/11)

جھوٹ نمبر 11 : ایام الصلح صفحہ 88

فتاوی ابن حجر جو حنفیوں کی ایک نہایت معتبر کتاب ہے۔ حالانکہ یہ شافعیوں کی کتاب ہے۔

جھوٹ نمبر 12 : ازالہ ادھام صفحہ 110

ہمارے امام المحدثین حضرت اسماعیل صاحب اپنی صحیح بخاری میں (فرماتے ہیں) صحیح بخاری کے مولف اسماعیل نہیں بلکہ امام محمد بن اسماعیل بخاری ہیں۔

مرزا کے جھوٹا اور کذاب ہونے پر دلائل

پہلی دلیل

اللہ کریم جل شانہ نے از آدم علیہ السلام تا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ سب پر وحی نازل فرمائی جتنے بھی نبی آئے سب نبیوں پر وحی نازل فرمائی تو کس زبان میں نازل فرمائی۔۔۔؟ جس زبان کے ساتھ وہ قوم تعلق رکھتی تھی اس قوم کی زبان میں اللہ کریم نے اس نبی پر وحی نازل فرمائی۔۔۔۔۔

قرآن کریم فرقان حمید میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا؛

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ

"اور نہیں بھیجے ہم نے رسول مگر اس کی قوم کی زبان کے ساتھ"

یعنی جس قوم کے ساتھ نبی تعلق رکھتا تھا اور اس قوم کی جو زبان ہوتی تھی اسی زبان میں اللہ کریم نبی پر وحی نازل فرماتا تھا۔

اب نبیوں پر وحی آئی اس زبان میں جس سے قوم تعلق رکھتی تھی اور جب مرزے سے پوچھا گیا کہ تجھ پر کس زبان میں وحی آئی تو

روحانی خزائن جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 435 پر لکھتا ہے۔

زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براھین احمدیہ میں کچھ نمونہ انکا لکھا گیا ہے۔

یعنی نبیوں پر وحی آتی تھی ان کی قوم کی زبان پر اور مرزا کہتا ہے مجھے زیادہ تر الہامات جو ہیں وہ کبھی انگریزی میں آتے ہیں اور کبھی عبرانی زبان میں۔

التذکرہ کے صفحہ نمبر 115 اور 117 پر اپنے پر آنے والی وحی کے الفاظ یہ لکھتا ہے۔

پریشن - عمر - براطوس - یا پلاطوس

صفحہ نمبر 116 پر لکھا ہے۔

ھوشعنا نعسا

صفحہ نمبر 117 پر لکھا ہے۔

I shall help you

یعنی یہ وحی تھی جو مرزے پر نازل ہوتی تھی شیطان کیطرف سے اور اسی صفحہ 117 پر لکھتا ہے۔

You have to go Amrat Sar

روحانی خزائن جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 664

ایک اور بہت عجیب وغریب وحی جو مرزے پر شیطان کی طرف سے آتی تھی لکھی ہے وہ۔

I love you.

مرزا ایسا خبیث شیطان تھا وحی بھی شیطانی اور الہامات بھی شیطانی الہامات

بھی انگریزی میں آتے تھے۔ مرزے پر وحی بھی انگریزی میں آتی تھی۔ یہ اللہ کا نبی نہیں ہے یہ انگریزوں کا بنایا ہوا جعلی اور بناوٹی نبی ہے۔ یہ سچا نبی نہیں ہو سکتا۔

دوسری دلیل

اللہ رب العزت نے قرآن مجید فرقان حمید میں سورۃ یٰس کی آیت نمبر 69 میں ارشاد فرمایا:۔۔۔

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ

ہم نے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو شعر کہنا نہ سکھایا اور شعر کہنا نبی کی شان کے مطابق نہیں ہے حضور ﷺ کو اللہ کریم جل شانہ نے شعر کہنے کی تعلیم ارشاد نہ فرمائی۔

کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

اس لیے کہ شعر کہنا نبی کی شان نہیں ہے۔

اور مرزے کی کتاب درِ ثمین یہ پوری کی پوری شعروں سے بھری ہوئی ہے۔ یعنی مرزا شاعر بھی تھا۔ نبی شاعر نہیں ہوتا۔ تو مرزے کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ بات بھی کہ وہ شاعر تھا۔ اور ایسی گندی شاعری اور ایسے گندے الفاظ استعمال کرتا ہے جو نبی تو نبی، کسی صالح مومن کی شان کے لائق نہیں ہو سکتے۔

امام عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف کی جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 237 اور 238 پر سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں:

قال رسول الله ﷺ ان لكل نبي يوم القيامة منبرا من نور واني لعلى اطولها وانورها فيجيء مناد ينادي أين النبي الامي؟ قال فتقول الانبياء كلنا نبي امي، فاء لى أين ارسل فيرجع الثانيه فيقول: أين النبي الامي العربي؟ قال فينزل محمد ﷺ حتى

یأ تی باب الجنة فیقرعه

قیامت کا دن ہوگا جب اللہ کے سارے نبی آئیں گے۔ سارے نبیوں کے لیے نور کے منبر بچھائے جائیں گے سارے نبی اپنے منبروں پر بیٹھیں گے پر میں (محمد مصطفیٰ ﷺ) کا منبر سارے نبیوں سے بلند و بالا ہوگا۔ سارے نبیوں سے زیادہ نور والا اور ایک منادی آئے گا۔ پکار کے کہے گا کہاں ہے نبی امی، انبیاء کہیں گے ہم سارے امی نبی ہیں۔ اے آنے اے منادی تو کس امی نبی کیطرف بھیجا گیا ہے پھر وہ کہے گا کہاں ہے وہ نبی جو امی بھی ہے عربی بھی ہے۔ فرمایا پھر حضور ﷺ منبر شریف سے اتریں گے حتیٰ کہ جنت کے دروازے پر آکر اسے کھٹکھٹائیں گے۔

اس حدیث سے پتہ چلا اللہ کے سارے نبی امی ہیں؛

مرزا قادیانی روحانی خزائن جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 16 پر لکھتا ہے؛

"لاکھ لاکھ حمد اور تعریف اس قادر مطلق کی ذات کے لائق ہے جس نے ساری ارواح اور اجسام بغیر کسی مادہ اور ھیولیٰ کے اپنے ہی حکم اور امر سے پیدا کر کے اپنی قدرت عظیمہ کا نمونہ دکھلایا اور تمام نفوس قدسیہ انبیاء کو بغیر کسی استاد اور اتالیق کے آپ ہی تعلیم اور تادیب فرما کر اپنے فیوضِ قدیمہ کا نشان ظاہر فرمایا"۔

اب مرزا کی دوسری عبارت دیکھیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 179 اور 180 پر لکھتا ہے؛

بچپن کے زمانے میں میری تعلیم اس طریقہ سے ہوئی کہ جب میری عمر چھ سال تھی تو ایک فارسی خواں معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں۔ اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ اور جب میری عمر تقریباً دس برس ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لیے مقرر کیے گئے۔ جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا ہوں چونکہ میری تعلیم خدا

تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لیے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے۔ وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو اُن سے پڑھے۔ اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لیے مقرر کیا تھا۔ اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے۔

مرزا نے طب بھی پڑھی، نحو بھی پڑھی، منطق بھی پڑھی، فلسفہ بھی پڑھا، بلاغت بھی پڑھی، صرف بھی پڑھی۔

پر خدا سے نہیں پڑھی، فرشتوں سے نہیں پڑھی بلکہ کس سے پڑھی تھی؟ انسانوں سے پڑھی تھی اور انسان بھی کون سے مرزئیوں کا بڑا عالم ڈاکٹر بشارت اپنی کتاب مجدد اعظم کی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 20 پر لکھتا ہے:

"ان بزرگ سے آپ نے صرف کی بعض کتابیں اور نحو کے کچھ قواعد پڑھے۔ اس کے بعد جب آپ سترہ یا اٹھارہ سال کے ہوئے تو ایک مولوی صاحب جن کا نام سید گل علی شاہ صاحب تھا آپ کی تعلیم کیلیے قادیان بلوائے گئے۔ یہ مولوی صاحب مذہب کے شیعہ تھے"۔

سیرت المہدی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 141 پر مرزا بشیر الدین لکھتا ہے۔

" کچہری کے ملازم منشیوں کے لیے ایک مدرسہ قائم ہوا کہ رات کو کچہری کے ملازم منشی انگریزی پڑھا کریں۔ ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ

سرجن پنشنر ہیں استاد مقرر ہوئے مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں"۔

کس سے پڑھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ منشی سے

کبھی شیعوں سے، کبھی وہابیوں سے، کبھی منشیوں سے پڑھنے والا کبھی خدا کا نبی نہیں ہوسکتا۔

مرزا کے جھوٹا ہونے کی تیسری دلیل

حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر نبی اکرم ﷺ تک سارے نبیوں کے پاس حضرت جبرائیل امین علیہ السلام وحی لیکر آتے رہے۔ سب نبیوں پر وحی لیکر آنے والے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام ہیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر 22 صفحہ نمبر 346 پر مرزا لکھتا ہے؛

"میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا میں نے اس کا نام پوچھا۔ اس نے کہا نام کچھ نہیں۔ میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا۔ اس نے کہا میرا نام "ٹیچی ٹیچی" پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں"۔

یعنی وہ بڑی جلدی آجاتا تھا۔

جب میں چاہتا تھا فوراً وہ میرے پاس آجاتا تھا۔

سارے نبیوں کے پاس آنے والے فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے اور اس کے پاس آنے والی وحی بھی انگریزی، آنے والا فرشتہ ٹیچی ٹیچی بھی انگریزی، تو یہ اللہ کا نبی نہ تھا۔ یہ انگریزوں کا بنایا ہوا جھوٹا نبی تھا۔

مرزا کے جھوٹے ہونے کی یہ بھی دلیل ہے اس کے پاس جبرائیل امین نہیں آئے بلکہ ٹیچی ٹیچی آیا ہے۔

چوتھی دلیل

الخصائص الکبری : جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 120

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ جن کو مرزائی مجدد مانتے ہیں، سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں؛

عن ابن عباس قال ؛ ما احتلم نبی قط وانما الاحتلام من الشیطان

اللہ کا نبی شیطان سے محفوظ ہوتا ہے اللہ کے نبی کو کبھی احتلام نہیں ہوتا کیونکہ احتلام شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اللہ کے نبی شیطان کے وار سے محفوظ ہوتے ہیں۔

سیرت المہدی : جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 757 پر ہے؛

ڈاکٹر میر محمد اسمعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کے خادم میاں حامد علی مرحوم کی روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت صاحب کو احتلام ہوا۔ جب میں نے یہ روایت سنی تو بہت تعجب ہوا کیونکہ میرا خیال تھا کہ انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا۔

تو یہ خیال اس کا بالکل درست تھا انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا۔

سیرت المہدی میں مرزے کا بیٹا خود لکھتا ہے کہ مرزے کو احتلام ہوا۔

مرزے کو احتلام ہونا اس بات کی نشانی اور دلالت ہے کہ مرزا جھوٹا اور کذاب ہے۔ اللہ کا نبی ہرگز نہیں ہے۔

پانچویں دلیل

کنز العمال : جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 215

نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا؛

مابعث اللہ نبیا الا رعی الغنم وانا کنت ارعاھا لاھل مکۃ بالقراریط۔

اللہ نے کائنات میں کوئی ایسا نبی مبعوث نہیں فرمایا جو بکریاں نہ چراتا ہو (ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں) اور میں محمد مصطفیٰ ﷺ نے بھی اہل مکہ کی بکریاں چرائی ہیں۔

ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔ یہ نبی کی علامت اور نشانی ہے۔ لیکن مرزے کی سیرت پڑھ کے دیکھ لیں پوری زندگی مرزے نے بکریاں نہیں چرائی۔ یہ بھی مرزے کے جھوٹا ہونے اور کذاب ہونے کی نشانی ہے۔

چھٹی دلیل

کنزالعمال جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 215

ماتوفی اللہ عز وجل نبیا قط الا دفن حیث یقبض روحہ

اللہ کسی نبی کو فوت نہیں کرتا کبھی بھی جہاں اللہ کے نبی کی روح قبض کی جاتی ہے وہاں اللہ کے نبی کو دفن کیا جاتا ہے۔

اللہ کا نبی جہاں وصال کرتا ہے اسے اس سے ہٹ کے دفن نہیں کیا جاتا۔ یہ اللہ کے نبی کی نشانی ہے سرکار مدینہ ﷺ کا جب وصال باکمال ہوا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے آپس میں مشورہ کیا حضور ﷺ کا مزار پرانوار کہاں بنایا جائے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ترمذی شریف کے صفحہ نمبر 323 پر حدیث پاک ہے؛

قال ابو بکر سمعت من رسول اللہ ﷺ شیاء مانسیتہ ماقبض اللہ نبیا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیہ فدفنوہ فی موضع فراشہ۔

میں نے حضور ﷺ سے سنا تھا میں بھولا نہیں اللہ کا نبی جہاں پسند کرتا ہے اللہ

وہاں اس کی روح قبض کرتا ہے اور اللہ کے نبی کو اسی مقام پر دفن کر دیا جاتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا وصال باکمال سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے مبارک میں ہوا۔ اور آقا ﷺ کا مزار پُرانوار بھی وہاں بنایا گیا۔ یہ نبی کی نشانی اور علامت ہے۔

اور مرزا اس بات میں بھی جھوٹا اور کذاب ہے۔ مرزا برانڈرتھ روڈ لاہور میں مرا تھا۔ احمدیہ مارکیٹ میں اس کے کپڑے گندگی سے آلودہ تھے۔ اور اس کو قادیان میں دفن کیا گیا۔

قادیان میں ٹرین پر اس کی گندی لاش کو رکھ کر اسے پہنچایا گیا۔ اور مرزا کو قادیان میں گڑھا کھود کر دبا دیا گیا۔

یہ بھی اس کے جھوٹا اور کذاب ہونے کی علامت اور نشانی ہے۔ جس سے یہ بات عیاں اور روز روشن کی طرح ظاہر ہوتی ہے کہ مرزا جھوٹا، کذاب اور دجّال تھا۔

کسی زاویے سے، کسی حوالے سے آپ غور کر کے دیکھ لیں آپ مشاہدہ کر کے دیکھ لیں کسی صورت میں مرزا سچا ثابت نہیں ہوتا۔ ہر صورت میں جھوٹا، کذاب اور دجّال ثابت ہوتا ہے۔

اب مرزائیوں کو توبہ کرنی چاہیے اور کلمہ اسلام

لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ)

پڑھ کر ان کو صحیح العقیدہ مسلمان حضور ﷺ کا غلام بن کے مرزا پر لعنت بھیجنی چاہیے۔

ایسا کذاب اور جھوٹ بولنے والا شخص جس کا اپنا کردار گندھا۔ معمولی سی اور چھوٹی چھوٹی باتوں میں جو بندہ کذب بیانی کرنے والا جھوٹ بولنے والا ہو۔ اس سے یہ بعید نہیں ہے کہ مسئلہ نبوت کے حوالے سے بھی کذب بیانی کا ارتکاب کرے۔

مرزا کے مختصر حالات اور جھوٹے دعوے

مرزا قادیانی کا نام ونسب

مرزا قادیانی خود لکھتا ہے؛

اب میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا۔ (روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۷۷)

مرزا قادیانی کا اصل نام سندھی تھا۔ (سیرت المہدی ص ۴۰ تا ۴۱)

۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے ایک قصبہ قادیان میں پیدا ہوئے جو کہ لاہور سے تقریباً ۷۰ میل کے فاصلے پر ہے۔

مرزا قادیانی نے اپنی پیدائش کے حوالے سے روحانی خزائن کی جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 479 پر بڑے مضحکہ خیز اور حیا سوز انداز سے اپنی پیدائش کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے۔

"اور اسی طرح میری پیدائش ہوئی۔ یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں۔ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا۔ اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا۔ اور میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا۔ اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا"۔

اپنی پیدائش کا بیان کرتے ہوئے اس طرح کھلے انداز میں بے حیائی کے طریقے پر بیان کرتا ہے کہ پہلے لڑکی باہر نکلی اور پھر میں باہر نکلا۔

حالانکہ جو بندا تھوڑی سی بھی سوچ سمجھ کا مالک ہوتا ہے وہ ایسا گھٹیا قسم کا انداز اختیار کر کے ایسی گفتگو اور ایسی لچر باتیں نہیں کرتا۔

سیرت المہدی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 142 پر مرزے کا بیٹا لکھتا ہے۔

اس واسطے آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی۔ اور قانونی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا۔ پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے۔

جو مختاری کے امتحان میں کامیاب نہ ہو سکا اس کی ذہانت کا اور اس کے دماغ کا آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کیسا بد دماغ آدمی تھا جو مختاری کے امتحان میں بھی پاس نہ ہو سکا۔

1880 میں مرزا قادیانی نے ملھم من اللہ ہونے کا دعوی کیا۔ یعنی اسے اللہ کی طرف سے الہام ہوتا تھا۔ 1880 تک صرف ملھم من اللہ ہونے کا دعوی تھا، جب 1882 آیا مرزا قادیانی نے مجدد ہونے کا دعوی کیا۔

روحانی خزائن جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 201

اور پھر جب تیرھویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو خداتعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔

1891ء آیا تو مرزا نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا۔

روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 442

"جعلناك المسيح ابن مريم" (ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا) ان کو کہہ دے کے میں عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر آیا ہوں۔ یہ کہیں گے کہ ہم نے پہلوں سے ایسا نہیں سُنا۔ سو تو ان کو جواب دے کہ تمہاری معلومات وسیع نہیں خدا بہتر جانتا ہے"۔

اس عبارت سے مرزا غلام احمد قادیانی کے مسیح ہونے کا دعوئ ثابت ہوتا ہے

1898ء میں امام الزماں ہونے کا دعوی کیا، لکھتا ہے روحانی خزائن جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 495 ہے۔

"اب بالآخر یہ سوال باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزماں کون ہے جس کی

پیروی تمام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ "امام الزماں میں ہوں"۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرب قیامت سیدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ کے آنے کی پیشین گوئی فرمائی۔ کہ قرب قیامت ہوگا تو میری اولاد سے ایک بندہ آئے گا جس کا نام محمد ہوگا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی نشانیاں اس کی علامات ان کے والد کا نام فلاں ہوگا۔ ان کی والدہ کا نام فلاں ہوگا۔ اور پورا پورا ان کا نام اور علامتیں بیان فرمائیں۔ کہ وہ قرب قیامت آئے گا۔ آ کے دین اسلام کی مدد کریں گے۔ میری اولاد سے ہوں گے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا 1899ء میں ظلی اور بروزی نبی ہونے کا دعوی

روحانی خزائن جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 212

" مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو درحقیقت خاتم النبین تھے مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت

وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْبِهِمْ

بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں

اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت ﷺ کا وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ﷺ ہوں۔ پس اس طور سے خاتم النبین کی مہر نہیں ٹوٹی۔

اس عبارت میں اس نے واضح کہہ دیا ہے کہ میں ظلی اور بروزی نبی ہوں۔

ظلی بروزی کا مطلب

کہ معاذ اللہ میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا ظل ہوں پرتو ہوں۔ حضورﷺ کا عکس ہوں کہ سرکارﷺ کی صفات مجھ میں آگئیں اور میں ان صفات سے متصف ہو کے خاتم الانبیاء محمد اور احمد بن کے ظاہر ہو گیا۔

جب 1899 گزرا تو مرزا کو اس بات پر بھی صبر نہ آیا پھر اس سے آگے بڑھا روحانی خزائن جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 435 پر مرزا نے مستقل نبوت کا دعوی کیا۔

"ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر اور نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی"۔

یہاں صاحب شریعت اور مستقل نبی ہونے کا دعوی کیا۔

روحانی خزائن جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 231

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"

یہاں مستقل رسالت کا دعوی کیا ہے۔

التذکرہ :۔ (جس کو مرزائی خدا کی وحی قرار دیتے ہیں اور اس تذکرے کے بارے میں مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں تحریر کیا ہے کہ تذکرہ قرآن کی طرح ہے جس طرح قرآن پر عمل کرنا اور ایمان رکھنا ضروری ہے اسی طرح جو میرے اوپر وحی نازل ہوتی ہے میرے اوپر الہام آتے ہیں ان الہامات اور ان وحیوں پر ایمان رکھنا ہر مسلمان کے لیے فرض اور ضروری ہے"۔ معاذ اللہ۔۔۔ ثم

معاذ اللہ)۔

تذکرہ کے صفحہ نمبر 492 پر لکھتا ہے۔

"خداوہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق دے کر اس غرض سے بھیجا ہے تاکہ وہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے"۔

حالانکہ یہ آیت مبارکہ

هُوَالَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَه‘ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَه‘ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر نازل ہوئی اور اس دین کے غالب ہونے سے مراد دین اسلام کا تمام ادیان پر غلبہ ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کذاب و دجال اس آیہ مقدسہ کا مصداق اپنے آپ کو ٹھہراتا ہے معاذ اللہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ مرزا کا بنایا ہوا یہ دھرم باقی تمام دینوں پر غالب آئے گا۔ حالانکہ اللہ کریم جل شانہ نے اس آیت سے نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے دین کا ذکر فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ جو دین لے کے آئے ہیں وہ دین اللہ تمام ادیان پر غالب فرمادے گا۔

روحانی خزائن جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 211 پر لکھتا ہے۔

"نام محمد اور احمد سے مسمّٰی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا"۔

یہاں مستقل رسالت کا دعویٰ کیا اور نبوت کا دعویٰ بھی کر دیا۔

اور یہیں تک بس نہیں کہ نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا بلکہ

روحانی خزائن جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 382 دیکھیں۔

"چنانچہ آدم، ابراہیم، نوح، موسیٰ، داؤد، سلیمان، یوسف، یحیٰ، عیسیٰ (علیہم السلام) وغیرہ یہ تمام نام براہین احمدیہ میں میرے رکھے گئے۔ اور اس صورت میں

گویا تمام انبیاء گذشتہ اس امت میں دوبارہ پیدا ہوں گے یہاں تک کہ سب کے آخر مسیح پیدا ہو گیا۔ اور جو میرے مخالف تھے انکا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔

یعنی جو بندہ دنیا میں مرزا قادیانی کی مخالفت کرتا ہے معاذ اللہ مرزے کے نزدیک وہ مشرک ہے یہودی ہے وہ عیسائی ہے۔

روحانی خزائن جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 382 پر مرزا غلام احمد قادیانی نے ان لوگوں کو کافر اور مشرک قرار دیا جو مرزا کی رسالت اور نبوت کے قائل نہیں تھے۔ یعنی پوری روئے زمین پر جہاں جس مقام پر مسلمان آباد ہیں اسلام کا نام لینے والے جناب نبی اکرم ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے غلام جو مرزا پر ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں مرتبہ لعنت بھیجتے ہیں مرزا نے ان سب کو کافر اور مشرک قرار دیا تو کہتا ہے میں رسول ہوں، نبی ہوں، ایک تو ظلم بالا ظلم یہ کہ نبوت کا دعوی کیا اور پھر سب مسلمانوں کو یہودی، کافر اور عیسائی کہا

اس طرح کے دعوے کر کے مرزا کافر و مرتد ٹھہرا اور اس کے ماننے والے بھی کافر اور مرتد ٹھہرے۔

ہم مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو کافر و مرتد کیوں کہتے ہیں

مرزائی یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ مرزائیوں کے ساتھ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ مسلمان علماء کو ذاتی رنجش تھی۔ ذاتی عداوت تھی۔ یوں کہ مرزا عیسائیوں کے خلاف بڑا کام کر رہا تھا۔ اور پورے ہندوستان میں اس کا بڑا چرچا اور شہرہ تھا۔

علماء نے حسد کی وجہ سے اسے کافر اور مرتد قرار دیا ہے۔ حالانکہ اس میں کفر

اورارتداد کی کوئی صورت موجود نہیں ہے۔

لیکن بندہ آپ کے سامنے مرزا کی اپنی کتابوں کے حوالے پیش کر کے یہ بات واضح اور روز روشن کی طرح عیاں کرنے کی سعی کروں گا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو علماء اسلام نے کسی ذاتی رنجش یا کسی حسد وعناد کی وجہ سے کافر اور مرتد قرار نہیں دیا بلکہ مرزا اپنے کفریات اور اپنی ان خباثتوں کی وجہ سے خود کافر و مرتد ہے۔ اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

مرزا کے کفریات

پہلا کفر (اللہ تعالیٰ کی گستاخی)

اس کے کفریات میں سے ایک کفر یہ ہے کہ اس نے اپنی کتاب تذکرہ (جس کو مرزائی قرآن پاک کے برابر قرار دیتے ہیں) نعوذ باللہ اس کے صفحہ نمبر 192 پر لکھا ہے۔

"میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہ رہا"۔

یعنی اپنی اس کتاب میں لکھتا ہے معاذ اللہ میں خدا ہوں۔

خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ

مرزا لکھتا ہے کہ؛

مجھے اللہ کی طرف سے وحی آئی ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔

(روحانی خزائن ۸۹/۲۲)

جو بندہ اپنے کو خدا یا خدا کا بیٹا کہے کیا وہ مسلمان ہوسکتا ہے؟ نہیں بلکہ وہ کافر و مرتد ہے۔

دوسرا کفر (قرآن میرے منہ کی باتیں ہیں معاذ اللہ تعالیٰ)

مرزا لکھتا ہے؛

اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۸۷)

مزید لکھتا ہے؛

مجھ پر وحی آئی ہے کہ؛

انا انزلناه قریبا من القادیان و بالحق انزلناه وبالحق نزل

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۹۱)

تیسرا کفر (قرآن مجید کی توہین)

قرآن مجید فرقان حمید کی توہین کرتے ہوئے اپنی اس کتاب تذکرہ کو جس میں انگریزی بھی ہے، سنسکرت بھی ہے، عبرانی بھی ہے اور مختلف زبانیں پنجابی وغیرہ اور دیگر زبانیں مل کے یہ ایک شیطانی الہاموں کا مجموعہ ہے اس نے تیار کر کے اس کا نام تذکرہ رکھا۔ اس کتاب کے بارے میں؛

روحانی خزائن جلد نمبر 22 صفحہ نمبر 220 پر لکھتا ہے۔

" مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اُسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اوپر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں"۔

معاذ اللہ کہتا ہے جس طرح قرآن کو مانتا ہوں اسی طرح اس کے برابر اپنے تذکرے کو جس میں شیطانی الہامات ہیں۔ قرآن کے برابر قرار دے کر قرآن مجید فرقان حمید کا گستاخ اور بے ادب ٹھہرا لہذا یہ بھی اس کے کفر کی ایک وجہ ہے مرزا قادیانی قرآن کا گستاخ ہونے کی وجہ سے بھی کافر ہے اور مرتد ہے۔

چوتھا کفر (رسول اللہ ﷺ کی توہین)

روحانی خزائن جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 207 پر لکھتا ہے۔

"اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے؛

جری اللہ فی حلل الانبیاء

یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلّوں میں (دیکھو براہین احمدیہ صفحہ نمبر 504) پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے؛

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَه' اَشِدَّآ ءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ ☆

اسی وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی

اسی طرح براہین احمدیہ میں کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا ہے"۔

تو یہاں رسالت و نبوت کا دعویٰ کر کے مرزا خود اپنے کلام سے کافر اور مرتد ٹھہرا۔

علماء نے اسے کافر و مرتد کسی حسد کی وجہ سے نہیں کہا۔

روحانی خزائن جلد نمبر 22 صفحہ نمبر 502 پر لکھتا ہے۔

"میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا ہے اور آنحضرت ﷺ کا بروز مجھے قرار دیا ہے"۔

یہاں بھی نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا اور پھر یہیں تک نہیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 231 پر لکھتا ہے۔

"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"

تو قادیانی یہ دعویٰ کر کے بھی کافر و مرتد ٹھہرا۔ اس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق

نہیں۔

آدم وشیث اور تمام انبیاء ہونے کا دعویٰ

مرزا لکھتا ہے کہ:

اس وحی الٰہی میں خدا نے میرا نام رسل رکھا کیونکہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں میں آدم ہوں میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحٰق ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہیں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔۔

(روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۷۶)

ہر رسول میری قمیص میں (معاذ اللہ تعالیٰ)

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے — من بعرفان نہ کمترم زکسے

آنچہ داداست ہر نبی را جام — داد آن جام را مرا بتمام

زندہ شد ہر نبی بآمدنم — ہر رسولے نہاں بہ پیرہنم

ترجمہ:۔

اگر چہ اللہ نے ہر نبی کو جامِ معرفت دیا ہے۔ لیکن مجھے وہ جام خاص کر مکمل عطا کیا ہے میرے آنے سے ہر نبی زندہ ہو گیا۔ ہر رسول میری قمیص میں چھپا ہوا ہے۔ (نعوذ باللہ)

(روحانی خزائن جلد ۸ ص ۴۷۷ درثمین ص ۲۸۷)

روضہ رسول کی توہین

مرزا اپنی ناپاک زبان سے رسول اللہ ﷺ کے روضہ اقدس کی اھانت کرتے ہوئے لکھتا ہے؛

خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو چھپانے کے لیے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔(نقل کفر کفر نباشد۔ نعوذ باللہ تعالیٰ من ھذہ الھذیانات)

(روحانی خزائن جلد ۱۷ص ۲۰۵)

رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں کے غلط ہونے کا عقیدہ

مرزا قادیانی لکھتا ہے؛

مگر پھر بھی بعض پیشگوئیوں کی نسبت آنحضرت ﷺ نے خود اقرار کیا ہے کہ میں نے ان کی اصل حقیقت سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔(استغفر اللہ)

(ازالہ اوھام روحانی خزائن جلد ۳ص ۳۰۷)

مرزا کی ایک ایک عبارت کفریات کا پلندہ ہے۔

چوتھا کفر (حضرت عیسیٰ وسیدہ مریم علی ابنہ وعلیھما السلام کو گالیاں)

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ جناب عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ کریم جل شانہ نے خرق عادت کے طریقے پر بغیر باپ کے حضرت جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام کے نفخ سے ان کے پھونکنے سے حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عیسیٰ علیہ السلام جیسا بیٹا بغیر باپ کے عطا فرمایا۔ یہ اہل اسلام کا عقیدہ ہے اور قرآن مجید فرقان حمید نے اس عقیدے کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔لیکن مرزا قادیانی؛

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس خرق عادت ولادت کا انکار کرتا ہے؛

روحانی خزائن جلد نمبر 19 صفحہ نمبر 18 پر لکھتا ہے

"اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگانِ قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابلِ رحم تھے نہ قابلِ اعتراض"۔

معاذ اللہ کہتا ہے العیاذ باللہ تعالیٰ سیدہ مریم رضی اللہ عنہا جن کی شان وعظمت کو قرآن مجید فرقان حمید نے بیان کیا اور سورۃ کا نام سورۃ مریم رکھا۔

سیدہ مریم بتول رضی اللہ عنہا پاک دامنہ جن کی پاکدامنی، جن کی عفت کو، جن کی عصمت کو، جن کی حیا کو اللہ نے قرآن میں بیان کیا۔ اور نبی پاک ﷺ نے احادیث طیبات میں بیان کیا کہ اللہ رب العزت جنت میں سیدہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام کے عقد میں دے کر حضور ﷺ کی جنت میں بیوی بنائے گا۔

قال رسول الله ﷺ ان الله زوجنی فی الجنة مریم بنت عمران وامراة فرعون واخت موسیٰ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جنت میں مریم بنت عمران، آسیہ امراۃ فرعون اور موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ کا جنت میں میرے ساتھ نکاح فرمائے گا۔

(معجم الکبیر طبرانی شریف جلد 3 صفحہ 415)

ایسی پاکیزہ اور حیا والی عورت پر اس خبیث ملعون نے تہمت لگا کر ان کی

شان میں بے ادبی گستاخی کر کے کفر اور ارتداد کا ارتکاب کیا پتہ چلا مرزا اپنی تحریروں اور اپنے بیانات کی روشنی میں کافر اور مرتد ہے۔ اس میں کسی دوسرے کا قصور ہرگز نہیں۔

پانچواں کفر (معجزات عیسیٰ علیہ السلام کا انکار)

مرزا نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے معجزوں کا انکار کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اللہ کے رسول تھے نبی تھے اور اولوالعزم پیغمبر تھے۔ جن کو خالق کائنات نے دنیا میں متعدد معجزے عطا فرما کر مبعوث فرمایا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قرآن نے یہ معجزہ بیان کیا کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام مٹی کی مٹھی بھر کے اس کا پرندہ بناتے اور پھر اس میں پھونک مارتے تو اللہ کریم اس میں حیات پیدا کرتا اور وہ پرندہ ہوا میں اُڑنا شروع کر دیتا۔ یہ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے۔

مرزا قادیانی روحانی خزائن جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 290 پر لکھتا ہے

"عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔ اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔ اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرامکار اور حرام کی اولاد بنیں" معاذ اللہ۔

یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں لوگ آئے کہ آپ معجزہ دکھائیں مرزا قادیانی نے بکواس کی کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ان کو گندی گالیاں نکالیں اور انہیں حرام زادے، حرام کار اور حرام کی اولاد قرار دیا حالانکہ؛

اللہ کے نبی کی شان سے بعید ہے اللہ کا رسول اور نبی کبھی ایسی لچر قسم کی گفتگو

نہیں کرسکتا۔

اللہ کے نبی کی زبان بھی پاکیزہ ہوتی ہے اور ان کی تربیت بھی پاکیزہ ہوتی ہے۔

اللہ کے نبی اور رسول اس قسم کی گفتگو نہیں کرسکتے۔

عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی کر کے اور جناب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار کر کے مرزا غلام احمد قادیانی خود اپنی تحریروں کے حوالے سے کافر و مرتد ٹھہرا۔

اسی طرح مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار کرتے ہوئے اور ان کا نعوذ باللہ مذاق اڑاتے ہوئے؛

روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 263 پر لکھتا ہے

"مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم مفلوج مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے۔ لیکن بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے اس وقت تو کوئی تالاب بھی موجود نہیں تھا۔ غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ نہیں بلکہ صرف علم الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لیے اُس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی جیسے سامری کا گوسالہ۔

حالانکہ قرآن مجید فرقان حمید نے واضح طور پر جناب عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ

والسلام کے معجزات کو بیان کیا۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کے قول کو قرآن نے حکایتاً بیان کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں؛

اَنِّیٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ☆

میں تمہارے لیے مٹی کی مورت بنا کے اس میں پھونک مارتا ہوں تو اللہ کے حکم کے ساتھ وہ پرندہ بن کے ہوا میں اُڑنا شروع کر دیتا ہے۔

واضح طور پر قرآن نے ان کے معجزات کو بیان کیا لیکن مرزا غلام احمد قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ان مبارک معجزات کا انکار کر کے مرتد و کافر ہوا۔

روحانی خزائن جلد نمبر 16 صفحہ نمبر 17

چھٹا کفر (فرضیت جہاد کا انکار)

مسلمانوں کو اللہ رب العزت نے جہاد کی دولت عطا فرمائی اور سید عالم ﷺ نے فرمایا؛

جہاد جاری رہے گا۔ قیامت تک اللہ کریم جل شانہ کا کلمہ بلند کرنے کے لیے مسلمان اعدائے دین کے خلاف اور کفار و مشرکین کے خلاف جہاد کرتے رہیں گے۔ آج تک امتہ مسلمہ اس بات پر متفق ہے کہ جہاد کا اللہ کریم جل شانہ نے مومنوں مسلمانوں کو حکم عطا فرمایا اور قیامت تک جہاد جاری رہے گا۔ لیکن جہاد کا انکار کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب روحانی خزائن کی جلد 16 صفحہ نمبر 17 پر لکھا؛

"یعنی سمجھ لیں کہ آسمان کے دروازوں کے کھلنے کا وقت آ گیا۔ اب سے زمینی جہاد بند کئے گئے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا۔ جیسا کہ حدیثوں میں پہلے لکھا گیا تھا کہ

جب مسیح آئیگا تو دین کے لیے لڑنا حرام کیا جائے گا۔ سو آج سے دین کے لیے لڑنا حرام کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو دین کے لیے تلوار اٹھاتا ہے اور غازی نام رکھ کر کافروں کو قتل کرتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے"۔

معاذ اللہ العیاذ باللہ

قرآن مجید فرقان حمید کا انکار اور احادیث مبارکہ کا انکار کر کے مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاد اسلامی کی فرضیت کا انکار کر دیا۔ اور جہاد اسلامی کا مذاق اڑایا۔

روحانی خزائن جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 78 پر لکھا ہے؛

"دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد"

معاذ اللہ!

کہتا ہے جو جہاد کرتا ہے اور جہاد کرنے کا عقیدہ رکھتا ہے وہ نبی کا منکر ہے خدا کا دشمن ہے۔

حالانکہ جہاد کرنے والا اللہ کا محبوب ہے اور اللہ کریم جل شانہ کی بارگاہ میں بلند مرتبے والا ہے۔ اللہ رب العزت جہاد کرنے والے کو جنت میں بلند و بالا مقام عطا فرمائے گا۔ مرزا قادیانی جہاد اسلامی کا انکار کر کے کافر و مرتد و ملعون ٹھہرا۔

حضرات مرزا قادیانی نے انبیاء علیہم السلام کے علاوہ صحابہ و اہلبیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں بھی بہت گستاخیاں کی ہیں۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہونے کا عقیدہ

مرزا قادیانی لکھتا ہے؛

میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ وہ حضرت ابوبکر کے درجہ پر ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد۲ص ۳۹۶)

مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو سیدنا صدیق اکبر سے افضل ثابت کرنے کے لیے امام ابن سیرین علیہ الرحمۃ پر کتنا بڑا بہتان باندھا ہے۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی

اس لیے یاد رکھو کہ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔

(ملفوظات مرزا جلد اول ص ۴۰۰)

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گستاخیاں

مرزا قادیانی لکھتا ہے؛

کربلائے است سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم

ہر لمحہ میری سیر کربلا ہے۔ سینکڑوں حسین میرے گریبان میں ہیں۔ (استغفر اللہ)

(درثمین ص ۲۸۷ روحانی خزائن جلد ۱۸ص ۴۷۷)

مزید لکھتا ہے؛

نسیتم جلال اللہ والمجد والعلی وما ورد کم الا الحسین اتنکر

تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا۔ اور تمہارا ورد صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے۔

فھذا علی الاسلام احدی المصائب لدی نفحات المسک قذر مقنطر

پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔

(ضمیمہ نزول مسیح روحانی خزائن جلد ۱۹ص ۱۹۴)

اس کے علاوہ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت مرزا قادیانی کی بیویوں کو امھات المومنین کے مقدس لفظ سے ذکر کرکے ازواج رسول کی شان میں گستاخی کے مرتکب بھی

ہوتے ہیں۔

مرزے کی جھوٹی پیش گوئیاں

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی ناپاک زبان سے مختلف موقعوں پر پشین گوئیاں کرتا رہا ہے کہ فلاں کام فلاں موقع پر ہوگا۔ فلاں ہو جائے گا فلاں ہو جائے گا۔ لیکن بے شمار ایسی پشین گوئیاں تھیں جو اس کے کہنے کے مطابق نہ ہوسکیں۔

محمدی بیگم سے نکاح کی پیشگوئی

ان میں سے پہلی جھوٹی پیش گوئی مرزے نے یہ کی تھی تقریباً 50 سال کی عمر کو پہنچ کے مرزے غلام احمد قادیانی کا محمدی بیگم کے ساتھ نکاح ہوگا۔ لیکن مرزا اس پیش گوئی میں کامیاب نہ ہوسکا۔

روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 305

"خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاما بیگ۔ ہشیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کرینگے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا۔ اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا۔ باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔

کہتا ہے کہ مجھے خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے مجھے وحی ہوئی ہے کہ محمدی بیگم کے ساتھ ہر حال میں تیرا نکاح ہوگا۔ وہ ثیبہ ہو یا باکرہ ہو نکاح ہونے کے بغیر ہو جائے یعنی اس کی دوسری شادی ہونے سے پہلے ہو جائے یا اس کی دوسری شادی اگر ہو بھی جائے تو وہ بیوہ ہو جائے گی لیکن مرزے کے ساتھ اس کا نکاح ضرور ہوگا۔ لیکن مر گیا، جہنم رسید ہو گیا، محمدی بیگم کا مرزے کے ساتھ نکاح نہ ہوسکا۔ اور مرزے

کی قسمت میں محمدی بیگم نہ ہوسکی۔ مرزا اس میں جھوٹا نکلا۔ مرزے کی یہ پیشن گوئی سچی نہ نکلی حالانکہ اللہ کا نبی اپنی زبان مبارک سے جو بات کہہ دے رب العزت جل شانہ اسے پورا فرماتا ہے۔ نبی کا مقام تو ورئی والورئی ہے حدیث پاک میں آتا ہے کہ اگر اللہ کا بندہ اللہ پر قسم کھالے کہ یا اللہ میں تیری قسم کھاتا ہوں کہ یہ کام ایسا ہی ہوگا۔ اللہ اپنے بندے کو جھوٹا نہیں ہونے دیتا۔

اللہ کا بندہ جیسے قسم کھاتا ہے اللہ کریم ویسے ہی فرمادیتا ہے۔

لیکن مرزا قادیانی ایک موقعہ پر نہیں بلکہ ہزاروں موقعوں پر ذلیل ورسوا ہوا۔ اور ہزاروں موقعوں پر اس پر لعنت کی گئی۔ اور ہزاروں مقامات پر اس کی پیش گوئیاں جھوٹی نکلی۔

دوسری پیش گوئی

تین چار آدمی، جن سے مرزا لڑتا رہا ہے مباہلے اور مناظرے کرتا رہا ہے، ان میں سے ایک عیسائی عبداللہ آتھم بھی تھا۔

مرزے نے پیش گوئی کردی کہ 5 ستمبر 1894 کو عبداللہ آتھم مرجائے گا۔ پیش گوئی تو کر بیٹھا اپنی گندی زبان سے یہ بات لوگوں کو باور تو کرواچکا کہ عبداللہ آتھم 5 ستمبر 1894 کو مرجائے گا۔ لیکن ہوا کیا؟

اب کبھی تعویز لکھوارہا ہے کبھی منتر پڑھوارہا ہے اور مرزا کے بیٹے نے خود لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے اتنے جتن کیے کہ کسی طریقے سے یہ عبداللہ آتھم مرجائے لیکن 5 ستمبر 1894 گزر گیا۔ عبداللہ آتھم نہیں مرا۔ وہ عیسائی نہ مرا۔ عیسائیوں نے جشن کیا اور کہا کہ مرزا قادیانی جھوٹا کذاب ہے اس نے یہ پیش گوئی کی تھی یہ ہمارے عیسائی پادری عبداللہ آتھم موجود ہیں۔ تمہارا مرزا جھوٹا ہے یہ سچا نہ ہوسکا۔

یہ بھی مرزے کی جھوٹی پیش گوئی تھی۔

تیسری پیش گوئی

اسی طرح اپنی کتاب تذکرہ کے صفحہ نمبر 591 پر پیش گوئی کی ہے کہ؛

"ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں"

کیسا ناپاک ہے اور کیسی پاک جگہوں کے نام لے رہا ہے۔

ایسا خبیث ناپاک، پاکیزہ جگہوں کے نام لے رہا ہے کہتا ہے، "ہم مکہ میں مریں گے یا مدینے میں"۔

تو مرزا کہاں مرا؟

استنجا خانہ میں (لیٹرین) میں بے ایمان بالکل پاخانہ میں آلودہ تھا گندگی کے ساتھ سارے کپڑے آلودہ تھے اس حالت میں مرا اور دعوے؛

مکے مدینے میں مرنے کے کر رہا تھا۔

ایسے ناپاک جسم کو مدینہ قبول نہیں کر سکتا۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا؛

المدینة کالکیر

مدینہ بھٹی کی طرح ہے۔

سنار بھٹی میں کوئی چیز رکھے تو بھٹی اس میں جو میل کچیل گندگی ہوتی ہے اسے صاف کر کے باہر پھینک دیتی ہے اپنے اندر نہیں رکھتی۔

مدینہ کافر مرتد ملعون اور منافق کے جسم کو قبول نہیں کرتا۔

اس میں بے شمار واقعات موجود ہیں اور اولیاء کرام نے یہ واقعات بیان کیے ہیں اگر کسی بے ایمان کو مدینے کی سرزمین میں دفن کر بھی دیا جائے اللہ کریم جل شانہ اپنی قدرت سے اس غلیظ کے ناپاک جسم کو مدینہ پاک کی پاک سرزمین سے

باہر کر کے کسی عاشق مدینہ کو وہاں دفن کر دیتا ہے۔

کہتا ہے ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں

لیکن ملعون لاہور میں برانڈرتھ روڈ پر پاخانہ میں آلودہ مرا۔

احمدیہ مارکیٹ شاہ عالمی سے آگے برانڈرتھ روڈ پر جاتے ہی بائیں ہاتھ پر سرخ رنگ کی مارکیٹ ہے بہت بڑی احمدیہ مارکیٹ، تو یہاں خبیث مرا تھا ناپاک نجس اس کو مکہ و مدینہ مرنا نصیب نہیں ہوا۔

تو یہ بھی اس کی جھوٹی پیش گوئی تھی۔

چوتھی پیش گوئی

التذکرہ: صفحہ نمبر 39 پر ایک اور پیش گوئی لکھتا ہے؛

"مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آجکل کوئی الہام ہوا ہے؟ (مولوی محمد حسین بٹالوی وہابیوں کا چوٹی کا مولوی تھا) میں نے اس کو یہ الہام سنایا جس کو میں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سنا چکا تھا؛ بکر و ثیب جس کے یہ معنی ہیں ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کیے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ (مولوی محمد حسین بٹالوی، مرزا قادیانی کا بڑا جگری یار تھا۔ یہ ہندوستان سے اشاعۃ السنۃ کا رسالہ نکالتا تھا) ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پورا ہو گیا اور اس وقت چار پسر اسی بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے"۔

لیکن کیا ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی انتظار کرتا کرتا مر گیا۔ دوسری بیوی اس کے نصیبوں میں نہیں ہوئی۔

یہ الہام اور پیش گوئی بھی جھوٹی ثابت ہوئی۔ اس وجہ سے مرزا قادیانی مرتد

جھوٹا اور کذاب ہے۔ یہ سچا نہیں ہے۔

پانچویں پیش گوئی

روحانی خزائن جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 195 پر لکھتا ہے؛

یہ پیشگوئی اب خاص طور پر مکہ معظمہ اور مدینہ منور کی ریل تیار ہونے سے پوری ہو جائے گی۔ کیونکہ وہ ریل جو دمشق سے شروع ہو کر مدینہ میں آئے گی وہی مکہ معظمہ میں آئے گی۔

تقریباً 1902 میں اس نے پیش گوئی کی تھی کہ تقریباً 3 سال میں مکہ سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ ریل چل جائے گی اور چلے گی 1905ء تک لیکن 1905 کو ٹرین نہیں چلی اس کا دعوی تھا 1905 تک کا، مرزا خبیث مرتد مر گیا۔ جہنم رسید ہو گیا اس کی پیش گوئی پوری نہ ہو سکی۔

یہ مرزا کی جھوٹی پیش گوئیاں تھیں۔ جس سے یہ بات واضح اور ثابت ہوتا ہے کہ مرزا کذاب و دجال تھا۔

کذاب اور دجال کس منہ سے نبوت کا دعوی کرتا ہے۔

اس کے ماننے والوں کو شرم سے ڈوب مرنا چاہیے۔

ایسے جھوٹے اور کذاب کا کلمہ پڑھ کے آخرت کی بربادی کا سامان اکٹھا کر رہے ہیں۔

اللہ کریم ایسے بے ایمانوں سے ہم سب کو محفوظ فرمائے۔

قادیانیوں کے رد کا طریقہ

قادیانیوں کے حوالے سے امام اہل سنت الشاہ مولانا امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے

فتاوی رضویہ شریف

سے مختلف سوالات کے جوابات حوالہ جات کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں

فتاوی رضویہ جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 279 پر آپ سے سوال کیا گیا؛

قادیانیوں سے کس طرح کس پرایہ میں بحث کی جائے؟ یعنی ان کی تردید کے بھاری ذرائع کیا ہیں؟

الجواب

سب سے بھاری ذریعہ اس کے رد کا اول کلمات کفر پر گرفت ہے جو اس کی تصانیف میں برساتی حشرات کی طرح ابلے گبلے پھر رہے ہیں، انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی توہینیں، عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو گالیاں، ان کی ماں طیبہ طاہرہ پر طعن، اور کہ یہ کہنا کہ یہودی کے جو اعتراض عیسیٰ اور ان کی ماں پر ہیں ان کا جواب نہیں اور نبوت عیسیٰ پر کوئی دلیل قائم نہیں بلکہ عدمِ نبوت پر دلیل قائم ہے۔ یہ ماننا قرآن نے ان کو انبیاء میں گنا ہے اور پھر صاف کہہ دینا کہ وہ نبی نہیں ہوسکتے، معجزات عیسیٰ سے صراحۃً انکار اور یہ کہنا ہے کہ وہ مسمریزم سے یہ کچھ کیا کرتے تھے، اور یہ کہ میں ان باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو آج عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے کم نہ ہوتا تو وہ روشن معجزے جن کو قرآن مجید آیات بینات فرما رہا ہے یہ ان کو مسمریزم و مکروہ مانتا ہے، اپنے آپ کو اگلے انبیاء سے افضل بتاتا اور یہ کہنا کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ اور یہ کہنا کہ اگلے چار سو (400) انبیاء کی پیشگوئی غلط ہوئی

اور وہ جھوٹے اور یہ کہنا کہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی چار دادیاں نانیاں معاذ اللہ زانیہ تھیں اور یہ کہ اسی خون سے عیسیٰ کی پیدائش ہے۔ اپنے آپ کو نبی کہنا، اپنی طرف وحی الٰہی کا ادعا کرنا، اپنی بنائی ہوئی کتاب کو کلامِ الٰہی کہنا، اور یہ کہ آیۂ کریمہ **مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد** (ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے) سے مراد میں ہوں۔ اور یہ کہ مجھ پر اترا ہے **انا انزلناہ بالقادیان وبالحق نزل** (ہم نے اسے قادیان میں اور حق کے ساتھ نازل کیا)۔

اور دوسرا بھاری ذریعہ اس خبیث کی پیشگوئیوں کا جھوٹا پڑنا جن میں بہت چمکتے روشن حرفوں سے لکھنے کے قابل دو واقعے ہیں۔

(1) ایک اس کے بیٹے کا جس کی نسبت کہا تھا کہ انبیاء کا چاند پیدا ہوگا۔ اور بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت لیں گے۔ مگر شانِ الٰہی کہ چوں دُم برداشتم مادہ برآمد (جب میں نے دُم اٹھا کر دیکھا تو مادہ پایا) بیٹی پیدا ہوئی، اس کے اوپر کہا کہ وحی کے سمجھنے میں غلطی ہوئی۔ اب کے جو ہوگا وہ انبیاء کا چاند ہوگا۔ بیٹی بیٹے ہمیشہ پیدا ہوتے ہیں اب کے ہوا بیٹا مگر چند روز جی کر مر گیا، بادشاہ کیا کسی محتاج نے بھی اس کے کپڑوں سے برکت نہ لی۔

(2) دوسری بہت بھاری پیشگوئی آسمانی جورو کی اپنی چچازاد بہن احمدی کو لکھ کر بھیجا کہ اپنی بیٹی محمدی میرے نکاح میں دے دے، اس نے صاف انکار کر دیا، اس پر پہلے طمع دلائی پھر دھمکیاں دیں، پھر کہا کہ وحی آگئی کہ **زوجنا کھا** ہم نے تیرا نکاح اس سے کر دیا، اور یہ کہ اس کا نکاح اگر تو دوسری جگہ کرے گی تو ڈھائی یا تین برس کے اندر اس کا شوہر مر جائے گا۔ مگر اس خدا کی بندی نے ایک نہیں سنی، سلطان محمد خان سے نکاح کر دیا۔ وہ آسمانی نکاح دھرا ہی رہا، نہ وہ شوہر مرا، کتنے بچے اس

سے ہو چکے اور یہ چل دیئے۔ غرض اس کے کفر و کذب حد شمار سے باہر ہیں کہاں تک گنے جائیں، اور اس کے ہوا خواہ ان باتوں کو ٹالتے ہیں اور بحث کریں گے تو کا ہے میں کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتقال فرمایا۔ مع جسم کے اٹھائے گئے یا صرف روح، مہدی و عیسیٰ ایک ہیں یا متعدد۔ یہ ان کی عیاری ہوتی ہے، ان کفروں کے سامنے ان مباحث کا کیا ذکر، فرض کیجیے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ نہیں، فرض کیجیے کہ وہ مع جسم نہیں اٹھائے گئے، فرض کیجیے کہ مہدی و عیسیٰ ایک ہیں، پھر اس سے وہ تیرے کفر کیونکر مٹ گئے۔ کلام تو اس میں ہے کہ تو کہتا ہے میں نبی ہوں۔ ہم کہتے ہیں تو کافر ہے، اس کا فیصلہ ہونا چاہیے، انبیاء کی توہینیں، انبیاء کی تکذیبیں، معجزات سے استہزاء، نبوت کا ادعا، اور پھر دوسرے درجہ میں انبیاء کے چاند والا بیٹا، آسمانی جورو، یہ تیری تکفیر و تکذیب کو کافی ہیں۔

مرزائیوں کے ساتھ گفتگو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم ان سے حیات عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسئلے پر بحث شروع کردیں کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ اٹھائے گئے یا ان کو فوت کر کے پھر اٹھایا گیا۔

اس مسئلے پر گفتگو کرنے کی بجائے سب سے پہلے ہم مرزائیوں کے سامنے مرزا کے کفریات رکھیں گے۔

جو اپنی کتابوں میں اس نے کفریات لکھے ہیں۔ انبیاء کی توہینیں کیں اور قرآن مجید فرقان حمید کی توہین کی اللہ کے کلام کی توہین کی، اللہ تعالیٰ کی توہین کی اور دیگر جتنے انبیاء علیہم السلام کے معجزوں کا انکار کیا۔ سب سے پہلے ہم مرزائیوں سے اس حوالے سے بات کریں گے اور اس کی جھوٹی پیشین گوئیوں کے حوالے سے بات کریں گے کہ مرزا نے یہ یہ باتیں کہی تھیں کہ یہ ہوں گی۔ لیکن وہ مر گیا اور اس کی پیشین گوئیاں سچی نہیں ہوئیں۔